

BAAZ

AUTHOR

Muskan_karwal



<https://ezreaderschoice.com/>

7274 monitor

مسكان گول

بانر

بانر

مسكان گول

مکمل ناول

READERS CHOICE

A_unique_story_of_tangled_seeds_of_love_and_ego 🦊

Page 2 of 216

Posted on: <https://ezreaderschoice.com/>
Email: readerschoicemag@gmail.com

بانر مسکان کھول

بوگائی چرن سے اترتے وہ سینہ تان کر دائیں ہاتھ میں موجود کھڑی ٹھیک کرتاؤ اور نزنٹاؤن مینشن اپنی رہائش گاہ کے باہر پورے وثوق سے کھڑا تھا گاڑی سے قدم نکالنے کی دیر تھی جو پی گارڈ سکیورٹی فورس گولی کی رفتار سے اس کی حفاظت کے لئے ارد گرد دیوار بن کر کھڑی ہوئی کشادہ شکن آلود پیشانی، گہرے سیاہ کالے بال، غضب دھاتی سرمئی آنکھیں

دنیا جہاں کی سنجیدگی چہرے پر سجائے وہ کوئی اور نہیں دی گریٹ بزنس ٹائیکون "معار حیدر خان" تھا نہ صرف دبئی...

بلکہ پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش،

برطانیہ اور جرمنی جیسے کئی دیگر ممالک میں وہ اپنے بزنس کو چار چاند لگا رہا تھا پیسہ اور جائیداد وراثت میں تو ملی ہی تھی کیونکہ "خان" خاندان کا نام ہی کافی تھا یہ رب کی عنایت تھی یا لوگوں کی دی ہوئی دعائیں جو خان خاندان نسل تا نسل ترقی کی راہ پر گامزن تھی اس خاندان کے شاخیں زیادہ وسیع نہیں تھی کیونکہ چند برس پہلے ایک ہوائی حادثے میں "خان" خاندان کے بہت سے چراغ ایک گہری نیند میں سو گئے تھے اس لئے اب تمام تر جائیداد کے مالک معاز حیدر خان اور اس کی والدہ رومیہ حیدر خان تھی جو خود بھی چند مہینوں پہلے ایک ہارٹ اٹیک کا شکار ہو کر پیر لائز ہو گئی تھیں وہ ایک خوش اخلاق خاتون تھیں انتہائی نرم دل کی مالک ان کی خوش اخلاقی کے چرچے ہر جگہ مشہور تھے وہ

بانر مسکان کھول

عمر کے جس حصے میں تھی تو اب زیادہ تر ان کا وقت خدا کی یاد اور عبادت میں گزرتا تھا وہ بے شک اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو سکتی تھی مگر ان کے ہاتھ میں موجود چوبیس گھنٹے رہنے والی تسبیح ان کے خدا کے قریب ہونے کی دلیل تھی جبکہ اس سے برعکس عادات کا مالک ان کا واحد اثاثہ معاذ حیدر خان جو عمر کے بتیسویں سال میں تھا وہ مغرور ہر گز نہ تھا مگر اس کی بارعب شخصیت اور گھمبیر لہجے کو دیکھ ہر کوئی اس کے بارے میں یہی اندازہ لگاتا تھا کہ وہ بلا کا مغرور شخص تھا مگر یہ انداز بے بنیاد تھے کیونکہ معاذ حیدر خان مغرور نہیں سخت دل تھا جہاں اس کی شخصیت اسیر کر دینے والی تھی وہی اس کی عادت جان لیوا بھی تھی ماسٹریڈ کرنے کا ہر وہ خوب جانتا تھا وہ بتیس سالہ بزنس مائیکون نہ جانے اس کی سرمئی آنکھوں میں کیا تھا جو وہ ایک نظر کسی پر ڈال کر اس کے اندرونی احساسات اور خیالات کا خلاصہ باآسانی بتا دیتا تھا یا یوں کہنا غلط نہ ہو گا کہ وہ "باز" جیسی نگاہ رکھتا تھا جو عام انسان کی نگاہ سے آٹھ گنا بہتر تھی یہ قدرتی صلاحیتیں یا تجربے سے حاصل کی گئی طاقتیں یہ آج تک کوئی سمجھ نہیں سکا تھا وہ ہر سیدھا کام اُلٹے طریقے سے

انجام دیتا تھا یہ اس کی زندگی کا اصول تھا وہ ہر کام اپنے طریقے سے انجام دیتا تھا اور جو طریقہ کار اس کا ہوتا تھا یقیناً قابل برداشت ہوتا تھا وہ اصول پسند شخص جھوٹ کے سخت خلاف تھا وہ سزا دینے میں نہ تو تخریر کرتا تھا اور نہ ہی رعایت دیتا تھا پی گاڈ سکیورٹی فورس بھی رومیہ خان کے بے حد اصرار پر اس نے اپنے ساتھ رکھی تھی ورنہ وہ نوجوان کسی بھی سہارے کا محتاج نہ تھا

بانر مسکان کھول

عقبی راستے سے ہوتا ہوا وہ اپنے محل نمائینشن میں داخل ہوا وہ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتا تھا سوشل ایریا میں داخل ہوتے ہی پاکستانی پکوان کی لذیز خوشبو اس کی نٹھنوں سے ٹکرائی اس نے ضبط سے ایک گہری سانس لیں وہ جان چکا تھا کہ "رومی" "والدہ"

آج پھر کچن میں موجود تھی کیونکہ جوشیف اس کے گھر میں موجود تھے وہ پاکستانی پکوان بنانا نہیں جانتے تھے "رومی نوٹ اگین" رومیہ بیگم ملازموں کو ہدایت دے رہی تھی جب معاذ حیدر خان کے مخاطب کرنے پر اس کی جانب متوجہ ہوئی وہ سنجیدہ تاثر لئے ان کے جواب کا منتظر تھا جب اس کی توقعات سے برعکس جواب اس کو ملا آپ کچھ بھول رہے ہیں "خان"

ویل چیئر اس کی جانب سے گزرتی ہوئی ایک بار پھر سوشل ایریا میں گئی معاذ حیدر خان نے ایک گہری آہ بھری اور با آواز بلند جیسے نعرہ سالگایا (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)

ہنوز سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے ہاتھ جیبوں میں ڈالے وہ سنجیدگی سے کھڑا تھا لب بھینجتے آداب تسلیمات کا جواب دے کر وہ مسکرا نے لگی یہاں آؤ خان میرے پاس ہر بار کی طرح وہ کوٹ اٹارتا ویل چیئر کے قریب ان کے قدموں کے پاس دونوں ہاتھ ان کے گٹھنوں پر رکھ کر گہری سرمئی آنکھیں اپنی جنت پر مرکوز کر کے بیٹھا وہی

بانر مسکان کھول

بلا کا ساحر سنجیدہ انداز ایک وہی تھی جو اس کی گہری نظروں کی تپش برداشت کر پاتی تھی ورنہ وہ باز جیسی نگاہ جس پر بھی پڑھتی جلا کر خاک کر دینے کے لیے کافی ہوتی تھی ماں اور بیٹے کے درمیان ایسا رشتہ تھا کہ جیسے دونوں ہم عمر ہو کیا میں جان سکتا ہوں آپ کچن میں کیا کر رہی تھی؟ خان تم جانتے ہو آج ہفتہ ہے اور بس آج ہی تم گھر پر دگر کرتے ہو

ہنرمند صبح تو میری بات آپ کے نزدیک کوئی اہمیت کی حامل نہیں

اب کی بار لہجے میں سختی تھی

خان کیا میں نے ایسا کہا؟

ہاں کہا نہیں... مگر مجھ پر واضح کر دیا... جب میں نے کہا کہ آپ کے کچن میں نہیں جائیں گی تو پھر کیوں؟ کیوں گئی آپ؟ اپنی بات مکمل کر کے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ قدم جماتا "سوزی" کے روم کی جانب بڑھا جو رومیسہ خاتون کی کیئر ٹیکر تھی اس کو سوزی کے کمرے کی جانب بڑھتا دیکھ رومیسہ خاتون نے اپنا سر پیٹا کیونکہ وہ جانتی تھی نہ صرف سوزی کا یہاں آج آخری دن ہے بلکہ اب بچاری کہیں اور کام کرنے کے قابل نہیں رہے گی

READERS CHOICE

(16 سال پہلے)

Page 6 of 216

بانر مسکان کھول

عارف کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ اپنے بزنس کی خاطر اپنی پانچ سال کی بیٹی کے ساتھ آپ اتنا برا سلوک کیسے کر سکتے ہیں بند کر اپنی بکوا***

جہنمی عورت میں کوئی بزنس کی لالچ نہیں کر رہا اپنی ماں کی خاطر کر رہا ہوں پہلے بھی ان کے فیصلے کے خلاف جا کر میں نے تجھ بد بخت سے شادی کی تیرے قدم میری دہلیز پہ کیا پڑے ایک دن جو سگھ کا سانس نصیب ہوا ہو خدا کا واسطہ ہے آپ کو کچھ تو رحم کریں ان لوگوں کو جانتے تک نہیں آپ اس طرح آپ کیسے کیسی کے بھی حوالے کر سکتے ہیں اپنی چھوٹی سی بیٹی کو آپ نکاح کر کے قانونی جرم کر رہے ہیں کچھ تو خدا کا خوف کریں

"چٹاخ" ایک زوردار تھپڑ نے سامنے سسکتی ماں کے باقی الفاظ منہ میں ہی دبا دیے میری بات سن نکاح تو میں کروا کر رہوں گا دنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں روک سکتی لیکن اب تو نے ایک لفظ بجی اور بولا تو میں یہیں کھڑے کھڑے تجھے طلاق دے دوں گا

طلاق کی دھمکی ملنے پر انکے لب سل گئے کیونکہ جس معاشرے کا وہ حصہ تھی وہاں طلاق یافتہ عورت کی زندگی جہنم بنا دی جاتی تھی جیسے طلاق مرد نے نہیں عورت نے دی ہو

لاکھ منتیں سمجھتیں کرنے کے باوجود سب بے سود رہا اور پانچ سالہ گڑیا کو سولہ سالہ لڑکے کی منکوحہ بنا دیا گیا۔

اسلام علیکم!

بانر مسکان کھول

آج کل ڈیجیٹل کا دور ہے جس سے ہر کوئی مستفید ہو بھی رہا ہے اور اپنی ضرورت کے مطابق زیر استعمال لا رہا ہے۔
اسی کے پیش نظر ریڈرز چوائس آپ کے لیے لائے ہیں ایک نیا پلیٹ فارم ای بک کی صورت میں۔

اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو ای بک کی صورت میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجئے۔ ہم آپ کی تحریر کو ای بک کی صورت میں شائع کریں گے تاکہ آپ اپنی اس ڈیجیٹل دنیا میں اپنی ایک لائبریری بنا سکیں
لہذا ہم سے ابھی رابطہ کریں۔

ہم آپ کی تحریر کو ایک ہفتے کے اندر اندر نوک پلک سنوار کر انتہائی مناسب قیمت میں ای بک بنا کر آپ کو مہیا کریں
گے مزید یہ کہ آپ کی تحریر کی سٹیک بنا کر بھی دیں گے (جو کہ پیسج کا حصہ ہوگا) اور اس کو فروغ (پروموٹ) کرنے
میں آپ کی مدد بھی کریں گے۔ مزید تفصیلات کے لیے ہم سے رابطہ کریں

Email : mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

/Facebook ID <https://www.facebook.com/mubarra1>

READERS CHOICE

(سولہ سال بعد)

Page 8 of 216

Posted on: <https://ezreaderschoice.com/>
Email : readerschoicemag@gmail.com

بانر مسکان کھول

"پاکستان" - کراچی رات - دس - بجے۔

نظریں لیپ ٹاپ پر مرکوز کیے وہ پھر جاب کے لیے آن لائن اپلائی کر رہی تھی وہ یونیورسٹی کے دوسرے سمسٹر میں تھی زندگی پر سکون گزر رہی تھی مگر ایک خوفناک حادثے نے ان کے ہنستے بستے گھر کو تباہ کر دیا تھا درانی صاحب کی شریک حیات ادیں وہ کو جنم دینے کے چھ سال بعد نیند سو گئی تھی درانی صاحب ایک جانے مانے بزنس مین تھے مگر پانچ برس پہلے ہارٹ اٹیک نے ان کی جان لے لی تھی یہ صدمہ ادیں وہ اور اس کے پانچ برس بڑے بھائی شان درانی کے لئے بہت گہرا تھا باپ کے جانے کے بعد شان نے بزنس سنبھالا مگر کچی عمر ہونے کے باعث دن بدن نقصان پر نقصان ہوتا گیا اور پھر وہ دن آیا جب ایک دن شان آفس سے گھر واپس نہیں آیا وہ کہا تھا کہ کس حال میں تھا کوئی نہیں جانتا تھا

شان کی گمشدگی کے بعد ادیں وہ جیسے بے جان سی ہو گئی مگر ایک دن فون کال پر اُس کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے جب اسے معلوم ہوا کہ شان ایک نجی ہسپتال میں کومہ کے پیشینٹ کی صورت زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔

READERS CHOICE

ادیں وہ کی پیدائش
امریکہ "سنس فرانسکو" کی تھی

بانر مسکان کھول

دورانی صاحب نے غیر ملکی اور ساتھ ہی ایک غیر مذہبی خاتون سے شادی کی تھی روزپستالونی نامی اُس عورت نے دورانی صاحب سے نکاح کے بعد دل سے اسلام قبول کیا تھا اور ساتھ ہی اسلامی تعلیمات بھی حاصل کر رہی تھی اسلام میں شمولیت کے بعد وہ روزپستالونی سے مریم دُرانی بن گئی تھی اِیہں وہ کی پیدائش کے چھ سال بعد مریم اس دنیا وفانی سے رخصت ہو گئی

اِیہں وہ ہو بہو اپنی ماں کی طرح انگریزوں سے مشابہت رکھتی تھی سرخ و سفید رنگت گلابی، نازک لب، گول چہرہ، گہری نیلی آنکھیں، سنہرے شانوں تک اتے ریشمی بال نمایاں خدو خال کی مالک وہ اکیس سالہ اِیہں وہ دورانی وہ ایک آزاد منش سوچ کی مالک تھی حق و باطل کے بیچ فرق کرنا وہ خوب جانتی تھی اُس نے انفرادی معلومات کے ساتھ ساتھ اجتماعی تعلیمات بھی حاصل کی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی مذہبی تہذیب اور ملک کی ثقافت کو ہمیشہ اول رکھتی تھی اس کی ایک اور سب سے بڑی کمزوری اس کی زبان تھی جو ہمیشہ غلط وقت پر پھسل جایا کرتی تھی اب دیکھنا تو یہ تھا کہ وہ اپنی اس کمزوری سے کتنا نقصان اٹھانے والی تھی۔

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی رات کا دوسرا پہر تھا وہ ڈھیلے ڈھالے ٹراؤز اور شرٹ میں ملبوس تھیں لیپ ٹاپ چارج پر لگاتی وہ کچن کی جانب بڑھیں شیلف سے کپ نکال کر گرم پانی چولہے پر رکھ کر کافی کی بوتل تلاش کرنے لگی پانی اُبل چکا تھا مگر کافی اب تک نہیں ملی تھی جب ایک گہری سانس لے کر وہ سیدھی کھڑی ہوئی نظر کپ کے کھلے ہوئے شیلف پر گئی جہاں عین کپ کے برابر میں ہی کافی کی بوتل منہ چڑا رہی تھی

بانر مسکان کھول

"بغل میں بچہ جگ میں ڈھنڈورا"

حلانکہ ابھی کپ اُس نے وہی سے نکالا تھا آنکھیں سُکیر کر اس نے بوتل سختی سے دبوچی مطلب حد نہیں ہوتی اچھے خاصے میرے دس منٹ ضائع کر دیا دو چچہ کافی کپ میں ڈال کر وہ چمچا چلاتی سوشل ایریا میں رکھے صوفے پہ بیٹھی برابر میں رکھا میگزین اٹھا کر صفحہ پلٹنے لگی جب نظر ایک پیج پر رُکی

تھری پیس سوٹ میں ملبوس ہاتھ میں ایوارڈ لیے وہ سر خم کئے کھڑا تھا

میگزین کے دو صفحے اس کی تاریفوں سے بھرے تھے جب ایک نظر تصویر کے نیچے لکھے اس کے نام پر رُکی

دی گریٹ بزنس ٹائیکون

معاذ حیدر خان

وہ باری باری اس کے نام کے حرفوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھونے لگی بے ساختہ لب کے کنارے پھیلے اُس کی پُرکشش شخصیت واقعی اسیر کا دینے والی تھی بے ساختہ دراز سے قینچی نکال کر اس نے تصویریں کاٹ کر احتیاط سے ایک فائل میں رکھی ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا یہ میگزین جب بھی آتا تھا اس میگزین پر موجود معاذ حیدر خان کی تصویر کو وہ ہر بار یہی دیکھ کر احتیاط سے نکال کر فائل میں لگا دیتی تھی وہ دل چھینک ہر گز نہیں تھی اور نہ ہی حُسن پرست تھی ایس بھی نہ تھا کہ وہ اس شخص سے محبت کرتی تھی کیونکہ معاذ حیدر خان سے محبت کرنا شاید آسان تھا مگر اس کو

بانر مسکان کھول

حاصل کرنا ممکن تھا اور یہ بات ادیں وہ بہتر طریقے سے جانتی تھی مگر پھر بھی نہ چاہتے ہوئے بھی ہر بار وہ اس کی تصویر کو محفوظ کرتی تھی

۔۔۔ (دبئی ڈاؤن ٹاؤن)۔۔۔

صبح پانچ بجے۔۔

وہ پچھلے چالیس منٹ سے واکنگ ٹریک پر بھاگ رہا تھا اور اس کے گزرنے والے ہر راستے پر پی گارڈز فورس جدید اسلحہ تانے اس کی حفاظت کے لیے پہلے ہی اپنی پوزیشنز پر موجود تھی آخری راؤنڈ لے کر بالآخر وہ بیچ پر بیٹھا جب اس کی پرسنل سیکرٹی اوزائے ہاتھ میں فائل تھا مے اس کے مقابل آئی کالے کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ خوش شکل لڑکی میٹنگز، پروجیکٹ، ٹریپس کب کیسے کہاں کیا کرنا ہے، کس سے ملنا ہے، اپوائنٹمنٹ تمام تر ذمہ داریاں اوزائے سنبھالتی تھی وٹامن کی بوتل لبوں سے لگا کر وہ ایک سانس میں اس کو حلق میں اتار گیا

سر آج کے شیڈول کی فائل

اوزائے نے فائل اس کے مقابل کی

جس پر ایک اچنتی نگاہ سامنے کھڑی لڑکی پر ڈالی

اگر یہ فائل میں نے خود پڑھنی ہے تو تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ معاذ حیدر خان کے یوں سرد لہجے پر اوزائے نے نظر جھکا گئی اہ
..... نن..... نہیں سر...

وہ پچھلی بار بھی آپ ناراض ہو گئے تھے تو بس.....

وہ حیدر خان کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتے ہوئے الفاظ پی گئی

وہ یکدم ایک حرکت میں کھڑا ہوا اس کے اچانک مقابل آنے پر اوزائے اُچھل کر دو قدم پیچھے ہٹی معاذ حیدر خان
کے اشارہ کرنے پر یکدم ایک گارڈ اس کے قریب آیا

اس کا گلابادوتا کہ اس کو دوبارہ سانس لینے کی زحمت نہ ہو

اسکے حکم پر گارڈ نے پوری قوت سے اوزائے کا گلابوچا وہ بامشکل کھانس کھانس کر منتیں کرنے لگی

جب اس میں کچھ کسر باقی تھی تو اس کے اشارہ کرنے پر گارڈ میں اس کو چھوڑا وہ یکدم لڑکھڑا کر زمین پر جاگری اپنی
ٹوٹی سانسیں بحال کرتی وہ معاذ حیدر خان کو نم بھری آنکھوں سے دیکھنے لگی جب وہ تنبیہ کرتا گویا ہوا

ضروری نہیں جو میں نے ایک بار کہہ دیا وہ پتھر کی لکیر ہو گیا

بانر مسکان کنگول

یہ معاذ حیدر خان کی دنیا ہے

یہاں قوانین بنانا بھی میں ہوں

اور توڑنا بھی میں ہو

میری دنیا میں سانس لینا ہے تو

میرے مطابق چلنا

ورنہ سزا دینے میں نہ ہے تاخیر کرتا ہوں

نہ رعایت دیتا ہوں

جلا کر خاکستر کر دینے والا لہجہ وہ آزاد طبع شخص کسی میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ اس کے خلاف اُف بھی کہتے بات مکمل کرتے وہ آگے بڑھ گیا

اوائے ہٹلر۔

READERS CHOICE

وہ قدم بڑق رفتاری سے بڑھا رہا تھا

جب اُس کے عقب سے زیان کی آواز نے اس کے قدم روکے

بانر مسکان کھول

زبان فخر معاز حیدر خان کا بچپن کا دوست تھا ایک زیاں ہی تھا جو معاز حیدر خان کے ساتھ کسی بھی قسم کی بات کر سکتا تھا ورنہ اس شخص کے سامنے تو کوئی نظر بھی نہیں اٹھتا تھا

میرے یار لوگ ایسے کام کرتے ہیں جن کے بدلے لوگ انہیں دعائیں دے اور ایک تو جو بھلے کام کر کے میرے بھائی خود ہی اپنے کام پر پانی پھیر دیتا ہے

اچھی خاصی تیری بچاری سیکریٹری کیوں جان لینے پر تڑپا ہوا ہے اسکی

وہ جواب تک خاموش کھڑا سنجیدہ تاثرات لئے اس کی بک بک سن رہا تھا یکدم اس کو گڈی سے دبوچتے بھنکارا لگتا ہے تجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے میرے معاملات میں اپنی ٹانگ نہ اڑایاں کر سمجھا....

اف کیا کرو میرے بھائی تیرے معاملات میں ٹانگ آنا میرا بچپن سے پسندیدہ ترین مشغلہ رہا ہے۔

تیرے معاملات میں ٹانگ اڑانا تو میرا بچپن سے پسندیدہ ترین مشغلہ رہا ہے

میں تیری یہ ٹانگ توڑ کر پھینک دوں گا
زبان میرے معاملات میں مت بولا کر تو پچھتائے گا

بانر مسکان کھول

چل میرے بھائی اگر تیری یہی خواہش ہے تو اس خادم کی ٹانگ حاضر لے توڑ دے تو بھی کیا یاد کرے گا لیکن ایک بات تو میں بھی تجھے بتا دوں میں اپنی ٹانگ فری میں نہیں ترواؤنگا نقلیں ٹانگ کے پیسے بھی تیری جیب سے ہی لوں گا

وہ شوخ انداز میں کندھے اچکاتے اپنی بات مکمل کر گیا

معاذ چند منٹ تک خاموشی سے بغور اس کا چہرہ دیکھتا رہا پھر زندگی سے بھرپور ایک زوردار قبضہ لگاتے دائیں ہاتھ سے اس کا کندھا جھنجھوڑا

یقیناً اگر اس وقت زیان کے علاوہ کوئی اور اس کو اس طرح قبضے لگاتا دیکھ لیتا تو غش کھا کر زمیں بوس ہو جاتا آج تک سب نے معاذ حیدر خان کی صرف ڈیول سائیڈ ہی دیکھی تھی مگر وہ صرف زیان فخر ہی تھا جس نے معاذ حیدر خان کا ہر رنگ دیکھا تھا اب وہ دونوں دبئی مرینہ کی منزل کی جانب رواں تھے کیونکہ آج کسی بھی صورت معاذ حیدر خان کو ہر حال میں آسٹریلیا والا پروجیکٹ اپنے نام کرنا تھا

READERS CHOICE

(کراچی پاکستان)

بلیک ٹی شرٹ بلیک ہی جینز گلے میں نفاست سے مفلر رول کیا ہوا ہائے پونی ٹیل جس میں سے کچھ آوارہ لٹے رخسار کے گرد گردش کر رہی تھیں وہ جلدی جلدی اپنا سامان بیگ میں ٹھونسنے والے انداز میں ڈال رہی تھی کیونکہ وہ

Page 16 of 216

بانر مسکان کھول

آفیس سے لیٹ ہو رہی تھی اور آج اُسکا انٹرویو تھازینیوں کو پھلانگتی وہ نیچے اتر رہی تھی جب اس کے موبائل پر
دائین کی کال آئی نمبر دیکھ کر فون کان سے لگایا

ہیلو ہاں دانی کیسی ہو؟

میں ٹھیک ہوں۔۔

عادی تم کیسی ہو؟

ہنم ٹھیک ہی ہو تم بتاؤ خیریت؟

ہاں محترمہ خیریت ہیں خیریت ہے بلکہ تمہارے لئے تو گڈ نیوز ہے میرے پاس۔۔

گڈ نیوز؟ بھلا وہ کیا؟

جی تو ناظرین اور حاضرین دل تھام کر سنیں مس آدیوں وہ درانی کو دبئی سے جاب آفر ہوئی ہے، ہنم ویسے ہوئی تو مجھے
تھی لیکن میری سفارش پر میں نے تمہارا نام دے دیا کیونکہ مجھے اب جاب کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے

کلک... کیا...؟ تم کیا سچ کہہ رہی ہو؟
READERS CHOICE

اویں وہ نے قدم روکتے قدرے حیرانی سے اس سے پوچھا ہاں بھئی سچ ہی کہہ رہی ہوں تمہاری قسم وہ تمہیں ویزا
بھی دیں گے اور ٹکٹ بھی رہائش وغیرہ سب کچھ وہ خود تمہیں دیں گے تم بس نکلنے کی تیاری کرو

بانر مسکان کنگول

یار اتنی جلدی کیسے؟ اور میں یہاں بھائی کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتی ہوں؟

عادی یار پاگل کیوں ہو رہی ہو!

لوگ تو مرتے ہیں ایسی آپرچونیٹیز کے لئے اور تم ہو کے منع کر رہی ہو

ویسے بھی نشان بھائی کی خبر میں تمہیں دیتی رہو گی اس گولڈن چانس کو مس نہیں کرنا اور کیا پتا وہ لوگ نشان بھائی کا علاج بھی کروادیں....

پردانی مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سمجھ آرہی اہ کیا بولو میں اب...

تم عادی.... تم بہت ناشکری ہو

تم انٹرویو کو چھوڑو میں تمہیں نمبر بھیج رہی ہوں تم وہاں رابطہ کرو اور تیاری پکڑو....

ٹھیک ہے میں پہلے نشان بھائی سے ہسپتال مل کر آ جاؤ پھر جا کر تیاری کرو گی

تمہیں اسے طلاق دینی ہو گی

ورنہ میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا میں اپنی بہن کو تمہارے حوالے ہر گز نہیں کروں گا تمہیں کیا ملے گا یہ سب کر کے؟

بانر مسکان کھول

اس کو طلاق دے دو تو خدا کے لیے چھوڑ دو ہماری جان

یہ فیصلہ جو ہمارے بڑوں نے کیے وہ اب آگے نہیں چل سکتا اس میں ہم دونوں کا فائدہ ہے اس بات کو یہیں ختم
کردو نشان آشفٹہ سری میں سامنے بیٹھے شخص پر چلا رہا تھا جو ہنوز خاموش بیٹھا تھا

اس کی خاموشی نشان درانی میں لگی آگ کے شعلے اور بھڑکار ہی تھی

جب وہ اُستہز یہ ہنسی ہنستا ایک بار پھر اس کو مخاطب کر گیا

تمہاری یہ خاموشی ہی اس بات کی دلیل ہے کہ تم ایک گندے خون کی پیداوار ہو تم اور تمہارے ماں با۔۔۔۔۔

نشان کے الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئے جب پوری شدت سے پاس پڑا وہ ہے کا پائپ اس شخص نے نشان کے
سر پر مارا اس اچانک کیے گئی وار میں اتنی شدت تھی کہ پہلے ہی حملے میں نشان دُرانی زمین بوس ہوا تھا خون برق
رفتاری زمین پر بہہ رہا تھا جب گٹھنوں کے بل وہ اس کے کان کے قریب بیٹھتا سرگوشی کرنے لگا دعا کرنا کہ تمہاری
بہن کا مجھ سے سامنا نہ ہو ورنہ میں اس کا وہ حشر کروں گا کہ دُرانی خاندان کی نسلیں تک کانپ جائیں گی لفظوں کا سیسہ
اس کے کانوں میں انڈیلے وہ کھڑا ہوا اس کو ہسپتال پہنچا وہ مرنا نہیں چاہیے اور نہ ہی اس قابل رہنا چاہئے کہ اگلے

سورج کی کرن اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے

حکم صادر کرتا وہ انتقام کی نئی منزل پر روانہ ہو گیا

بانر مسکان کھول

وہ 26 سالہ وجود سٹر کیچر پر اپنی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا

اویں وہ نے نرمی سے اس کا ہاتھ سہلایا

بھائی ماما بھی گئی پھر بابا بھی چھوڑ گئے اور اب آپ بھی یو خاموش ہے میں تھک گئی ہوں بھائی اپنی تنہا سی زندگی سے وہ کئی گھنٹے یوں ہی شان کے پاس سر رکھ کر لیٹی رہی اس بات سے انجان کے جس پر وہ اب چلنے جا رہی تھی اُس سفر کی تھکن اس کو وجود کو کرچی کرچی کرنے والی تھی

تمام فور میٹیز پوری کرنے کے بعد چند گھنٹے کا سفر طے کر کے وہ دبئی کے حدود میں پہنچ چکی تھی دو دن پہلے اس نے اوزائے سے رابطہ کیا تھا جس نے تمام تر انسٹرکشنز اویں وہ کو بتادی تھی مقررہ وقت پر ایک گاڑی ایئر پورٹ کے باہر کھڑی اس کی منتظر تھی گاڑی دبئی مرینے کی جانب روانہ تھی کیونکہ مینشن میں جب بھی کسی کو ہائیر کیا جاتا تھا تو اس کا بائیوڈیٹا اوزائے کلکٹ کر کے معاز حیدر خان کو دیتی تھی اس لئے سب سے پہلے تو اسے اوزائے سے ملنا تھا وہ کافی دیر سے لوبی میں بیٹھی اپنے بلاوے کا انتظار کر رہی تھی سفر کی ٹھکان پھر یہاں انتظار کرتے اسکو ڈیرہ گھنٹہ ہو گیا تھا بیٹھے بیٹھے اس کی کمر آکڑ گئی تھی گھر سے نکلتے وقت اس نے آنکھوں پر کالے لینس لگائے تھے کیونکہ پاکستان میں کئی بار آوارہ لڑکے اس کی نیلی آنکھیں دیکھ کر آوازیں کستے تھے تب سے اس نے یہ معمول بنالیا تھا وہ جب بھی گھر سے نکلتی تھی نیلی آنکھوں کو سیاہ رنگ سے ڈھانپ کر نکلتی تھی

بانر مسکان کھول

اسنے شارٹ مرحون ٹاپ تو پہنا ہوا تھا جو فراک اسٹائل میں تھا ہم رنگ مفلر دائرے کی صورت گلے میں لپٹا ہوا تھا بلیو جینز اور فلیٹس میں وہ خاصی کجھول ڈریسنگ میں بھی غضب ڈھا رہی تھی بال سیدھے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے چہرے پر اچھی خاصی گزاری لیے وہ منہ بسورے بیٹھی تھی جب اوزائے اپنے پرو فیشنل انداز میں اس کے مقابل آتی گویا ہوئی

مس ادیں وہ درانی یاں سے سٹریٹ جا کر لیفٹ ٹرے لے کر سکینڈ روم میں جائے سر آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔

سفید تھری پیس میں ملبوس سر مئی

غمناک آنکھیں سنجیدہ چہرہ وہ اپنی سیٹ پر برجمان تھا جبکہ اس کے فرنٹ سیٹ پر زیان موبائل میں انگلیاں گھماتا اس کو کچھ دکھا رہا تھا دروازے کی دستک پر وہ دونوں متوجہ ہوئے

(یس کم ان) بیزار چہرہ ہاتھ میں فائل پکڑے ننھے قدم اٹھاتی اُنکے مقابل رُکی زیان کی نظریں جیسے اُس پر رُک سی گئی تھی جبکہ ادیں وہ درانی اپنے سامنے بیٹھے اس (دی گریٹ بزنس ٹائیکون)

READERS CHOICE

"معاذ حیدر خان"

کو دیکھ کر سانس لینا بھول گئی تھی

بانر مسکان کھول

اس کو اپنی آنکھوں پر کسی صورت یقین نہیں آ رہا تھا وہ اپنے خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتی تھی کہ جس کی تصویریں وہ اب تک محفوظ کرتی آئی تھی وہ آج اس کے مقابل تھا

زیان یک ٹک مبہوت سا بیٹھا اس کے حُسن کو دیکھ رہا تھا

جبکہ مقابل بیٹھا وہ سنگدل شہزادہ مکمل اس کا جائزہ لے کر اب لبوں پر انگلیاں پھیر رہا تھا ادیں وہ کے چہرے کے تاثرات اس سے چھپے نہیں تھے

یہ معاذ حیدر خان کے لئے کوئی نئی بات بھی نہیں تھی کیونکہ اس کی ساحر شخصیت کو دیکھ کر ہر کسی کا یہی رد عمل ہوتا تھا جو اس وقت ادیں وہ کا تھا بس کچھ الگ یہ تھا کہ ادیں وہ اب تک اس کے پاس تصویر لینے کے غرض سے نہیں آئی تھی بلکہ ہنوز لب دانتوں میں دبائے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے تک رہی تھی ماحول کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے زیان نے گلا کھنکارا جس پر وہ ہر بڑا کر چو نکئی

مس ادیں وہ پلیز ٹیک آسیٹ فائل کو مضبوطی سے دبوچتے وہ اب زیان کے برابر والی نشست پر بیٹھی جبکہ معاذ حیدر خان اس کے مقابل بیٹھا تھا اپنی خفت کو مٹاتے چہرے پر آتی آوارہ لٹ کو اس نے انگلی کے پُروں کی مدد سے کان کے پیچھے کیا معاذ خاموشی سے بیٹھا اس کا ہر رنگ بخوبی محسوس کر رہا تھا

مس ادیں وہ "شومی یور فائل"

Page 22 of 216

بانر مسکان کھول

زیان کے مخاطب کرنے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی

زیان نے نرمی سے اس کے ہاتھ سے فائل لی ایک جانچتی نظر اس کی سی وی پر ڈالی اس کی سی وی میں کچھ خاص تو نہیں تھا وہ دوسرا سمسٹر دے رہی تھی مگر جو ڈپلومہ اس نے کیا تھا اس کو نظر میں رکھتے ہوئے زیان نے معاز کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا تھوڑی بہت معلومات وہ معاز کے کہنے پر پہلے ہی لے چکا تھا مگر اس کے حوالے سے فی الحال ذکر اس سے نہیں کیا تھا

مس ادیں وہ آپ کی سی وی میں تو ایسا کچھ خاص نہیں ہے لیکن پھر بھی ٹھیک ہے آپ ایس اکیئر ٹیکر

اپنا کام سر انجام دی گئی امید کرتا ہوں شکایت کا موقع نہیں دیں گی

ورنہ ہم آپ کو کوئی موقع نہیں دیں گے جتنی سنجیدگی سے زیان نے سامنے بیٹھی لڑکی کو دھمکی دی تھی اس سے کہیں زیادہ گہرائی میں ادیں وہ نے اس کا لہجہ محسوس کیا تھا ہاتھ پیر تو اس کے پہلے ہی برف کی مانند ٹھنڈے پڑ چکے تھے وہ کن انکھیوں سے بار بار معاز حیدر خان کو دیکھ رہی تھی زیان کی بات پر وہ بس اثبات میں سر ہلایا پائی

وہ بزدل اور ڈرپوک ہر گز نہیں تھی مگر ماحول میں عجیب سی نہ محسوس ہونے والی وحشت تھی ننھے پسینے کی بوندوں کو پیشانی سے صاف کرتی وہ کھڑی ہوئی آپ باہر جائیں اور آواز ائے باقی انسٹرکشنز آپ کو سمجھا دے گی جانے کی اجازت ملنے پر وہ سگھ کا سانس لیتی دروازے کی جانب لپکی جب اس کے عقب سے آتی معاز حیدر خان کی

کرخت آواز نے اس کے قدم روکے

Page 23 of 216

بانر مسکان کتول

"ٹرن آر اوڈ" اس سے پہلے معاذ حیدر خان اس کو کچھ کہتا زیان نے بیچ میں مداخلت کی اور عربی زبان میں اس سے گویا ہوا

"(اخی لماذا یقتل نفسہ لقد قت بال فعل بحجز کل المعلومات دعه یر حل"

"بھائی تو کیوں اس کی جان نکال رہا ہے میں پہلے ہی ساری معلومات نکلوا چکا ہو جانے دے اسے")

زیان کی بات پر معاز نے اس کے اوپر ایک گہری نظر ڈالی

پھر دوبارہ ادیں وہ کی جانب دیکھا

جو یک ٹک مجرموں کی طرح نظریں جھکائے کھڑی فرش کو گھور رہی تھی

"اگلی بار آنکھوں کو ان لینس سے آزاد کر کے آنا"

معاذ کی بات سن صحیح معنوں میں تو اس کی جان اب نکلی تھی بھلا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے لینس لگائے ہیں

بے اختیار اس نے چونک کر معاز حیدر خان کو دیکھا جو نظریں لیپ ٹاپ میں جمائے مصروف انداز میں انگلیاں چلا

رہا تھا لمحے کا انتظار کیے بنا وہ دوبارہ باہر کی جانب دوڑ گئی۔

READERS CHOICE

رُکی سانسوں کو بحال کرتی وہ اوزائے کے کیبن کی جانب بڑھ گئی تمام ٹرانسٹرکشن سمجھنے کے بعد بالآخر

بانر مسکان کھول

ڈاؤن لوڈ میں اپنا فریضہ انجام دینے لگی

رومیہ حیدر خان کی دیکھ بھال کرتے ہوئے اس کو لگ بھگ ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا اس تمام تر عرصے میں اس کا سامنا اب تک دوبارہ معاز حیدر خان سے نہیں ہوا تھا رومیہ خاتون بھی ایک نرم دل خاتون تھی اس کا اندازہ بھی اس کو ہو چکا تھا

ہر روز کی طرح وہ آج بھی رومیہ خاتون کو دوا دے کر تقریباً آٹھ بجے کے قریب سلاچکی تھی دانیل کو کال ملانے پر جب کوئی جواب موصول نہ ہوا تو پاس پڑا میگزین اٹھا کر صفحہ پلٹنے لگی مگر اس میگزین کی لکھائی اس کے سر سے گزر رہی تھی کیونکہ وہ سب عربی زبان میں تحریر تھا ایک گہری اہ بھر کر وہ باہر ٹیرس کی جانب بڑھی بلاشبہ وہ ایک حسین جہاں تھا کالی گھیر دار شلوار پر چھوٹی گول دامن کی قمیض آستینوں کی آخری حد کمٹیوں تک تھی کالی چادر شانوں پر لپیٹے میسی جڑا بنائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی

دودھیارنگت پر چمکتی ہوئی نیلی آنکھیں دل پر غضب دھانے کے لیے کافی تھی دل میں آتی خواہش کو حقیقت کا رنگ دیتی وہ ڈاؤن لوڈ میں اپنا فریضہ انجام دینے لگی باہر نکلی چہل قدمی کرتے کرتے وہ عقبی حصے کو عبور کرتی اب باقاعدہ باہر سٹریٹ کی جانب بڑھ رہی تھی لوکیشن وہ پہلے ہی سیو کر چکی تھی سکوت بھری چھایا ہر سو چھائی تھی ہم کلامی کرتے وہ گویا ہوئی کیا ہو جاتا اگر شکل کے ساتھ ساتھ ان کے مزاج بھی اچھے ہوتے آیا بڑا کہیں کا بزنس ٹائیکون ہر وقت تیوری پر بل تو ایسے سجا کر رکھتا ہے جیسے بزنس مین نہیں کہیں کا شہزادہ ہو...! ہنہنم اپنے آخری جملے پر خود ہی غور کرتے وہ لب

بانر مسکان کھول

بھینختے رہ گئی اہاں ویسے ہے تو شہزادہ ہی آسمان پر بچھی کالی چادر میں کہیں کہیں جگنو کی مانند تارے چمکتے نظر آرہے تھے

وہ اپنی ہی رو میں آسمان کو دیکھتے قدم برہا رہی تھی جب یکدم کسی وجود سے زوردار تصادم ہوا

اُلچھتے نفوس بحال کرتے اس نے آنکھیں کھولیں تو نظر زمین پر گری لڑکی پر گئی لباس کے نام پر ململ کی گھٹنوں تک آتی فراک جس سے اس کے جسم کے خدو خال واضح تھے جسم پر جا بجا خون جما ہوا تھانیل کے نشانات سے واضح تھا کہ کسی نے بے رحمی سے اس لڑکی پر تشدد کیا ہے وہ شکل صورت سے افریقاً معلوم ہو رہی تھی وہ لڑکی زمین پر گری کراہ رہی تھی نیم بے ہوشی کی حالت میں نہ جانے کون سی زبان میں اس کو پکار رہی تھی۔

وہ نیم بے ہوشی میں ادیں وہ کو پکار رہی تھی جبکہ ادیں وہ سانس روکے اس کو دیکھ رہی تھی یکدم سامنے سے تیز رفتار کالی گاڑی کو اپنی جانب آتے دیکھ وہ لڑکی آشفٹہ سری میں چلانے لگی گاڑی کی آواز لڑکی کی چیخیں ادیں وہ کو اپنے کان پھٹتے محسوس ہو رہے تھے جب بنا کچھ سوچے وہ لٹے قدم مینشن کی جانب بھاگنے لگی وہ اپنی رفتار سے کہیں زیادہ تیز رفتار سے بھاگ رہی تھی برق رفتاری سے بھاگنے پر شانوں کے گرد لپٹی چادر کہی دور جاگری

مگر قدم روکے بغیر وہ اب بھی اندھا دھن بھاگ رہی تھی مینشن بس کچھ ہی قدم کے فاصلے پر تھا جب کہ اب مینشن کے باہر بوگاٹی چروں سمیت کالی گاڑیوں کی لمبی قطاریں موجود تھی مگر اسنے اب بھی قدم نہیں روکے گاڑی کے

بانر مسکان کھول

ٹائز کی آواز سُن اسنے پلٹ کر دیکھا جب یکدم سامنے سے آتے معاز حیدر خان کے سینے سے جا ٹکرائی۔ بے ساختہ اِدیں وہ کی گلس پھاڑ کر نکلنے والی چیخ نے ڈاؤن ٹاؤن مینشن میں انجانہ شور پیدا کیا جبکہ معاز حیدر خان جو اپنی ہی رو میں فون پر بات کرتا آ رہا تھا یکدم کسی صنفِ نازک وجود کے ٹکرانے پر چونکا.... اِدیں وہ کا چہرہ اسکے سینے میں چھپا ہوا تھا جبکہ اس اچانک ہونے والے حملے پر پی گاڑد فورس نے اپنی لوڈ گنز اِدیں وہ کی جانب تانی کچھ نفوس بحال ہونے پر اسنے آہستہ آہستہ چہرہ اٹھایا اب نظر اُس مردانگی کی اعلیٰ مثال رکھنے والے نوجوان معاز حیدر خان پر گئی دو سکینڈ سی بھی کم وقت لگا تھا دونوں کو ایک دوسرے کو پہچانے میں ہاتھ کے اشارے پر فورس نے گزنیچے کی اب وہ ادبیوہ کا گہری نظروں سے بغور جائزہ لے رہا تھا لٹھے کی مانند سفید ہوتا چہرہ نیلی آنکھوں میں خوف میں خوف واضح تھا جب ہکلاتی ہوئی وہ گویا ہوئی

مم.... ما.... وا.... وہاں... اب.... وہ.... لل... لڑکی... اسکو.... اسکو.... کسی.... نے... مارا... وہ... چل.... چلا.... رہی..... ت-

سامنے کھڑا ہو وہ بتیس سالہ نوجوان ہنوز چہرے پر سنجیدہ تاثرات لیے اس کے ایک ایک لفظ پر غور کر رہا تھا گھمبیر آواز نے اِدیں وہ کے لب سُکیڑے "فلومی" شکست خوردہ قدم اٹھاتی وہ اس کے پیچھے چلنے لگی پی گاڑد فورس اپنی اپنی جگہ رکتے چلے گئے اب بس وہ دونوں عقبی حصے کو عبور کرتے سوشل ایریا میں موجود تھے ایک گہری نظر سہری نگاہ اس پر ڈالتا وہ رومیصہ خاتون کے کمرے کی جانب بڑھ گیا وہاں جا کر کھڑی ملازمہ سے عربی زبان میں کچھ گفتگو کر کے وہ

بانر مسکان کنول

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID; <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram; <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

بانر مسکان کھول

واپس سوشل ایریا میں آیا تھا وہ اب ادیں وہ سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر وہاں ادیں وہ کو نہ پا کر اس کی آنکھوں میں سرخ نسیں نمودار ہوئی غصہ ضبط کرتے پاس کھڑی ملازمہ کو مخاطب کیا

"اذہب وا حصل علی هذه الفتاة"

"جاؤ جا کر اس لڑکی کو بلا کر لاؤ"

ملازمہ کا پیغام سُن اچانک یوں بلانے پر ادیں وہ انگلیوں کو ہتھیلی میں گردش دینے لگیں ننھنے قدم اٹھاتی وہ معاز حیدر خان کے مقابل گئی جہاں وہ صوفے پر برجمان تھا مگر وہاں ایک فرد کا اضافہ تھا اور وہ کوئی اور نہیں زیان فخر تھا ایک بال پھر نظر ان نیلی آنکھوں سے ملنے پر سامنے موجود مغرور نوجوان کھٹک سا گیا پھر جلدی اپنی نظروں کا زاویہ بدلتے وہ گویا ہوا

یہاں رومی کی دیکھ بھال کے لئے اپوائن کیا ہے یا پھر سڑکوں کی سیر کرنے کے لئے؟

معاز حیدر خان کے دو ٹوک توہین آمیز لہجے پر ادیں وہ نے تنفر سے ناک سکڑی جی بالکل ٹھیک فرمایا آپ نے یہاں مجھے جاب کے لیے اپوائن کیا گیا ہے

قید کرنے کے لیے نہیں

بانر مسکان کھول

بُرے وقت پر بُری طرح پھسل جانے والی زبان آج پھر بُرے وقت پر بُری طرح پھسل چکی تھی اسکا اندازہ اب وہ معاز حیدر خان کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ کر لگا سکتی تھی جو تنے ہوئے نقوش کے ساتھ بغور اسکو گھور رہا تھا

ما.... مم... میرا مطلب ہے کہ....

ابھی اس کے الفاظ سہارا ڈھونڈ ہی رہے تھے جب وہ ایک لمبا ڈگ بڑھتا سے چند قدم کے فاصلے پر رُکا جب یکدم ادیں وہ نے قدم پلٹے اپنی اس زبان کو اگلی بار قابو میں رکھنا

اہ... مگر.... سر.... م

اہاں ششششش!....

Don't uhh dare little girl...

Next time make sure ...

بولنے سے پہلے سو بار سوچو سمجھو پھر یہ منہ کھولو ورنہ بند رکھو "اڈھر وائس" یہ نہ ہو کہ یہ منہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے

READERS CHOICE

اب تم جاسکتی ہو وہی جلا کر خاکستر کر دینے والا لہجہ

اس مقناطیسی سحر رکھنے والے نوجوان کے آگے نہ جانے کیوں اس کی بولتی بند ہو چکی تھیں

بانر مسکان کنگول

دراصل وہ جس کام سے یہاں آئی تھی اس واقعے کو جیسے بھول سی گئی

جب کہ اس سارے عرصے میں زیان اس کی نیلی آنکھوں کو دیکھ جیسے کئی برس پہلے کھوسا گیا تھا اس بات کو معاذ
حیدر خان نے ذرا محسوس نہیں کیا

اور یہی بات زیادہ تشویش دی تھی

ادیں وہ قدرے افسردگی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی یہ سوچے بغیر کہ دو آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا
تھا ادیں وہ کے نظروں سے اوجھل ہو جانے پر معاذ حیدر خان نے جیب سے فون نکالا

(لاداعی للقلق

زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

کل شيء تحت سيطرتي

سب کچھ میرے قابو میں ہے

ثابر علی العمل الجید

تم اپنا کام جاری رکھو

سأراک غدا بعد الظھر

READERS CHOICE

بانر مسکان کھول

میں کل دوپہر تم سے ملوں گا)

وہ رش ڈرائیونگ کرتا ہوا سنسان رستوں پر گاڑی بھگارتا تھا اپنے فلیٹ میں پہنچتے ہی گاڑی کی چابیاں ایک کنارے پر پھینکتے ہیں وہ اوندھے منہ آرام گاہ پر لیٹ گیا دماغ کی نسیں تن چکی تھی اُس کے سوالوں کے جواب کسی کے پاس نہیں تھے ہاں تھے تو صرف رومیصہ خان کے پاس اب اُسے ہر صورت جلد از جلد ان سے ملنا تھا۔

اویں وہ کمرے میں اتے ہی آرام گاہ پر پیڑسکیڑ کے پر بیٹھ گئیں چند لمحوں کے لئے ہی سہی وہ معاز حیدر خان کے قریب آنے پر سہی ضرور تھی ایک عجیب سی سنسناہٹ اس کے جسم میں دوری تھی جو بھی تھا اس کے قریب آنے پر جہاں خوف محسوس ہوا تھا وہاں ایک احساس بھی تھا اپنے خیالات کو نفی کرتے وہ خود کو کمپوز کر گئی

یہ جاب میرے لیے واقعی ضروری ہے لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ وہ یوں سب کے سامنے میری بے عزتی کریں اور وہ لڑکی خدا جانے وہ کس مشکل میں تھی ہو سکتا ہے وہ گاڑی اس کی مدد کے لئے آئی ہو اور انہیں متوجہ کرنے کے لیے ہی وہ چیخیں ہو خود سے کڑیاں ملاتے وہ نیند کی وادیوں میں جا پہنچی۔

بانر مسکان کھول

زیان کو ہنوز خاموش بیٹھا دیکھ معاز نے گلا کھنکھار اٹک... کیا... ہوا... کیا کچھ کہا؟؟ تم نے؟

وہ یکدم ہکلا یا نہیں میں نے تو کچھ نہیں کہا مگر تمہاری یہ آنکھیں بہت کچھ کہہ رہی ہے

معاذ نے ایک گہری نظر سے اس کے اثرات کا جائزہ لیا

میری آنکھوں پر غور کرنے سے بہتر تھا تم اس لڑکی کی آنکھوں پر غور کرتے

ہنرم کیا تھا میں نے غور اور وہاں مجھے اتنا ڈر نہیں دکھا جو ہر کسی کی آنکھوں میں معاذ حیدر خان کے لئے ہوتا ہے اپنے جملے پر وہ خود ہی غور کرنے لگا

اس کی آنکھوں میں وہ ڈر و خوف وقتی تھا لیکن کیوں؟

کیوں نہیں ڈری وہ مجھ سے؟

معاذ گہری سوچوں میں گم تھا جب ایک بار پھر زیان نے معاذ حیدر خان کو مخاطب کیا

اؤ بھائی میرے تو ڈر بعد میں بٹھانا اس کی آنکھوں کی رنگت کی بات کر رہا ہوں نیلا رنگ اس کی نیلی آنکھیں معاز....

اس کی نیلی آنکھیں ہے اور وہ پاکستان سے بھی ہے اپنی بات مکمل کر کے زیان خاموش ہو گیا

ایسا ممکن نہیں ہے

یہ وہ لڑکی نہیں ہو سکتی

Page 33 of 216

بانر مسکان کنگول

اور اگریہ وہی ہے تو!

یہاں کیا کر رہی ہے؟

اور سب سے بڑی بات اس کا نام..

اسکا نام بھی مختلف ہے اور عارف اسکو کبھی یہاں نہ آنے دیتا ایمپو سیبل

نیلی آنکھوں کی بات ہے تو یہ دنیا میں واحد لڑکی نہیں ہے جس کی آنکھوں کا رنگ نیلا ہے معاذ کرخت انداز میں
بول کر رخ بدل گیا

تو یار تو یہ بھی تو دیکھ نہ نام سے کیا ہوتا ہے بھلا؟ کوئی بھی بدل سکتا ہے کونسا مشکل کام ہے یہ عجیب ہے یار اب کی بار
زیان تملسا گیا

زیان یہ وہ لڑکی نہیں ہو سکتی

بات مکمل کرنے کے بعد وہ خاموش ہو گیا مگر ایک خیال کے تحت پھر گویا ہوا

مگر یہ وہی لڑکی ہو بھی سکتی ہے
اور اگریہ وہی لڑکی ہے پھر تو بہت مزہ آئے گا معاذ حیدر خان کے جاندار قہقہے کی آواز سے مینشن گونج اٹھا

جبکہ زیان لب بھینج گیا۔

بانر مسکان کھول

حسب معمول فجر کی نماز ادا کر کے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے پیارے اللہ لوگ کہتے ہیں انسان کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ اس کے نصیب میں پہلے ہی لکھ دیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہوتی ہے وہی ہوتا ہے پیارے اللہ میرا دل اس بات کی نفی کرتا ہے جانتے ہیں آپ میں کیا سوچتی ہوں اگر نصیب کا لکھا ہی سب کچھ ہوتا اور وہی آپ کی مصلحت ہوتی تو دعا کا اختیار کبھی نہ ملتا آپ ایک ایسی چاہت کو ہمارے دل میں ڈالتے ہی نہیں جس کو آپ نے قبول نہ کرنا ہوتا ایسی دعا کے ساتھ آپ ہمیں اپنے در پہ بلاتے ہیں کیوں؟ میں نے پڑھا تھا تمہارا رب بہت ہی حیا دار ہے اس کو اپنے بندے کو خالی ہاتھ بھیجنے میں بہت حیا آتی ہے تو آپ اپنے در پہ ایسی دعا کے ساتھ بلاتے ہی نہیں اگر نصیب کا لکھا ہی سب کچھ ہوتا تو آپ نصیب کے آخری صفحے کو خالی چھوڑتے ہی نہیں

میرے اللہ میرا کوئی نہیں ہے

آپ کے علاوہ میرا ایمان ہوں آپ میری مدد کر دیں میں بہت اکیلی ہوں....

آنسوؤں سے ترچہ چہرے کو نازک ہتھیلیوں سے رگڑتے وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی نظر وال کلاک میں گئی تو پانچ بجنے میں چار منٹ کم تھے جب اوزائے کی بات یاد آئی

رول نمبر تھری: مس آدیں وہ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیے گا کیونکہ غلطی پر کوئی رعایت نہیں دی جاتی

کمرے سے باہر نکلتے وقت اس نے ایک نظر اپنے سر پہ پر ڈالیں

بانر مسکان کھول

بیلیو چیز پر وائٹ شرٹ جہاں سینے پر "پولو" نام کا لوگو بنا ہوا تھا

پاس پڑی چادر شانوں گرد لپیٹتے وہ کمرے سے باہر آئی تمام سروٹس اپنے اپنے کام میں مشغول تھے اتنے بڑے گھر میں صرف دو لوگ اوپر سے ان کی خدمت کے لئے درجنوں ملازمین توبہ ہے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ رومیصہ خاتون کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب ان کے کمرے سے کسی کی گفتگو کی آوازی سنائی دیں یا اللہ مطلب وہ ہٹلر جاگ رہا ہے؟

ہاتھ کے ناخن منہ میں چباتی اپنی اؤب چھپاتے وہ اندر داخل ہوئی اس دعا کے ساتھ کہ معاذ حیدر خان اندر نہ ہو آنکھ کھولنے پر اسے اپنی دعا کی قبولیت پر فخر ہونے لگا کیونکہ وہاں واقعی معاذ حیدر خان نہیں تھا بلکہ زیان فخر رومیصہ خاتون کے ساتھ کسی گفتگو میں مصروف تھا لیکن اب وہ دونوں اس کو دیکھ کر خاموش ہو چکے تھے ان کے چہرے کے تاثرات سے واضح تھا کہ وہ سنجیدہ موضوع پر گفتگو کر رہے تھے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ دیکھ ادیں وہ نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا اور رومیصہ خاتون کے قریب آئی

میں اب چلتا ہوں آنٹی معاذ آتا ہی ہو گا الوداعی کلمات کہتے زیان نے ایک پرکشش نظر آدیں وہ پر ڈالی اور باہر نکل گیا ادیں وہ نے قریب آکر ہاتھ کے سہارے رومیصہ خاتون کو بٹھایا پھر فز یو تھر اپی کی ایکسر سائز کروانے لگی اس تمام تر عرصے میں رومیصہ خاتون خاموشی سے اس کو دیکھتی رہی

کیا آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

بانر مسکان کتول

اڊيں وه كافي دير سے انكي سواليه نگاهوں كو غور سے ديكر رهى تھى جب بالآ خراب وجه پوچھ اُٹھى تھى

ٹھيك كهه رهى هو ميں واقعي كچھ پوچھنا چاهتى هوں يهاں آؤ ميرے پاس بيٹھو جي كهيه ميں سن رهى هوں تمهارا پورا نام كيا هے؟

اڊيں وه دراني

تمهارا تعلق پاكستان سے هے نا؟

جي هاں پاكستان سے هي هے...

مگر آپ يه سب كيوں پوچھ رهى هيں؟

اڊيں وه كو ان كے سوالات پر تشويش هونے لگى اُس كي بات كو نظر انداز كرتے هوءے وه ايك بار پھر گويا هوئى

كيا تمهاري شادي هو چكي هے؟

اب اس كو خاصا تعجب هوا

نهيں ايسا كچھ نهيهں هے
READERS CHOICE

مگر آپ يه سب كيوں پوچھ رهى هيں

ميري يه سمجھ نهيهں آرها

Page 37 of 216

بانر مسکان کھول

ادیں وہ کے آخری جواب پر رومیہ خاتون کے تاثرات بدلے

نہیں مجھے معاف کرنا میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی تم اتنے وقت سے ساتھ ہو تمہارے بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں تھی سوچا آج پوچھ لو مجھے اس طرح ذاتی سوالات نہیں پوچھنے چاہیے تھے مجھے معاف کر دو وہ شرمندہ سی ہو گئی شاید جس بات کو لے کر وہ خوف زدہ تھی وہ خوف اب دور ہو چکا تھا رومیہ خاتون کے جواب پر آبرو اچکا کر اثبات میں سر ہلاتی وہ ان کو دوا دے کر کمرے سے باہر نکلنے لگیں جب نظر سامنے سے آتے

معاذ حیدر خان پر رک سی گئی

بلیک فور پیس میں ملبوس

کانوں میں ایر پیس لگائے

غضب دھاتی سرمئی آنکھیں

ریسٹ وینچ ٹھیک کرتا وہ اس کے قریب ہی آ رہا تھا جو مبہوت سی کھڑی اس شہزادے کو دیکھ رہی تھی جسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے حُسن اس پر تمام ہو چکا ہو

ادیں وہ کو یوں ہنوز ساکت کھڑا دیکھ وہ لب بھینجتے وہیں رک گیا

بانر مسکان کھول

جب کہ وہ محترمہ دنیا جہاں سے غافل اس کو یک ٹک گھورنے میں مصروف تھی وقت کی سوئیاں اپنی رفتار سے بڑھ رہی تھی جب اس نے گلہ کھنکارا وہ یکدم بُدک کر پیچھے ہٹی
ادیں وہ کی حرکت پر معاز حیدر خان نے گہری نگاہ اس پر ڈالی
جو اپنی چوری پکڑی جانے پر سر جھکائے کھڑی تھی
کوئی شک نہ تھا کہ ادیں وہ دُرانی بھی حسن جیسی نعمت سے مالا مال تھی گہری نیلی آنکھیں نرم گدگد از گال کمان کے
طرح اُٹھی پلکیں۔۔۔

موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے وہ بارعب لہجے میں گویا ہوا

تمہیں یہاں اپوائن مجھے گھورنے کے لیے نہیں رومی کی کیئر کے لئے کیا گیا ہے

اس کا فقرہ سن وہ جیسے سلگ اُٹھی

خاصی خوش فہمی کا شکار ہے آپ مسٹر معاز مگر افسوس کے ساتھ میں اتنا بتا دو کہ مجھے آپ کو گھورنے میں کوئی دلچسپی
نہیں۔۔۔ اپنی بات مکمل کر کے وہ آنکھیں سُکیریں مقابل کھڑے نوجوان کو گھورنے لگی اس بات سے انجان کے
اگلے لمحے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے

جب ایک لمبا ڈگ برہتا وہ عین اس کے مقابل آیا

بانر مسکان کنگول

لمحہ بھر کی مہلت دیئے بغیر اس کا دایاں ہاتھ حصار کی صورت موڑ کر اس کی کمر کی جانب باندھا جبکہ ایک ہاتھ سے سختی سے اس کا منہ دبوچا

اس اچانک ہونے والے لمحے کے لیے وہ تیار نہ تھی ہوش سنبھالنے پر خود کو بے بس پایا کیونکہ اس کا وجود مکمل طور پر معاذ حیدر خان کی آہنی گرفت میں تھا درد کی شدت کو ضبط کرتے اس کی آنکھوں میں نمی واضح ہونے لگی جب کہ وہ خاموش کھڑے گہری نظروں سے اس کا ایک ایک رنگ ٹوٹ کرتے محفوظ ہو رہا تھا اتنا تو وہ جان چکا تھا کہ ادیں وہ اتنی آزاد منش نہیں ہے جتنی وہ ظاہر کرتی ہے اُن سرمئی نظروں کی تپش مسلسل خود پر محسوس کرتے ادیں وہ نظر جھکانے پر مجبور ہوتے خود کو آزاد کروانے کی مزاحمت کرنے لگی

"Bad move little girl"

ایک عجیب سا فقرہ کہتے وہ اس سے دور ہٹا گرفت سے آزادی ملنے پر وہ اپنی بکھری سانسیں بحال کرنے لگی اس سے پہلے وہ کوئی اور رد عمل ظاہر کرتی معاذ ہوا کی طرح اس کے برابر سے گزر گیا جب کہ اپنے ساتھ ہونے والی کارروائی پر وہ ساکت کھڑی رہ گئی

پیشانی پر موجود پسینے کی بوندوں کو انگلی کے پوروں سے صاف کرتی وہ خواب گاہ کی جانب بڑھیں جب موبائل پر نظر پڑھتے ہی یکدم چونکی دانیں کی نو مسد کالز اور کئی میسجز کی نو ٹیفیکیشن شو ہو رہی تھی اپنے ساتھ ہونے والے واقعے

بانو مسکان گبول

کو بھلا کر اُسے دانی کی فکر ہونے لگی اسنے فون ملا یا ابھی اگلی بیل ہی گئی تھی تو مقابل سمت سے داین گویا ہوئی اس کی آواز سے صاف واضح تھا کہ وہ سسک رہی تھی

دانی کیا ہوا تمہیں؟ تم کیوں رو رہی ہو؟ وہ فکر مند ہوتی گویا ہوئی

وہ آگیا عادی... وہ... اگیا....

عادی وہ۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ مس۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ وہ مجھے لے جائے گا۔۔۔۔۔ وہ مجھے۔۔۔۔۔ نہیں چھوڑے گا

کون لے جائے گا دانی تم کیا کہہ رہی ہو؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔!

عادی وہ۔۔۔۔۔

اس کا فقرہ مکمل نہیں ہوا تھا جب دانیل کی جانب سے خاموشی چھا گئی

ادیں وہ نے فون کی جانب دیکھا تو لائن کٹ چکی تھی اس نے دوبارہ فون ملا یا تو بے سود کیونکہ فون بند جا رہا تھا

ادیں وہ سر ہاتھوں میں دیے وہیں بیٹھ گئی

READERS CHOICE

بانر مسکان کھول

رنگ برنگی لائٹوں کی روشنی، تیز میوزک، ڈانس فلور پر موجود نوجوان ہوش و خرد سے بیگانہ نشے میں ڈھت ڈانس سٹیپس لینے میں مصروف تھے بہت سی لڑکیاں اسے دیکھ کر صرف آپہں بھر رہی تھی مگر کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اس کے قریب آتی جو دور ایک کونے میں بیٹھا کسی محلول کے گھونٹ بھر رہا تھا جب ایک شخص نے قریب آکر اس کے کان میں سرگوشی کی اس کی جانب سے اشارہ ملنے پر برٹن ہاتھ میں بریف کیس پکڑ کر اپنے تین ساتھیوں سمیت مقابل صوفے پر بیٹھا

"Here is the value of your hard work."

"یہ رہی تمہاری محنت کی قیمت"

برٹن کے جملے پر اس نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا پھر استہزیہ ہنسی ہنستا گویا ہوا

Hhhhhh, no one in the world has been born to value me...bad
move Mr ...

"دنیا میں آج تک کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو معاذ حیدر خان کی قیمت لگائے

برٹن لو سیفر دراصل کیکنٹس نامی گینگ کے لیڈر سمیت لو سیفر کا بھائی تھا یہ گینگ منشیات کی سمگلنگ کرتا تھا ساتھ ہی پاکستان سے اسلحہ اور لڑکیاں اغوا کر کے معاذ حیدر خان کے حوالے کی جاتی ویسے عام طور پر ان معاملات کی ڈیلینگ زیان کیا کرتا تھا مگر جب بھی برٹن اور سمیت معاذ سے ملنے کی خواہش کرتے تو وہ سامنے آتا

Page 42 of 216

بانر مسکان کھول

معاذ کے فقرے پر برٹن نے اپنی اؤب چھپاتے گلا کھکار و پھر الوداعی کلمات کہہ کر وہاں سے نکل گیا

جبکہ اُن تینوں کے یوں سرپٹ بھاگنے پر اس کے چہرے پر ستائش بھری مسکراہٹ نمودار ہوئی

موبائل سے زیان کا نمبر ملاتے وہ شوخ انداز میں گویا ہوا برٹن لو سیفر معاذ حیدر خان کی قیمت لگانے آیا تھا اُس کی ایسی قیمت لگنی چاہیے کہ دوبارہ کسی کی قیمت لگانے کے قابل نہ رہے

معاذ کے فقرے کا مفہوم سمجھتے زیان نے زوردار قہقہہ لگایا فون کان سے ہٹا کر اس نے ایک بار پھر آنکھیں موند لی جب اچانک وہ حسیں چہرہ دھندلا سا چھایا زیر لب اس نے نام پکارا

"دیں وہ" دوبارہ فون اٹھا کر اس نے پاکستان کو کال ملائیں جہاں احمر نامی بندہ اس کا خاص وفادار تھا

ادیں وہ رومیصہ خان کے مقابل بیٹھی رسالے میں لکھی کوئی کہانی با آواز بلند سنار ہی تھی جس پر وقفے وقفے سے وہ دونوں ہی قہقہے لگا رہی تھی جب ادیں وہ کی نظر کہانی سے ہٹ کر اچانک دوسرے صفحے پر گئی جہاں معاذ حیدر خان کی تصویر لگی تھی وہ ساکت بیٹھی اس تصویر پر ہاتھ پھیرنے لگی ادیں وہ کو خاموش دیکھ رومیصہ خاتون نے بند آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا جو ہنوز خاموش سی بیٹھی رسالے کو گھور رہی تھی اس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے انہوں نے رسالے میں جہانکا جہاں معاذ کی تصویر دیکھ ان کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نمودار ہوئی اس کی تصویر بُھی اخباروں اور خبروں کی زینت بنی رہتی ہے رومیصہ خان کے مخاطب کرنے پر وہ ہوش کی دنیا میں آئی

بانر مسکان کنگول

میرا بیٹا بہت نرم دل ہے خدمتِ خلق کا جذبہ دن بدن اس میں پروان چڑھ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ خدا نے اس کو اتنی شہرت سے نوازا ہے

رومیہ خاتون اپنی ہی رو میں اپنے بیٹے کی شان میں پھول برسا رہی تھی جبکہ ادیں وی ان کے بیٹے کی صبح والی حرکت یاد کر کے آنکھیں گھما گئی

ادیں وہ کایوں منہ بسور نہ رومیہ خاتون سے چھپ نہیں سکا جب وہ ایک بار پھر گویا ہوئی ہاں مگر میں یہ بھی جانتی ہوں کہ وہ انتہائی گرم مزاج ہے وہ بچپن میں ایسا نہیں تھا حتیٰ کہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد بھی وہ خاصا نرم دل تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے مزاج میں بھی سختی آتی گئی کیا میں جان سکتی ہوں کہ آپ کا بیٹا اتنا سخت مزاج کیوں ہے؟ تجسس کی خاطر دل میں آتا سوال وہ رومیہ خاتون سے کر بیٹھی اُس وقت ہم پاکستان میں مقیم تھے حیدر خان بھی حیات ہے معاز.....

ابھی انکا جملہ مکمل نہ ہوا تھا جب معاز حیدر خان نے تقریباً
میں گرجدار آواز میں انکو پکارا "رومی"

گرجدار آواز نے اُن کے لب رو کے ادیں وہ اور رومیہ خاتون دونوں ہی دروازے کی جانب متوجہ ہوئیں

بانر مسکان کھول

جہاں معاذ حیدر خان چہرے پر سخت تاثرات لیے ادیں وہ کو گھور رہا تھا گلے ہی لمحے رومیہ خاتون کی آرام گاہ کے قریب آکر وہ گویا ہوا

رومی میں نے کتنی بار کہا ہے لوگوں کو انکی اوقات میں رکھا کریں!..

اور تم... تمہیں رومی کی کتیر کے لئے رکھا ہے یا کڑے مردے اکھاڑنے کے لیے؟

معاذ کہ یوں آبروریزی کرنے پر اس کی آنکھوں میں نمی ابھر آئی

تہجج معاذ یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟ رومیہ خاتون قدرے حیرانی سے گویا ہوئی

رومی "فورگوڈسک" بس کر دیں

آپ جانتی نہیں ہے ایسے لوگوں کو...

کیا بھول گئیں کچھ عرصہ پہلے بھی ایک میڈ نے ہماری نجی معلومات جا کر میڈیا میں بتائی تھی جو کتنا عرصہ خبروں کی

زینت بنی رہی تھی کتنے سکینڈلز بنے تھے جہاں اپنے لئے لفظ "میڈ" سن کر وہ سکتے میں تھی وہی اپنے اوپر شک کیے

جانے پر وہ سٹپا اٹھی

READERS CHOICE

اب یہاں کھڑے کھڑے میرے غصے کو ہوا مت دو "جسٹ گیٹ لوسٹ"

بانر مسکان کھول

انفِ اِز انْف میں لعنت بھیجتی ہو آپ پر اور آپ کی اس جاب پر اگر آپ مجھے پے کر رہے ہیں تو اس کے بدلے میں آپ کو اپنا وقت دے رہی ہوں پوری ایمانداری سے اپنی ڈیوٹی پوری کر رہی ہو میں آپ کی کوئی زر خید غلام نہیں ہوں کہ آپ کا حبیب دل چاہے گا میرے ساتھ بے ہو کریں گے

مجھے کوئی دلچسپی نہیں اس فضول جاب میم آئیم سوری مگر میں اب اور اپنی انسلٹ برداشت نہیں کر سکتی اب کی بار وہ رومیہ خاتون سے مخاطب تھی جو التجائی نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی اور ہاں مسٹر معاذ آپ...

ایک بات اور اب کی بار آپ جس کو اس جاب پر اپوائن کریں

کوشش کیجئے گا اس کے منہ میں زبان نہ ہو اور نہ ہی وہ سننے کے قابل ہو کیونکہ کوئی نارمل انسان تو آپ کے اس مینشن میں کام نہیں کر سکتا "اوریڈ کیولس"

بات مکمل کر کے وہ دروازے کی جانب بڑھی جب کسی خیال کے تحت واپس پلٹی ویسے مجھے یہ بات جان کر کافی حیرت ہوئی کہ معاذ حیدر خان کی پانچوں انگلیاں برابر ہے

انٹر سٹنگ ویری ویری انٹسٹنگ

READERS CHOICE

کوئی بات میڈیا کو بتاؤ یا نہ بتاؤ یہ تو لازمی بتاؤ گی

بانر مسکان کھول

شوخی فقرہ اس کی جانب اُچھالتے وہ اُستہزیہ ہنسی ہنستے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جب کہ مقابل کھڑا وہ شخص اس کے نظروں سے او جھل ہو جانے کے بعد دلجمی سے رومیہ خاتون کی جانب مڑا جو گہری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں وہ جانتی تھی کہ یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیغام دے رہی ہے

وہ رومیہ خاتون کا کمر ٹھیک کرتا دروازے کی جانب پلٹنے لگا جب انہوں نے اس کی کلائی نرمی سے پکڑی معاذ پلیر (شی از انوسنٹ) رومیہ خاتون کی بات پر وہ شوخی انداز میں مسکرایا ان کی پیشانی پر لب رکھتے وہ اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گیا

رومیہ خاتون کے کمرے سے نکل کر وہ سیدھی اپنے کمرے میں آئی تھی غصہ جیسے سرچڑھ کر بول رہا تھا بنا وقت ضائع کئے اپنا ذاتی سامان بیگ میں ٹھونس کر وہ عقبی حصے کو عبور کرتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جبکہ دوسری جانب وہ مسلسل دانیل کو فون ملارہی تھی مگر بے سود جب سے اس کی کال آئی تھی اس وقت سے دوبارہ اس سے رابطہ نہیں ہوا تھا اب اس سے وہی جا کر ملاقات ہوگی

ڈاؤن ٹاؤن مینشن کو عبور کرتی وہ مرکزی دروازے کی جانب رُکی جہاں

زیان اور معاذ حیدر خان دونوں ہی اس کی جانب متوجہ تھے

بانر مسکان کھول

عقبی حصے سے ہوتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھی وہ مسلسل دانیں کو فون ملار ہی تھی مگر بے سود جب سے اس کی کال آئی تھی اُس وقت سے دوبارہ اس سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا اب اس سے وہیں جا کر ملاقات ہوگی

ڈاؤن ٹاؤن مینشن کو عبور کرتی ہوں وہ مرکزی دروازے کی جانب رُکی جہاں زیان اور معاذ حیدر خان دونوں ہی اس کی جانب متوجہ تھے جب کہ وہ محترمہ ان کو نظر انداز کرتی شانے اشکاتے کیب کی جانب بڑھ گئی جو وہ پہلے ہی بک کر واچکی تھی

ادیں وہ کے انداز پر جہاں معاذ حیدر خان کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نے رقص کیا تھا وہیں زیان نے ایک ملامتی نظر اس بیوقوف لڑکی پر ڈالی جو آنے والے طوفان سے انجان مطمئن تھی وہ دونوں اس کو تب تک دیکھتے رہے جب تک وہ کیب ان کی آنکھوں سے او جھل نہ ہو گئی

~~~~~

("زبیل سرائے" دبئی)

وہ پورے وثوق کے ساتھ اپنی کرسی پر بر جُمان تھا آج یہاں سعودی شیخ کے ساتھ افتتاحی پروجیکٹ کی ڈسکشنز جاری تھیں تین برس بعد آج یہ معاہدہ طے پایا تھا وہ سعودی عرب میں اپنی شوگر میلز کے لیے اب تک کئی ملین ڈالر سے زائد رقم ادا کر چکا تھا تین سال بعد بالآخر اس کی زندگی کا اہم مقصد پایہ تکمیل کو پہنچا تھا

Page 48 of 216



## بانر مسکان کھول

معاذ خان مبارک ہو تمہیں آخر کار یہ پروجیکٹ تمہارے نام ہوا میں نے کافی چرچے سن رکھے تھے کافی جتن کئے ہیں تم نے اس پروجیکٹ کے لیے۔۔

جی بالکل ٹھیک سنا ہے آپ نے اگر کوئی چیز میرے دل کو بھاجائے تو میں ہر صورت اس کو حاصل کر کے اپنی ملکیت بناتا ہوں اور اگر کوئی چیز مجھے نہ ملے تو میں اس کو کسی اور کے قابل بھی نہیں چھوڑتا

عنابی سرخ لبوں پر قاتلانہ مسکراہٹ ڈوری جبکہ سرمئی غمناک گہری آنکھوں میں سرتاثرات تھے ہاہا ہاینگ مین ٹھیک کہا یاد ہے مجھے وہ چند برس پہلے والا واقعہ جس فیکٹری میں اچانک آگ بھڑک اٹھی تھی کہیں نہ کہیں اس میں تمہارا نام بھی شامل تھا

اوف ہوووو بس کر دے شیخ صاحب سنا ہے آپ کی شگر آجکل ہائی رہتی ہے یہ نہ ہو کہ کسی غم کی زد میں آکر ایکسٹریم لیول تک پہنچ جائے اب کی بار زیان نے مخاطب کیا تھا۔۔ جس پر شیخ لب بھیج گیا ابھی گفتگو جاری ہی تھی کہ اوزائے اجازت طلب کرتے اس کے پاس آئی

میٹنگ تقریباً اپنے اختتام پر تھی جب معاذ حیدر خان کے اشارہ کرنے پر زیان اُن سب کو لے کر باہر نکلا ادیں وہ کے جانے کے بعد اوزائے نے اس کے روم کو کلیر کروایا تھا جس کے نتیجے میں صفائی کے بعد ان کو ایک فائل ملی تھی اور وہ فائل لے کر اوزائے اب معاذ حیدر خان کے مقابل موجود تھی

## بانر مسکان کھول

وہ فائل اس کے مقابل رکھیں اور روم سے نکل گئی چند سیکنڈ وہ بغور اس سیاہ فام فائل کو دیکھتا رہا پھر ہاتھ بڑھا کر فائل کھولنی شروع کی جیسے جیسے وہ فائل کے صفحوں کو پلٹ رہا تھا ویسے ویسے آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں ابھی وہ سوچ کے صحرا میں گم ہی تھا کہ اچانک اوزائے بوکھلائی ہوئی بنا اجازت اس کے کمرے میں آئی زیان بھی اس کے ساتھ آیا ان دونوں کے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سنجیدہ تھے معاذ کی سوالیہ نگاہوں کو جانچتے ہوئے وہ ہمت کرتے گویا ہوا

"معاذ وہ آئی نہیں"

باقی الفاظ جیسے منہ میں ہی دم توڑ گئے

"ایک دن بعد"

آج رومیسہ خاتون کا سوئم تھا پچھلے روز بلیڈ پریشریول خطرناک حد تک بڑھ جانے کی صورت میں ان کو ہارٹ اٹیک آیا تھا شاید ان کا وقت اتنا ہی مقرر تھا اور وہ اس فانی دنیا سے کوچ کر گئیں

زیان ایک ضروری کام نمٹا کر ڈاؤنز ٹاؤن مینشن پہنچا اوزائے کی رہنمائی سے وہ معاذ حیدر خان کی کمرے میں آیا چند سیکنڈ کے لئے اس کے قدم دروازے پر ہی تھم گئے سامنے روکنگ چیمبر پر بیٹھا وہ دی گریٹ بزنس ٹائیکون معاذ حیدر خان نہیں کوئی بکھرا ہوا شخص معلوم ہو رہا تھا سگریٹ کی بہت سی خاک زمین پر پھیلی اس بات کا اعتراف کر رہی

## بانر مسکان کنگول

تھی کہ وہ ٹوٹ چکا تھا زیان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا جب وہ چونکنا سرمئی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھی  
زیان رومی یار رومی وہ مجھے اکیلا چھوڑ گئی

وہ مجھ سے ناراض تھیں اور یہی خاموشی سے چلی گئیں

یار انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گئیں

زیان وہ پھر بھی مجھے چھوڑ گئیں

2 دن پہلے۔۔ وہ فون پر سرگوشی کرتے انداز میں پلٹا جب اپنے مقابل رومی صہ خاتون کو ویل چیئر پر پایا وہ سخت  
تاثرات لیے اس کو بغور دیکھ رہی تھی جب وہ سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھتے گویا ہوا  
کیا کچھ کہنا چاہتی ہیں آپ مجھ سے؟

ہاں میں کہنا چاہتی ہوں ان کا انداز اور لہجہ خاصہ سنجیدہ تھا

معاذ میری بات سنو میں نے آج تک تمہیں کسی معاملے میں نہیں ٹوکا مگر میں آج تمہیں سختی سے کہہ رہی ہوں تم اس  
لڑکی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گئے  
تم میرا یہ حکم سمجھ لو یا پھر درخواست

READERS CHOICE

## بانر مسکان کنگول

رومی میں چاہتا ہوں آپ میرے معاملات میں نہ بولے مجھے میرے معاملات میں بولنے والے بالکل پسند نہیں ہے  
میں آپ کا احترام کرتا ہوں آپ کا مرتبہ میں جانتا ہوں

لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ آپ میرے نجی معاملات میں بولے  
تمہارے نجی معاملات کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ میں اور تم کب ایک دوسرے سے جدا ہوئے؟  
رومی میں کسی بھی قسم کی بحث نہیں کرنا چاہتا یہ آپ کے آرام کا وقت ہے آپ آرام کریں  
دو ٹوک انداز میں وہ اپنی بات مکمل کرتے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا  
حال۔

وہ مجھ سے ناراض تھی زیان اوریوں ہی خاموشی سے چلی گئی یار رومی نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ مجھے کبھی اکیلا نہیں  
چھوڑے گئیں زیان وہ پھر بھی مجھے چھوڑ گئی

چند سیکنڈ وہاں ساکت خاموشی چھائی جب یکدم اپنی جگہ چھوڑ کر وہ چلاتا ہوا کھڑا ہوا "ادیں وہ" وہ صرف ایک نام  
اس کے لبوں پر آیا تھا جب سٹخ نسیم اسکی آنکھوں میں اُبھری سختی سے لات روکنگ چیئر پر رسید کرتا وہ بالکنی کی  
جانب بڑھا پاکستان میں موجود احمر کو ایک بار پھر فون ملاتے وہ دانت پیس کر گویا ہوا "ادیں وہ درانی"

"I want her back"

زیان کی پیشانی پر پسینہ سے عرق آلود تھی دماغ نے جیسے کام کرنا چھوڑ دیا تھا جب احمیت کا خیال آنے پر اس نے فون اٹھایا

پاکستان آنے کے بعد اس کا اب تک دانیں سے رابطہ نہیں ہوا تھا اس کے گھر پر بھی تالا تھا جب پڑوسی سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ اپنی بیٹی کو لے کر گاؤں چلے گئے ہسپتال سے شان کی تمام تر پروگریس جاننے کے بعد وہ واپس گھر آئیں ہاتھ لینے کے غرض سے وہ کلو سیٹ سے آرام دہ نائٹ سوٹ نکال کر فریش ہونے چلی گئی

کندھے سے نیچے تک آتے گیلے بالوں کو جھاڑتی وہ کچن میں سینڈوچ میکر میں پیس لگاتے واپس کاؤچ پر آکر بیٹھی ٹی وی آن کیا تو ہر طرف دی گریٹ بزنس مائیکون معاز حیدر خان کی والدہ رومیہ خاتون کی وفات کی خبریں چل رہی تھی

حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا کل تک وہ بالکل صحیح سلامت اس کی آنکھوں کے سامنے تھیں اور آج اچانک یہ سب وہ ابھی اپنی ہی سوچ میں گم تھی کہ اچانک ٹیرس پر کسی کے کودنے کی آواز آئی اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتی



بانہ مسکان گول

چھ سے آٹھ کی تعداد میں آدمی سوشل آیریا میں داخل ہوئے ان کی حالتوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کوئی شریف لوگ نہیں ہے ادیں وہ ہکا بکا سانس رو کے ان کو دیکھ رہیں تھی جن کے چہروں پر مائے خیر مسکراہٹیں تھیں

جب ان میں سے ایک نے آگے برہ کر دروازہ کھولا ایک ویل ڈریس نوجوان چہرے پر سے سن گلاس اتارتا شوخ چال چلتا دیں وہ کے مقابل پڑے کاؤچ پر آکر ٹانگ پر ٹانگ سجا کر بیٹھا

"کیوں بھا بھی جان سفر کی تھکان لگتا ہے اب تک اُتری نہیں ہیں آپ کی

وہ اس کے کبجول حلّیے پر ٹونٹ کرتا شوخ انداز میں بولا

"Shut up jxt shut up"

[illegible]

فقرہ مکمل کر کے اس نے جاندار قبضہ لگایا جس پر اس کے ساتھیوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا

# READERS CHOICE

سینس آف ہیومر کافی لو ہے آپ کا یہ بھی بھلا کوئی سوال ہوا ظاہر ہے بھابھی جی پیروں سے چل کر آئے

## بانر مسکان کھول

فقرہ مکمل کرتے اس نے جاندار قہقہہ لگایا جس پر اس کے ساتھیوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا قہقہوں کی گونج پورے فلیٹ میں گونج رہی تھی جس پر آدیں وہ خود میں سمٹی جا رہی تھی باعثِ خوف آنکھوں میں نمی واضح ابھر آئی تھی اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ وہ شخص مصنوعی دانت دھنٹا اپنے آدمیوں کو چُپ کر اگیا لمحے بھر کا انتظار کیے بنا فلسفیانہ انداز میں موضوع بدل کر پھر ادیں وہ سے گویا ہوا

جی تو بھابھی جی مدعے کی بات پر آتے ہیں دراصل ہم ہیں آپ کے براتی آپ کا کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہا ہے تو تھوڑی تکلیف کے لئے معذرت مگر آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا اس سے پہلے ادیں وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتی اس شخص کے اشارہ کرنے پر ایک شخص نے کلوروفارم سے بھرا دمال ادیں وہ کے منہ پر رکھا ان چند لمحوں کے کھیل میں وہ سنبھل بھی نہیں پائی تھی اور ہوش و خمر سے بیگانہ گہری نیند سو گئی

~~~~~

ادھ کھلی آنکھوں سے وہ کمرے کو پہچانے کی کوشش کر رہی تھی بہترین فرنیچر سے آراستہ وہ کوئی بیڈروم تھا وہ یکدم اٹھ بیٹھی اپنا مکمل جائزہ لینے کے بعد راہِ فرار ڈوھونے لگی جب نظر دروازے پر گئی لمحے کا انتظار کیے بنا وہ دروازے کی جانب لپکی مگر بے سود دروازہ باہر سے لاک تھا وہ قدر بے بسی سے شکست خوردہ قدم اٹھاتی واپس آرام گاہ کی جانب آئی بعض اوقات کچھ ایسی حقیقتیں ہمارے سامنے ہوتی ہیں جن پر ہم موجود ہو کر بھی یقین نہیں کر پاتے یہی حال ادیں وہ کا تھا

بانر مسکان کھول

اپنے حقیقتِ حال پر اس کو کسی صورت یقین نہیں آ رہا تھا سو چو کہ صحرا میں گم وہ سر بیڈ کر اؤن سے ٹکا کر آنکھیں
موند گئی وقت اپنی رفتار سے گزر رہا تھا اور یوں چند گھنٹوں بعد ایک ٹھٹکے کی آواز آئی اس نے نیم وا آنکھیں کھولیں
جب نظر سامنے کھڑے وجود سے ٹکرائی جس کی پشت اویں وہ کی جانب تھی وہ شاید الماری کے دراز میں کچھ ٹٹول
رہا تھا تنہا کمرے میں ایک انجان شخص کے ساتھ خود کو تصور کر کے کپکپی سی اس کے وجود میں ڈوری خود کو کمپوز کرتے
بنا آواز نکالے اس نے قدم سائڈ ٹیبل کی جانب بڑھائے فی الحال اپنے بچاؤ کے لیے اس کو سامنے پڑا گلہ ان ہی غنیمت
لگائے آواز قدم اٹھاتے ابھی وہ اس گلہ ان کے قریب ہی پہنچی تھی جب یکدم پیچھے میں لگا بٹن بیڈ شیٹ میں پھنسنے پر
پیروں میں دباؤ آیا اس ہلکے سے دباؤ پر اویں وہ کی فلک شگاف چیخ نکلی بعض اوقات ہم کسی خوف کے سحر میں ایسے
جکڑے ہوتے ہیں کہ ہوا کا زور بھی ہمیں خوفزدہ کر دیتا ہے یہی کچھ اویں وہ کے ساتھ بھی ہوا تھا اس کی چیخ سن سامنے
کھڑے شخص نے اچانک مڑ کر دیکھا وہ جو اپنی کم عقلی پر ہاتھ لبوں پر دیے کھڑی تھی مقابل کا چہرہ دیکھ کر آنکھیں
پھٹی کی پھٹی رہ گئیں چند لمحوں سے بھی کم وقت لگا تھا اس شخص کو سارا ماجرہ سمجھنے میں

جب بے ساختہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا پاس پڑے ٹیبل پر کاغذات رکھ کر جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ
اویں وہ سے چند قدم کے فاصلے پر رُکا جو نہ سمجھی سے اس کو گھورنے میں مصروف تھی ماحولے میں پھیلی ساکت
خاموشی کو توڑتے وہ گویا ہوئی (مسٹر زیان) معاذ حیدر خان کے دوست... اویں وہ کے پہچانے پر ایک بار پھر اس
کے لب پھیلے جب ایک قدم اور اس کے قریب بڑھاتے وہ گویا ہوا

بانر مسکان کنگول

زیان فخر

زرینے عارف کا شوہر

فقرہ مکمل کر کے ایک شوخ مسکراہٹ چہرے پر سجائی گئی تھی جبکہ آدیں وہ اب بھی نہ سمجھیں کے تاثرات لیے اس کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے زیان نے ٹیبل سے پیپراٹھا کر اس کی ہتھیلی میں رکھے بے تاثر اس نے کاغذات پر نظریں گھمانی شروع کی جب نظر ایک خاکے پر رُکی

والد عارف درانی

والدہ مریم درانی

بلاشبہ یہ نکاح نامہ اداں وہ اور زیان کا تھا اب کی بار ایک کے بعد ایک رنگ اس کے چہرے پر آ رہا تھا جب کہ وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی اس کی کیفیت کو سمجھتے زیان نے نرمی سے اسے شانوں سے تھام کر آرام گاہ پر بٹھایا ہاتھ سے نکاح نامہ لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے کر سی اٹھا کر اداں وہ کے مقابل رکھی نرمی سے اس کے دودھیا ہاتھ سہلاتے وہ گویا ہوا آئی نو یہ بہت ڈیفیکٹ ہے اور اس سب کو ایکسپٹ کرنا تمہارے لئے اور بھی زیادہ ڈیفیکٹ ہوگا لیکن ڈیر اس آل ٹرو ہمارے والدین نے بچپن میں ہمارا نکاح کرایا تھا کک کیا مطلب؟ کس قسم کی بات ہے یہ؟ میں کیسے یقین کرو؟ اور کیوں یقین کرو آپ کا؟

بانر مسکان کھول

اب کی بار وہ ہوش میں آتے خاموشی توڑتی گویا ہوئی اسکے لہجے میں بلا کی افسردگی تھی ایک شکوہ سا تھا اس کی نظروں میں زیان نے ایک گہری اہ بھر کے ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئی لٹ کو چھیڑا جس پر وہ ہلکی سی کسمپائی پر نسسز میں نے کہا نا کہ میں جانتا ہوں یہ سب اتنا آسان نہیں

لیکن ٹرسٹ می یہ سب سچ ہے

جانتا ہوں جس انداز میں تمہیں یہاں لایا گیا ہے وہ ٹھیک نہیں تھا مگر میرے لیے تمہاری جان بہت اہمپورٹنٹ ہے میں کمپرومائس نہیں کر سکتا

Bcz now uhh are my responsibility

زیان کا ہر انداز اور لہجہ اتنا نرم و مودب تھا کہ بے ساختہ وہ اپنے ہاتھ چھڑوائے بغیر ہی اسے سنتی گئی ادیں وہ کے یو بغور دیکھنے پر زیان کی نظروں میں شرارت ناپچی آخر کو وہ اس کے نکاح میں تھی وہ اس پر پورا حق رکھتا تھا جب بے ساختہ اس نے کو ادیں وہ کو اسی ہاتھ سے پکڑ کے اپنی جانب کھینچا اس اچانک ہونے والی افتاد کے لیے وہ تیار نہ تھی جب کسی کٹی پتنگ کی طرح اس کے کشادہ سینے سے جا لگی جبکہ زیان نے ایک ہاتھ دائرے کی صورت اس کے کمر کے گرد باندھا اور ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ قابو کئے وہ مکمل اس کی آہنی گرفت میں جکڑی ہوئی تھی

ادیں وہ ضبط کی انتہا کو پہنچتے سلگ اٹھی تھی اس کی کمر سے اپنے ہاتھ ہٹاتے زیان نے انگلیاں اس کے بالوں میں پھنسا کر اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا اُس سحر انگیز ماحول میں وہ اپنے تشنہ لب اس کے ہونٹوں پر رکھ کر خود کو

بانر مسکان کھول

سیراب کرنے لگا جبکہ اس کی کاروائی پر ادیں وہ پوری جان سے لرزا ٹھیں ان کے انداز میں نرمی تھی مگر پھر بھی اس کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی

ادیں وہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہو رہی تھی انفکاک کرانے کی جدوجہد میں اب اس نے مچلنا شروع کیا وہ جواب تک کسی سحر میں قید تھا ادیں وہ کہ یوں حرکت دینے پر نرمی سے اُسے خود سے الگ کیا جس پر وہ خود کو سنبھالتی آرام گاہ پر بیٹھتے بکھری سانسیں بحال کرنے لگی اگلے ہی لمحے خود کو کمپوز کرتے اس نے سرخ انگارہ نظروں سے زیان کو دیکھا جو اس کے ہر رنگ سے محفوظ ہو رہا تھا زیان کی آنکھوں میں کہیں بھی از نہیں بلکہ محبت کی رمت تھی عنابی لبوں پر پُرکشش سی مسکراہٹ موجود تھی مگر اُس کے چہرے کے تنے ہوئے نقوش نے ادیں وہ کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھنا چاہتے ہوئے بھی ادیں وہ نے نظریں جھکا لیں جس پر وہ لب بھینختے گویا ہوا

"ٹیک اٹ ایسی سویٹ ہارٹ" میں اپنی حدود جانتا ہوں حالانکہ میں بخوبی اپنے حقوق بھی جانتا ہوں لیکن فی الحال تمہارے پاس وقت ہے میں رشتوں میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں مگر یہ چھوٹی موٹی گستاخیاں آپ کو برداشت کرنی پڑیں گی۔۔۔ زیان کے لہجے میں کہیں بھی سنجیدگی نہیں تھی بلکہ ہر لفظ میں ناچتی شرارت واضح تھی بنا نظریں اٹھائے وہ گویا ہوئی

بانر مسکان کھول

مجھے گھر جانا ہے ادیں وہ کے جملے پر اس نے ایک آبر و اچکائی دینے عادی میں نے پہلے ہی سمپل بات کی تھی تمہاری سیفٹی میرے لئے بہت اہم ہے اور تم اُس گھر میں سیو نہیں ہو اور ویسے بھی جتنا میں جانتا ہوں کیا کہتے ہیں؟؟؟ وہ؟ ہاں! لڑکی کا اصل گھر اس کے شوہر کا ہی ہوتا ہے اور جب کہ اب تم میرے اور اپنے رشتے کی حقیقت جان چکی ہو سو اس بیڑ کے اس رشتے کو جلد از جلد ایکسپٹ بھی کر لو زیان کے یونار مل انداز میں اتنی بڑی ڈیمانڈ سن وے تمللا کر اپنی جگہ چھوڑتی اس کے مقابل کھڑی ہوئی

شکایت کرتے بھی تو کیا کرتے

ایک سحر سا تھا تیری آنکھوں میں

زیان بے خود سا اس حسین لڑکی کی دودھیا چہرے پر چمکتی نیلی آنکھوں میں جھانکنے لگا جہاں بلا کی سنجیدگی تھی مسٹر زیان فخر آپ نے اپنا اور میرا تعلق متعارف کر آیا اور میں نے جان لیا لیکن فی الحال آپ کے ساتھ میں نہیں بلکہ کسی صورت نہیں رہ سکتی اوّل تو اس سب کو تسلیم کرنے کے لئے مجھے وقت کی ضرورت ہے اور دوسری بات بقول آپ کے میں فلحال آپ کی منکوحہ ہو تو اس لحاظ سے آپ فی الحال مجھ پر کوئی ڈسٹرکشنز نہیں لگا سکتے میں ابھی اور اسی وقت گھر جانا چاہتی ہوں اُس کے لہجے میں جہاں ضد تھی وہی ایک التجا بھی تھی مگر ادیں وہ کی بات مان کر وہ اس کی جان کا رسک نہیں لے سکتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معاذ حیدر خان اس کو ہر صورت ڈھونڈ کر نکال سکتا ہے مگر خود زیان کے گھر میں اس کو کبھی نہیں سوچ سکتا تو فی الحال ایک یہی جگہ تھی جہاں وہ محفوظ تھی وہ چند سیکنڈ یوں ہی خاموشی

بانر مسکان کھول

سے بغور اُس کا چہرہ دیکھتا رہا جہاں سوکھے آبِ چشم کے نشانات واضح تھے سرخ پڑھتی ناک اور آنکھیں وہ اپنے ہر روپ سے زیان فخر کا دل بے ایمان کر رہی تھی لیکن فی الحال وہ ادیں وہ کو زیادہ تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے نرمی سے اسے شانوں سے تھام کر ایک بار پھر آرام گاہ پر بٹھایا پاس پڑا کمر ٹھیک سے اڑاتے وہ پلٹنے لگا جب نہ سمجھیں سے ادیں وہ چلائی

یہ یہ کیا؟ آپ کو سمجھ نہیں آتی؟
میں نے کہا میں گھر جانا چاہتی ہوں
میں....

اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتی لمحے بھر میں اس نے ایک ہاتھ اسکے منہ پر اور دوسرے ہاتھ سے اسکی تھائے پر زور دیا
اب کی بار چہرے کے تاثرات پہلے سے انتہائی حد تک برعکس تھے تھے لب سکیرے چہرے پہ پتھر یلے تاثرات
نمایاں تھے don't uhh dare

اگر میں اپنے انداز میں سمجھانے پر آگیا نہ تو تم کچھ بھی سمجھنے کے قابل نہیں رہوں گی اب میں کچھ کام نمٹا کر رہا ہوں
پھر ساتھ ڈنر کریں گے نرمی سے اس کے گال پر تھپتھپا کر وہ لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ دوسری جانب وہ ہاتھوں میں منہ چھپائے اپنی سسکیاں روکنے لگی ایک طوفان سا تو آیا تھا اس کی زندگی میں ایسا نہیں تھا کہ وہ اس رشتے کو قبول کرنا ہر گز نہیں چاہتی تھی بلکہ یہ قرب اس بات کا تھا کہ اس کے ماں باپ اور بھائی نے اتنی بڑی

بانر مسکان کھول

حقیقت اتنے سالوں سے اس سے چھپا کر رکھی اس کو انجان رکھا دل میں موجود بھر اس کو آنسوؤں کی مدد سے نکال کر اس نے گہری آہ بھری جیسے خود میں سکون اُتار رہی ہو ایک نظر سامنے لگی و سل مرر میں خود کو دیکھا چند گھنٹوں میں ہی وہ اجڑی اجڑی سی محسوس ہو رہی تھی بالوں کا ڈھیلا جوڑا بناتے وہ فریش ہونے چلی گئی

"دبئی" (ڈاؤن ٹاؤن مینشن)

بل شٹ کیسے غائب ہو گئی وہ؟

دماغ خراب تو نہیں ہے تمہارا وہ جو کیسین میں لیپ ٹاپ میں مصروف کے ایر پیس کے ذریعے احمر سے مخاطب تھا اس کا جملہ سن کر ٹھٹک کر رہ گیا زندگی میں دوسری بار اس کو شکست ہوئی تھی جو اس کو کسی قیمت منظور نہیں تھی

24 گھنٹے ہیں تمہارے پاس مجھے اسکی خبر چاہیے ورنہ تمہاری میت کو کندھا دینے والا کوئی نہیں ہوگا

حقارت کے کلمات ادا کرتے اس نے فون ٹیبل پر پڑکا دو انگلیوں کی مدد سے وہ اپنی کنپٹی دبائے لگا آنکھیں موند لی پر

ایک بار پھر وہ چہرہ اس کی آنکھیں موندنے پر ایک بار وہ چہرہ سامنے لہرایا

ضبط کی شدت سے لب آپس میں پیستے اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی میں تمہیں دنیا کے آخری کونے سے بھی

ڈھونڈ نکالوں گا تم جتنا مجھ سے دور بھاگو گی میں اتنا تمہیں اپنے قریب لاؤ گا

وہ کمرے میں داخل ہوا تو خالی کمرہ دیکھ چند لمحوں کے لیے ٹھٹکا مگر جب نظر ہاتھ روم کے دروازے پر گئی تو ایک ستائش بھری مسکراہٹ اس کے چہرے پر نمودار ہوئی ہاتھ میں موجود بیگز سے سامان نکال کر وہ بیڈ پر رکھنے لگا جب ادیں وہ اپنے ہی دُھن میں چلتی باہر آئی شفاف چہرے پر پانی کے قطرے اب بھی موجود تھے زیان نے ایک سرسری نظر اس پر ڈالی جو قدم روکے وہی کھڑی تھی اتنا

دور کیوں کھڑی ہو یہاں آؤ.... اُپری لب دانتوں میں چباتے وہ اس سے دو قدم کے فاصلے پر رُکی چند سکینڈ ٹیہی خاموشی سے کھڑے وہ اس اکیس سالہ لڑکی کو سنجیدگی سے دیکھتا رہا جو لب دانتوں میں دبائے نظریں جھکائیں کسی مجرم کی طرح کھڑی تھی سرنفی میں ہلا کے اس نے نرمی سے ادیں وہ کی کمر کے گرد بازو حائل کیے اس اچانک ہونے والی کاروائی پر وہ یکدم سٹیٹائی تم تو ایسے اُچھل رہی ہو جیسے میری قربت میں تمہیں کرنٹ لگ رہے ہو یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑیں مجھے اوووو ہو ڈیر یہ تو الزام ہے مجھ پر میرے ہاتھ تو تمہاری اس نازک کمر پہ بندھے ہیں میں بھلا کیا کر سکتا ہوں؟ شوخی سے جملہ ادا کیا گیا تھا.... مجھے یہ فضول حرکتیں بالکل پسند نہیں ہے تو دور رہیں مجھ سے بات مکمل کر کے وہ زیان کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے لگی جس پر مقابل کھڑے شخص نے وہی ہاتھ دائرے کی صورت اس کی کمر سے ہٹا کر ایک بار پھر اسے اپنی گرفت میں لیا شرم اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں وہ سرخ ہو چکی تھی۔

بانر مسکان کھول

شرم اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں وہ سرخ ہو چکی تھی جب کہ سامنے کھڑا وہ شخص اس کی قربت سے محفوظ ہو رہا تھا جب اس کو مسلسل اچھلتا دیکھ شوخ انداز میں گویا ہوا

اچھا بس بس اب بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپنا بند کرو تم دور کھڑی اسے شرمنا ہی تھیں جیسے میں نے تمہارے ساتھ کوئی کارروائی کی ہو۔ آسان الفاظ میں تپا دینے والا جملہ کہہ کر وہ دور ہٹا جب کہ ادیں وہ منہ کھولے اسے تکتی رہ گئی تھی زیان اپنی رو میں اسے سامان دکھانے میں مصروف تھا جو وہ آج اس کے لیے خرید کر لایا تھا جب کہ وہ محترمہ اب بھی منہ کھولے کھڑی اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو ہوش اڑا کر نارمل بے ہیو کر رہا تھا بے ساختہ اس کی نظر ادیبوہ پر گئی مسز زیان کا سنڈلی آپ اپنا منہ بند کریں ورنہ مکھی کا تو پتہ نہیں البتہ زیان فخر اس میں ضرور گھس جائے گا

اسکا فقرہ سن ادیں وہ نے دونوں ہاتھ مضبوطی سے منہ پر رکھے جیسے کوئی گارنٹی نہیں وہ واقعی اپنی بات سچ ثابت کر دے ادیں وہ کی بچکانہ حرکت پر زیان نے ایک جاندار قہقہہ لگایا اس کو قہقہہ لگاتے دیکھو دیکھ وہ سلگ کر گویا ہوئی انتہا کے کوئی بد تمیز اور چھپھور انسان ہیں آپ شرم تو جیسے آپ کو چھو کر بھی نہیں گزری

میرے بارے میں انداز بعد میں لگانا بلکہ ہم ساتھ بیٹھ کر لگائیں گے خوب انداز ہے فی الحال یہ تمہاری ضرورت کی کچھ چیزیں ہیں انہیں سامنے کلو سیٹ میں کر سیٹ کے اچھا ساریڈی ہو کر نیچے آؤ میں گٹ کو کہتا ہوں وہ کھانا لگائے ہم سات کریں ڈنر کریں گے

بانر مسکان کھول

اپنی بات مکمل کر کے وہ ارام گاہ سے باہر نکل گیا جبکہ ناچار ادیں وہ کو باتھ روم کا رخ کرنا پڑا۔۔۔ کائی کلر کا کرتا ہم رنگ شلوار زیب تن کر کے وہ سنگھار میز کے قریب آئی سنہرے بال ڈرائیر سے سکھا کر سیدھے شانوں پر بکھرے چھوڑ دیے لپ بام لگاتے وہ پیٹھ کر کے کھڑی ہو گئی

کیا میں ہار مان گئی ہوں؟

میں کیسے ایک انسان کو یوں اچانک اپنے شوہر کے روپ میں تسلیم کر سکتی ہوں؟ میں جانتی تک نہیں اُسے محض چند بار کی ملاقات میں۔۔۔ میں اس پر اعتبار کیسے کر سکتی ہوں؟ اور یہ نکاح تو کوئی تو ہو گا نا اس نکاح کا گواہ۔۔۔

وہ ایک عجیب سی الجھن میں پھنس گئی تھی جب ذہن میں جنم لیتے ان تمام سوالات کے جوابات طلب کرنے والے زیان کے پاس جانے کا ارادہ کرتی وہ زینوں کو عبور کر کے عقبی حصے میں آئیں جہاں زیان ایک ویل ڈریس آدمی سے باتوں میں مگن تھا اس کے چہرے کے تاثرات مکمل سنجیدہ تھے جب اس شخص کی نظر ادیں وی پر گئی جو زینوں کے آخری حصے پر خاموش ہاتھ باندھے کھڑی تھی اس شخص کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے زیان نے اپنی پشت کی جانب دیکھا تو نظر واپس پلٹنا بھول گیا وہ واقعی کسی اور جہاں کی اپسر الگ رہی تھی دو دھیانرنگت میں کائی رنگ اس پر خاصانچ رہا تھا

اسکویوں اپنے سامنے دیکھ زیان کی نگاہ میں ستائش اُٹھ آئی اس شخص کو جانے کا اشارہ دے کر وہ اس کی جانب بڑھا

بانر مسکان کھول

"جانم آپ تو بغاوت کرنے پر آکسار ہی ہیں" فقرہ اس کی جانب اچھالتے وہ نرمی سے ادیں وہ کا ہاتھ تھام کر ڈائینگ ایریا کی جانب قدم بڑھانے لگا جبکہ اس کی بات کا مفہوم سمجھتے ادیں عہ خاصی بلش کر گئی

ادیں وہ کے لیے کرسی کھینچ کر کے بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ اس کے مقابل کرسی پر بیٹھا اپنے سامنے عمدہ اور لذیذ پکوان دیکھ وہ خود پر قابو نہ رکھ سکی کیونکہ صبح سے آنے کے بعد اب تک اس نے کچھ نہیں کھایا تھا اس لئے ساری شرم بالائے طاق رکھ کر کھانے کے ساتھ بھرپور انصاف کرنے لگی جب نظر ادیں وہ پر گئی تو بمشکل اپنی ہنسی روک کے وہ اُسے دیکھنے

کھانے سے فارغ ہو کے زیان کے بے حد اصرار کرنے پر وہ دونوں چہل قدمی کرنے باہر لون کی جانب بڑھے ڈھلتے سورج کی ہلکی پھلکی روشنی چار سو پہلی تھی قدم گھاس کی جانب بڑھاتے ادیں وہ کا کندھا تھام کر وہ گویا ہوا تم پوچھو گی نہیں میں تمہیں کیسے جانتا ہوں؟ یا کیسے ڈھونڈا؟

میں پوچھنے ہی والی تھی

جواب فوراً آیا

شاید تمہیں یاد نہ ہو کیونکہ تم خاصی چھوٹی تھی

شاید پانچ یا چھ سال کی تھی

بانر مسکان کنگول

سوچنے والا انداز استعمال کیا گیا

ہمارے والدین آپس میں کافی اچھے دوست تھے میں خود بھی زیادہ اس سب کے بارے میں نہیں جانتا ہماری فیملیز کے کچھ بزرگ ایسے تھے جن کو ایک دوسرے سے کافی اختلافات تھے خاص کر کے عارف انکل سے ہنم میں جانتی ہوں اس کی وجہ میری موم تھی

ادیں وہ کے جواب پر زیان نے ایک آئبر واچکا کر اُس کو دیکھا
زیان کہ یو ہنوز دیکھنے پر ادیں وہ نے نظریں جھکائی

مجھے بابا اکثر بتایا کرتے تھے اپنی فیملی کے بارے میں یہاں تک کہ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ بابا نے خان فیملی کے اگینسٹ جا کر موم سے شادی کی تھی اور یہ بات کسی نے بھی ایکسپٹ نہیں کی تھی
کیونکہ وہ کر سٹن تھی
کیونکہ وہ غیر مسلم تھی

ان نے دونوں یکدم ایک ساتھ بولا جس پر وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو حیرت زدہ دیکھنے لگے
آپ جانتے ہیں یہ؟

ادیں وہ نے قدرے حیرانگی سے سوال کیا

Page 67 of 216

بانر مسکان کھول

ہنرمیں جانتا ہوں اور تم بھی یہ جانتی ہو صبح... اچھا تو اور کیا کیا جانتی ہو؟ اس کے علاوہ؟

وہ اس کا ہاتھ تھامے لون میں موجود کر سیوں پر بیٹھنے لگے

بس اتنا ہی جانتی ہوں ڈیڈ ایجوکیشن کمپلیٹ کرنے یو۔ ایس۔ اے گئے تھے وہاں موم سے پسند کی شادی کی تھی شادی کے بعد ڈیڈ کافی عرصے تک پاکستان نہیں آئے تھے مگر میری شان بھائی کی پیدائش کے چند سال بعد گاؤں سے پھر رابطہ بحال ہوا تھا اور پھر ہم گاؤں میں رہنے لگے وہاں میری پیدائش کے بعد تک بھی ہم وہی کچھ عرصے بعد موم کے بے حد اصرار پر ہم لوگ مستقل طور پر شہر آ گئے کیونکہ میری اور بھائی کی سٹڈیز کافی ایفیکٹ ہو رہی تھی مگر ہے موم کے انتقال پر ایک بار پھر گاؤں جانا ہوا لیکن انک آخری رسومات پوری کر کہ ہم واپس آ گئے

مگر پھر دوبارہ کبھی ہم گاؤں نہیں گئے ادیں وہ اپنے ہی رو میں اس سے ماضی بتانے میں مصروف تھی جب کہ وہ جذبات سے بھرپور نظر اس پر ڈالے بغور اس کا جائزہ لیے دیکھ رہا تھا زیان کے یوں یک ٹک دیکھنے پر اس نے یکدم لب بھینچتے نظریں جھکائی تھی ادیں وہ کی اس ادا پر

پُر شوخ مسکراہٹ نے زیان کے لبوں کا احاطہ کیا لیکن اپنے جذبات پر بے مشعل قابو پاتے وہ گویا ہوا

سویت ہارٹ فلحال آپ اپنی عمر کے مطابق ہی نا لچ رکھتی ہیں میرے کچھ امپورٹنٹ کام پینڈینگ پر ہیں وہ نمٹا کر ہم ساتھ گاؤں جائیں گے باقی کی اور اپنے رشتے کی حقیقت جاننے کے لیے نرمی سے اپنی بات مکمل کر کے وہ اسکے رخسار سہلانے لگا

(لندن) "گلاسگو"۔۔

اس کمرے کے چاروں گرد پی گارڈ فورس ہاتھوں میں مختلف قسم کے جان لیوا ہتھیار پکڑے اس کے اشارے کے منتظر تھے جبکہ سامنے "احمر" ہاں وہی احمر جو زیان کے بعد معاذ حیدر خان کے لیے سب سے زیادہ خاص تھا آدھ مری حالت میں زمین پر اوندھے منہ گرادر کی شدت سے کرہا رہا تھا جابجا زخموں کے نشانات اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ بے تحاشہ تشدد کا نشانہ بنا ہے جب قدموں کی چانپ سن وہ ہٹا کٹا نو جوان پوری جان سے کانپ اٹھا

جب کہ سامنے سے آتا وہ بتیس سالہ دی گریٹ بزنس ٹائیکون معاذ حیدر خان ایڑیوں کے بل اس کے مقابل بیٹھا کشادہ شکن آلود پیشانی پسینے سے عرق آلود تھی جہاں کچھ بال بکھرے تھے گہری سرمئی غضب دھاتی آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی تھی عنابی لبوں پر ستائش بھری مسکراہٹ رقص کر رہی تھی

چوڑا پُر وقار سینہ مردانگی اعلیٰ مثال

READERS CHOICE "معاذ حیدر خان"

لبوں پر انگلیاں پھیرتے وہ شوخ انداز میں گویا ہوا

بانر مسکان کھول

تو کیسے مزاج ہیں آپ کے جناب احمر ظفر صاحب؟ آخری جملہ دانت پیستے ادا کیا گیا تھا جبکہ زمین پر ادھ مرا احمر رحم طلب نظروں سے اسے دیکھتے گویا ہوا

مم میں میں جانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے لیکن یہ آخری بار ہے میں قسم کھاتا ہوں دوبارہ ایسا کبھی نہیں ہوگا میں مجبور تھا بھائی۔۔۔۔

باہا باہا جو پہلی بار مجبور ہو سکتا ہے وہ بھلا آخری بار کی قسم اتنے یقین سے کیسے اٹھا سکتا ہے؟

Now tell me boy where is she?

(ناؤ ٹیل می بوائے ویرازشی) میں نہیں جانتا بھائی میں نے صرف اس کو اسی ایڈریس تک پہنچایا تھا اس کے آگے میں کچھ نہیں جانتا میرا یقین کریں میں سچ کہہ رہا ہوں

آریو شیور تم اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے؟ ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں

ہنرمم تو پھر اب تم جاسکتے ہو تمہارا کردار اس کہانی میں یہیں تک تھا معاز حیدر خان کے فقرے پر احمر نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا جب بنا وقت ضائع کیے بعد دیگر فائر اس نے احمر کی کنپٹی پر کئے خون ڈھار کی صورت بہنے لگا جبکہ حقارت سے ایک نظر اس پر ڈال کر وہ لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا کھلی فضا میں لمبی سانس کھینچ کر اس نے موبائل کی

بانہ مسکان گول

سکرین کھولی جہاں ادیں وہ کی تصویر جگمگا رہی تھی اس کی تصویر کو گہری نظروں کے حصار میں لیتے وہ مخاطب ہوا اتنی آسانی سے تم مجھ سے دور نہیں جاسکتی اب تک تو میں بہت تحمل سے کام لے رہا ہوں لیکن اگر میرا ضبط جواب دے گیا تو "آئی سوئیر بی" تم اپنا انجام برداشت نہیں کر پاؤں گی

زبان نیم دراز ہو کر بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جب ادیں وہ نائٹ ڈریس میں ملبوس فنکر کو منگ کرتے باہر آئی ریان کو یوں بے تکلفی سے بیڈ پر نیم دراز دیکھ اس کے قدم وہی تھم گئے آہٹ محسوس ہونے پر اس نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں ادیں وہ ساکت کھڑی انگلیوں کو مڑورنے کا شغل فرما رہی تھی ادیں وہ پر ایک افسردہ نظر ڈال وہ نفی میں سر ہلاتا واپس رخ موڑتے گویا ہوا

مجھے نہیں پتہ تھا کہ کراچی کا موسم اتنا ٹھنڈا بھی ہو سکتا ہے کے لوگ برف کی طرح جم جاتے ہیں زریان کے شوخ انداز پر ادیں وہ تفر سے ناک سکوڑتے اس کے مقابل کھڑی ہوئی

کیا مطلب آپکا؟

"اھو و تو تم تو پکھل گئی"

چلو اچھی بات ہے کیونکہ میں کافی حیران ہو رہا تھا کہ تم جیسی ہاٹ لڑکی بھی بھلا کیسے جم سکتی ہے؟

بانر مسکان کھول

کہتے ساتھ ہی اس نے ادیں وہ کے ہاتھ پر زوردار چٹکی بھری جس پر وہ کرنٹ کہا کر دو قدم دور ہوئی۔ یہ یہ کک کیا بیہودگی ہے؟ وہ پوری آنکھیں نکلیں اُسے گھورنے لگی "بیہودگی"؟ ادیں وہ کا جملہ زیر لب دُھراتے وہ یکدم ایک جھٹکے سے بیڈ سے اُٹھ کر اسکی جانب قدم بڑھانے لگا جبکہ زیان کے چہرے کے سرد تاثرات دیکھ وہ نا سمجھی سے قدم پلٹنے لگی مگر شاید آج قسمت ساتھ نہ دیں رہی تھی جو وہ سیدھی دیوار سے جا لگی فرار کے بند راستے دیکھ اپنی بُری طرح پھسل جانے والی زبان کو کونسنے لگی جبکہ زیان نے چند قدم کے فاصلے پر رُک کر اسکے دائیں بائیں دیوار پر ہاتھ ٹکائے فرار کے راستے بند کرتے گہری نظروں سے بغور اسکو دیکھنے لگا محسوس کن لمحے میں وہ گویا ہوا کچھ

جی تو کچھ فرما رہی تھیں آپ مسسر زیان ذرا دوبارہ فرمائے

..... بے..... ہو..... د..... گی..... سمتھینگ؟

نن اہ... امم... نہیں میں تو کچھ نہیں کہہ رہی ادیں وہ کے انداز پر اس کے لبوں پر ستائش بھری مسکراہٹ نمودار ہوئی لمحے بھر میں اس نے ادیں وہ کی پیشانی پر ایک چپت لگا کر فاصلہ قائم کیا

جبکہ اس کی جرات پر ادیں وہ تلملا کر رہ گئی اپنے تاثرات ایک بار پھر سنجیدہ کرتے وہ سٹڈی ٹیبل کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ ساکت ایک بار پھر وہی جم گئی

ایک بار زیان کی نظر اُس پر گئی اب کی بار وہ پھر سر پیٹ کر رہ گیا

محترمہ سونے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟؟؟

Page 72 of 216

بانر مسکان کھول

اے سونا ہے لیکن میں کہاں لیٹو؟؟؟ وہ معصومیت سے زیان کو دیکھتی گویا ہوئی

یہ اتنا بڑا جہازی سائز کا بیڈ نظر نہیں آ رہا تمہیں؟؟؟

زیان نے آنکھیں سکیرتے اسکو گھورا

تو میں یہاں سو جاؤں کیا؟؟؟

اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھتے وہ ایک بار پھر بہت معصومیت سے گویا ہوئی..... ادیں وہ کی معصومیت دیکھ
وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ کے گویا ہوا

جان زیان آپ کو بھلا اجازت لینے کی کیا ضرورت؟ آف کورس تم یہاں سو سکتی ہو....

بنا وقت ضائع کئے وہ کروٹ لے کر مزے سے بیڈ پر لیٹ گئی جبکہ اس کی پھرتی دیکھ وہ مسکراہٹ دبا گیا

رات کا دوسرا پہر تھا جب اس کو اپنے وجود پر دباؤ سا محسوس ہوا نیم وا آنکھیں کھول کر اس نے اٹھنا چاہا تو بے سود خود
کو آہنی دباؤ میں محسوس کرتے وہ اٹھ نہیں پار ہی تھی لیپ کے بٹن کو ٹیٹو لنانے چاہا لیکن لیپ خاصا دور تھا کمرہ مکمل

تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا

READERS CHOICE

بانہ

لیکن وہ اب پوری طرح نیند سے بیدار ہو چکی تھی وہ دباؤ یکدم ختم ہوا جیسے کسی نے کروٹ لے کر اس کو آزادی بخشی ہو لمحے بھر کی دیر تھی ادیں وہ کی فلک شرکاف چیخ سُن زیاں چونک کر اٹھا ساتھ ہی اس نے اپنی سائیڈ سے لیمپ جلا یا وہ تکیہ سینے سے سختی سے لگائے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی خوف کے مارے چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا

آآ آپ یہاں.... مم میرے ساتھ؟... کک... کیوں سس.... سورہے ہیں؟؟ آپ ککک.... کیا کر رہے ہیں....؟ آپ میرے.... ساتھ کیا کر رہے ہیں....؟؟؟

مارے خوف کے وہ لفظ ٹھیک سے ادا نہیں کر پار ہی تھی جبکہ اس کی ٹوٹی پھوٹی باتوں کا مفہوم سمجھتے زیان کو سخت غصہ آیا وال کلاک پر نظر گئی تو رات کے دو بج رہے تھے ادیں وہ تم نے یہ سوال کرنے کے لئے مجھے آدھی رات جگایا ہے وہ انتہائی سنجیدگی سے اس سے مخاطب تھا جبکہ سامنے بیٹھی وہ اکیس سالہ لڑکی آنکھوں میں نمی لیے زیان کو گھور رہی تھی چند سیکنڈ مہوت سا وہ اُسے دیکھتا رہا پھر غلط سے سانس لے کر اس کے قریب آیا لیمپ کی مدھم روشنی میں اس کا دکتا ہوا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر وہ نرمی سے گویا ہوا عادی ہمارے درمیان کوئی ایسا رشتہ نہیں ہے جس کی آڑ میں تو مجھ سے یوں ہچکچاؤں ہمارے درمیان ایک مضبوط رشتہ ہے خود کو میری دسترس میں محفوظ سمجھا کر و میری بات سمجھ رہی ہوں تم؟ زیان کو جواب دیے بغیر وہ بے ساختہ منہ چھپا کے رونے لگی اس کی حرکت پر چند سیکنڈ کے لئے وہ ٹھٹکا پھر نرمی سے اُسکے گرد حصار باندھتے آنکھیں موند گیا

بانر مسکان کھول

(لندن گلاسگو)۔۔۔

وہ سیل سے نکل کر لو سیفر سے ملنے ہیون کلب پہنچا جہاں بلاشبہ آنکھیں بند کر لینے والا منظر تھا بیش قیمتی محلول کی بوتلیں نوجوان ہاتھوں میں پکڑے اسٹیج پر رقص کرتے اس تیسری مخلوق کے ساتھ جھوم رہے تھے ایک تنقیدی نظران سب پر ڈالتے معاذ مخصوص کمرے کی جانب بڑھا جبکہ پی کارڈ فورس کے دو خاص محافظ اس کے ساتھ قدم بڑھانے لگے

جبکہ باقی مرکزی دروازے پر ہی روک کر اس کا انتظار کرنے لگے ماربل کی بنی سیڑھیوں کو عبور کرتے وہ شیشے نما کمرے میں داخل ہوا جہاں کا منظر دیکھا اس کی رگیں تن گئی معاذ حیدر خان کے تنے ہوئے نقوش دیکھ ایک محافظ نے آگے بڑھ کر سمتھ لو سیفر کو چونکنا کیا جس پر وہاں موجود لڑکی خود کو چادر میں لپیٹتی سرپٹ دوڑ گئی جب کہ سمتھ شٹرٹ کے بٹن لگتا سیدھا ہوا

معاذ نے ایک گھری آہ بھر کہ لب بھنجیں پھر سمتھ کے مقابل سر خم کیے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا

وہ سمتھ کے مقابل سر کو خم کیے ٹانگ پر ٹانگ سجا کر بیٹھا اس کے چہرے کے نقوش تنے ہوئے تھے غمناک آنکھوں میں سرد تاثرات نمایاں تھے عنابی لب سکیرٹے وہ پُر طیش نگاہوں سے سمتھ کو گھور رہا تھا

بانر مسکان کتول

جب وہ دھٹائی سے گویا ہوا

نوجوان آخر کو تم آہی گئے

مگر مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ آج اس ناچیز کو یہ شرف کیونکر بخشا گیا؟

کہتے ساتھ اُسے محلول دو گلاسوں میں انڈیلا جبکہ ایک معاز کے آگے بڑھایا

اس کے ہاتھ سے گلاس تھا متے وہ کرخت انداز میں گویا ہوا

"نہ تو تم اتنے معصوم ہو

اور نہ ہی میں تم سے پہلی بار ملا ہوں

جو تمہاری فطرت سے واقف نہ ہو"

معاز کے تنقیدی لہجے پر سمتھ کے لب بھینجیں

تو مدعے کی بات پر آتے ہیں

معاز حیدر خان... READERS CHOICE

ہنرمند تم پر یہی روپ سوٹ کرتا ہے شوخ انداز استعمال کیا گیا تھا..

بانر مسکان کنگول

توینگ مین "ایک کروڑ"

سمتھ کس مطالبہ سن معاز کی رگیں تن گئی کیا اب*** ہے یہ؟؟؟؟

صرف ایک البم دیکھنے کے لیے ایک کروڑ؟؟؟ وہ چھنگارا تھا

ہا ہا ہا جوان صرف البم تو نہیں ہے

اس میں کچھ تو ایسا خاص ہے جو تم خود رابطہ کر کے آج یہاں تک پہنچے ہو معاز نے گہری سانس لے کر ضبط کرتے لب بھیجے ہاتھوں کی بنی سخت مٹھیوں سے واضح تھا وہ خود پر قابو کر رہا ہے کسی سوچ کے تحت اس نے ساتھ کھڑے محافظ کو مخاطب کیا میری چیک بک لاؤ کچھ دیر بعد وہ چیک بک اور پین تھامے اس کے مقابل آیا

رقم اور سائن کرتے اس نے چیک سمتھ کی جانب اُچھالا

اس کے توہین آمیز انداز پر سمتھ نے اچھی خاصی آبروریزی محسوس کی لیکن وہ سامنے بیٹھے اس نوجوان کی آب و تاب سے بخوبی واقف تھا اس لئے خود کو نارمل ظاہر کرتے گویا ہوا

سنجھل کر "مسٹر حیدر خان" یہ نہ ہو آپ کا ایک غلط قدم آپ کے لیے بہت سی مشکلات کھڑی کر دیں.....

اس کے جملے کو کھاتے میں نہ لاتے ہوئے وہ سگریٹ سلگانے لگا

سمتھ کے کہنے پر نوجوان لڑکی ایک ادا سے البم لے کر اس کے مقابل آئی

بانر مسکان کنگول

تمہیں تمہاری رقم مل گئی

اب مجھے میرا اپنا کام کرنے دو

اشارہ واضح تھا کہ وہ یہاں سے چلا جائے سمٹھ سر کو خم دیے وہاں سے نکل گیا ایک ناگوار نظر اس کی پشت پر ڈالتے اس نے البم کا مخصوص صفحہ کھولا کنارے سے یو ایس بی نکال کر لیپ ٹاپ میں لگا کر تصویریں دیکھنی شروع کی وہ جس مقصد کے تحت آیا تھا

جو شک اس کو تھا وہ سو فیصد درست نکلا

وہ ڈیٹا اور تصویریں پہلے اپنے موبائل میں محفوظ کر کے اس نے یو ایس بی سے ریموو کی چہرے پر انتہائی سخت تاثرات تھے موبائل جیب میں ڈال وہ محافظ کو لیپ ٹاپ اٹھانے کا اشارہ کر کے لمبے ڈگ بھرتا کلب کو عبور کر گیا اب وہ اپنی اگلی منزل جانتا تھا جو تھی "پاکستان"

~~~~~

آنکھ کھلی تو خود کو زیان کے حصار میں پایا کل رات والا منظر فلم کی طرح اس کے سامنے چھایا اس نے ایک نظر ازمین پر ڈالی شفاف رنگت، عنابی لب، کھڑی ناک، ہلکی کالی گہری شیو...



## بانر مسکان کھول

وہ بلاشبہ پُرکشش شخصیت کا مالک تھا نظر بھٹک کر اس کے پروقار سینے پر گئی اس کے گرد بازو پھیلائے اپنے حصار میں لیے وہ گہری نیند سو رہا تھا جیسے اسکو تحفظ فراہم کر رہا ہو

ادیں وہ نے نرمی سے بے خود سے عالم میں زیان کی پیشانی پر آئے بال انگلیوں کی مدد سے پیچھے کیے اُس کے عمل پر زیان نے پٹ سے آنکھیں کھول کر شرارتی انداز میں ادیبوہ کو دیکھا جو اپنی چوری پکڑی جانے پر فتن پڑھ چکی تھی

لے لیا میرا بھرپور جائزہ؟؟؟؟

شوخی فقرہ اس کی جانب اُچھلا گیا تھا اُس کو جواب دیے بغیر وہ بدک کر بیڈ سے نیچے اُتری جس پر زیان نے جاندار قہقہہ لگایا

ادیں وہ ایک بار پھر اس کو بغور دیکھنے لگی جو یوں کھل کھلا کر ہنستے ہوئے خاصا دلچسپ لگ رہا تھا

عادی ڈیرا گرا تا ہی اچھا لگ رہا ہوں تو میرے پاس آکر بتاؤنا

زیان کے فقرے پر خود کو کمپوز ڈکرتی وہ مصنوعی گھوری دیتی

فریش ہونے چلی گئی

## بانر مسکان کھول

نیوی بیلوشلوار قمیض، جس کی قمیض کی آستین کہونیوں سے خاصی اوپر تھی جارحٹ کا دوپٹہ کندھوں پر پھیلائے وہ ڈریسر کے سامنے کھڑی تھی اس نے ایک نظر مڑ کر دیکھا شیشے کے دروازے کے اُس پار زیان ٹیرس میں کھڑا کسی سے فون پر گفتگو کر رہا تھا

بالوں کو سیدھا شانوں پر بکھیر کر اس نے ہونٹوں کو پنک رنگ کے گلاس میں رنگا، نیلی آنکھوں میں گہرا کاجل ڈالے وہ ابھی پلٹی ہی تھی کہ سامنے سے آتازیان اُس کو دیکھ کر وہی ٹھٹک گیا

نیلے لباس پر نیلی آنکھیں دل پر غضب ڈھا رہی تھی وہ سینے پر ہاتھ باندھے مسکراہٹ دبائے اس کو دیکھنے لگا زیان کی نظروں سے کنفیوز ہو کر وہ ارد گرد نظریں گھمانے لگی

وہ اسکی اؤب بخوبی سمجھ رہا تھا جب اپنے جذبات پر قابو پاتے کلو سیٹ کی جانب بڑھا صبح صبح دل بے ایمان کرنے کی ضرورت نہیں ہے محترمہ جا کر خانساماں سے کہہ کر ٹکڑا سنا شتہ تیار کرائیں پھر ہمیں نکلنا ہے اُس کے جملے پر غور کرتے وہ نہ سمجھیں سے گویا ہوئی

ہمیں نکلنا ہے؟ پر کہاں؟

سوال ادی وہ کی جانب سے کیا گیا تھا ہنہمم گاؤں نکلنا ہے تمہاری الجھنوں کو سولو کرنے نرمی اس کا خسار سہلاتے وہ ہاتھ لینے چلا گیا

## بانر مسکان کھول

بالوں کو کانوں کے پیچھے آرتے اس نے رُخ کچن کی جانب کیا۔

وہ دونوں صبح ناشتے کے بعد ہی گاؤں کے لئے روانہ ہو گئے تھے زیان ڈرائیونگ کر رہا تھا ساتھ ہی دونوں گفتگو بھی کر رہے تھے دونوں کے درمیان خاصا خوشگوار ماحول قائم تھا چند گھنٹوں کا سفر طے کر کے وہ اپنے آبائی گاؤں پہنچے ادیں وہ جو کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی

اب تک آنکھیں موندے گہری نیند سو رہی تھی

زیان نے گاڑی حویلی کے باہر کی

سیٹ بیلٹ اتار کر اپنے پہلو میں دیکھا گہرے نیلے رنگ کا لباس جس پر گندمی رنگت کی چادر شانوں کے گرد پھیلا رکھی تھی بھورے بال چہرے کا طواف کر رہے تھے دل جی سے بغور اس کے چہرے کا جائزہ لیتا رہا پھر وقت کا احساس ہونے پر نرمی سے اس کے بازو ہلائیں جو ایک ہی جھٹکے میں ہڑبڑا کر اٹھی

ممسز اگر آپ کی نیند پوری ہو گئی ہے تو کیا اب ہم اندر چلے؟؟

ادیں وہ مسکرا کہ اثبات میں سر ہلا کر گاڑی کا دروازہ کھولتے نیچے اتری مقابل دیکھنے کی دیر تھی

کہ منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

## بانر مسکان کھول

اس سرخ اینٹوں سے بنی ہوئی حویلی کے چاروں کونوں میں دراز مینار کھڑے تھے عین وسط میں بنا ایک چھوٹا سا قلعہ وہ واقعی کوئی قدیم زمانے کی حویلی کا منظر پیش کر رہی تھی... ادیں وہ ساکت اس پورے وثوق کے ساتھ کھڑی حویلی کو بغور دیکھ رہی تھی جب زیان نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر قدم عقبی حصے کی جانب بڑھانے شروع کیے اندر داخل ہوتے ہی نظر دو چوڑے لکڑی کے دروازوں پر گئی

دائیں ہاتھ والا دروازہ کھلا تھا جہاں اندر مردوں کی گھما گھمی تھی جبکہ بائیں ہاتھ والا دروازہ بند تھا جس کے باہر چار ہٹے کٹے نوجوان سفید شلوار قمیض اور سروں پر سُرخ پگڑیاں سجائے چاکو چوبند کھڑے تھے

---

لندن گلاسگو سے طویل سفر طے کر کے وہ پاکستان کراچی پہنچا

پی گارڈ فورس کے آٹھ محافظ پوری تیاری کے ساتھ پاکستان اس کے ساتھ آئے تھے گاڑیاں تیز رفتاری سے فخر ولا کے عین مقابل رُکی

نومبر کی ڈھلتی شام تھی موسم میں ہلکی ہلکی ٹھنڈک تھی گارڈز گاڑیوں سے اتر کر ولا کے ارد گرد اپنی اپنی پوزیشن لیتے گئے

وہ چہرے سنجیدہ تاثرات سجائے ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں ڈالے گارڈز کے مقابل رُکا جبکہ گھر کا وہ پہرے دار خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا

## بانر مسکان کھول

گھر کا وہ پہریدار خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا پہریدار کو یوں ہوش و خرد سے بیگانہ دیکھ معاذ حیدر خان کی پیشانی پر بل نمایاں ہوئے

جب پوری قوت سے لات کرسی پر جڑی لمحے بھر میں وہ ٹوٹی کرسی سمیت زمین بوس ہوا  
چہرے پر خوف لیے وہ سامنے کھڑے اس وجیہہ شخص کو تھوک نکلتے نہ سمجھیں سے دیکھنے لگا جو اس کی نیند میں خلل  
پیدا کر کے اب کڑوے تیور کے ساتھ اس کو گھور رہا تھا  
ایک ٹانگ ٹوٹی کرسی کی پشت پر ٹکا کر وہ سنجیدگی سے گویا ہوا  
"دروازہ کھولو"

معاذ اس کا مطالبہ سُن پہریدار کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں کیونکہ زیاں گاؤں نکلنے سے پہلے اُسے سختی سے  
منع کر کے گیا تھا کہ اُس کی غیر موجودگی میں نہ وہ کسی کو آنے دیں اور نہ ہی اس کا پتہ کسی کو بتائے مگر سامنے کھڑے  
نوجوان کو دیکھ جو ارد گرد ہٹے کٹے محافظوں کی فوج لیے کھڑا تھا اُس پر وحشت سی طاری ہونے لگی  
ام.... مم.... صاحب گھر میں کوئی نہیں ہے چھوٹے بابا بھی شہر سے باہر گئے ہیں

میرا یقین کریں میں اور کچھ نہیں جانتا میں غریب آدمی ہوں آپ اپنا غصہ مجھ پر نہ نکالے۔۔۔

سامنے کھڑا ہوں وہ باز جیسی نگاہ رکھنے والے نوجوان بخوبی جانتا تھا کہ وہ پہریدار جھوٹ بول رہا ہے



مسکان گول بانر

یکدم اس کو گدی سے دبوچتے تین چار نگے دھڑادھڑا اس کے سیاہ فام چہرے پر جڑے

اس کی ناک سے خون برق رفتاری سے رسنے لگا جب درد کی شدت سے کرہاتے پوری کہانی طوطے کی طرح معاز  
حیدرخان کی نظر کردی

جیب سے والٹ نکال کر چند ہزار کے نوٹ اس کے منہ پر مارتے وہ واپس گاڑی میں بیٹھا یہاں رکنے کا شاید اب کوئی فائدہ نہ تھا

وہ واپس گاڑی میں روانہ ہوا

اب وہ اپنی منزل کے قریب تھا

بیک سیٹ پر بیٹھے وہ شیشے سے باہر سڑک کو دیکھ رہا تھا

دیکھتے دیکھتے نہ جانے کب خوابوں کی دنیا میں جا پہنچا

تقریباً ڈھائی تین گھنٹے بعد گاڑی کی لمبی بریک لگنے پر اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں

ایک محافظ نے اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھا

اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھا

[illegible]

## بانر مسکان کتول

اویں وہ قدرے حیرانی سے سُرخ پگڑیاں سروں پر سجائے ان نوجوانوں کو دیکھ رہی تھی اس کے چہرے سے صاف واضح تھا کہ وہ اپنی حقیقتِ حال کو سمجھنے سے قاصر ہے

جب زیان نے اس کو کندھوں سے تھاما جیسے اس کو حوصلہ دے رہا ہو

اس سارے عرصے میں اب کی پہلی بار اویں وہ نے زیان کو مُسکرا کر دیکھا

ہائے ظالم حسینہ یوں مسکرا کر نہ دیکھیں ہم تو پہلے ہی آپ کے دیوانے ہیں اس ستم ظریفی پر تو یہی ڈھیر ہو جائیں گے۔۔۔

زیان کی اداکاری دیکھ وہ کھلکھلا کے ہنس پڑی

"ارے زیان بابا آپ؟؟؟"

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے میں مصروف تھے کہ اچانک سامنے سے آتی رضیہ نے زیان کو دیکھ کر پکارا اس کی پکار سن وہ دونوں متوجہ ہوئے

"آداب چھوٹے صاحب"

وعلیکم السلام کتنی بار کہا ہے بوا مجھے صاحب نہ کہا کریں

جی جی زیان بابا وہ کیا کروں زبان ساتھ ہی نہیں دیتی

# بانر مسکان کھول

اور یہ پیاری سی بی بی کون ہے؟

رضیہ دونوں آنکھیں سُکیر کہ ادیں وہ کا جائزہ لینے لگی

یہ عارف تاؤ کی بیٹی زرینہ ہے

اور میری زوجہ محترمہ بھی

ہائے ماں صدقے جائے

ماں واری قربان

یہ اپنے مرحوم صاحب کی تی ہے..

رضیہ دونوں ہاتھ سینے سے لگائیں آنکھیں بھر بھر کر ادیں وہ کو دیکھ رہی تھی

جو بیچاری کنفیوز کھڑی کبھی زیان کو دیکھتی تو کبھی سامنے کھڑی عورت کو جس کا انداز ایسا تھا کہ بس نہ چلے تو خود سے

چپٹا کر چوم لیں

رضیہ بی اب ہمیں اندر جانے دیں گی؟ چھوٹے صاحبہ میرا مطلب ہے یعنی زیان بابا ضرور اندر آئے بیگم سائیں تو

کب سے آپ کی راہ دیکھ رہی ہیں

ہنہمم چلو ادیں وہ۔۔

## بانر مسکان کھول

وہ دونوں باغیچے کو عبور کر کے عقبی حصے میں داخل ہوئے ہر کوئی اپنے اپنے مخصوص کام میں مشغول تھا جبکہ عین وسط میں صندل کی لکڑی کا وسیع تخت تھا جس پر ایک عمر رسیدہ خاتون پان دانی کو صاف کرنے میں مصروف تھی رضیہ بھاگتی ہوئی ان کے مقابل جھکی کان میں سرگوشی کی

نظر اٹھی تو مقابل زیان اور ادیں وہ کو پایا

وہ چند سیکنڈ آنکھیں سکڑے ادیں وہ کو بغور دیکھتی رہی

جب سراپا غیض و غضب سے بھڑک اٹھا زیان 16 سال کا تھا

جب ادیں وہ سے نکاح کے کچھ ماہ بعد ہی شہر جاتے ہوئے اس کے والدین ایک ٹرک حادثے میں جاں بحق ہو گئے تھے تب سے زیان کی تربیت اس کی دادی نے یعنی فرزانہ خاتون نے ہی کی تھی زیان عموماً سال میں دو بار پاکستان اپنے آبائی گاؤں میں فرزانہ خاتون سے ملنے آتا تھا

وہ جب بھی پاکستان آتا تھا فرزانہ خاتون اُسے ادیں وہ کو چھوڑ دینے کا کہتی تھی مگر وہ ہر بار ان کی بات ٹال دیتا

ماضی میں ہوئے اختلافات کی بنا پر فرزانہ خاتون کو ادیں وہ سے کوئی غرض نہ تھا وہ زندہ ہے مرگی انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں تھا آج سولہ سال بعد ادیں وہ کا وہی چہرہ جو ہو بہو مریم سے ملتا تھا اس کو دیکھ فرزانہ خاتون کی رگیں تن گئی تھی وہ پُرانے خیالات رکھنے والی خاتون تھی ان کی نظروں میں مریم خاتون نے عارف دُرانی کو اپنے جال میں پھنسا کر ان سے شادی کی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ مریم خاتون کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان سے نفرت کرتی تھیں

## بانر مسکان کتول

کیوں لایا ہے تو اس لڑکی کو یہاں؟؟

اھ دادی آپ میری بات تھل سے سنے ذرا.... زیان نے اُنہیں شانوں سے تھامتے نرمی سے کہا  
جس پر وہ اُس کے ہاتھ جھڑک کر اپنی آرام گاہ کی جانب چلی گئی.... زیان نے ایک نظر ادیں وہ کو دیکھا جس کی  
آنکھوں میں سمندر اُترا ہوا تھا

ارے یار اب تم اس طرح رونا نہیں  
وقتی غصہ ہے ان کا

میں ابھی انہیں ٹھنڈا کر کے آتا ہوں  
تم ٹھہرو....

اس نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے فرزانہ خاتون کے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیئے جبکہ ادیں وہ حویلی کو بغور دیکھنے  
لگی.....

READERS CHOICE  
ایک محافظ ڈرائیور سمیت معاذ کے پاس آیا

سروہ آگے کوئی حادثہ ہوا ہے شاید رستہ بند ہے یہاں قریب میں کوئی ہوٹل ہے آپ کچھ دیروہاں قیام کر لیں



## بانر مسکان کھول

ایک راہ گیر کی رہنمائی سے وہ لوگ ایک پہاڑ کی جانب بڑھے جہاں پر ہوٹل بنا تھا نیچے نہریں بہہ رہی تھی جبکہ اطراف میں گھنے درختوں کے سائے تھے

بیشک یہ ہوٹل معاز حیدر خان کے معیار کے مطابق نہ تھا

مگر فی الحال وقت گزاری کے لیے اُسے یہاں قیام کرنا پڑا

کھلی فضا میں ایک سکون سا تھا جب سگریٹ جیب سے نکال کر لبوں سے لگاتے وہ اُسے سلگانے لگا

بے ساختہ نظر نیچے بہتی ندی پر گئی جہاں ایک بار پھر اُس نیلی آنکھوں والی لڑکی کا عکس واضح دکھائی دینے لگا

تم کیوں میرے اعصابوں پر سوار ہو؟؟ "عکس مسکرایا"

کیا واقعی میں ایسا کر رہی ہوں؟؟

ہاں تم...! تم مجھے سکون نہیں لینے دیتی ہر جگہ میرا پیچھا کرتی ہو

کیوں ادیں وہ درانی کیوں؟؟؟

وہ اب کی بار تلملا اٹھا تھا

اہ میں آپ کا پیچھا نہیں کر رہی

آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں

Page 89 of 216

# بانر مسکان کنول

یہ سوال آپ خود سے کریں

کیوں کر رہے ہیں آپ میرا پیچھا

محض اس لئے کہ آپ.....

چپ چپ بلکل چپ خاموش رہو

وہ ڈھاڑا تھا....

مجھے چپ کرانے سے کیا آپ کے دل کو تسکین مل جائے گی؟

یہ سوال آپ خود سے کریں ...

معاز بے یقینی سے پانی میں نمایاں اس کا عکس دیکھ رہا تھا

جب ایک اونچی لہر اس کے عکس کو مٹاتی چلی گئی

ٹھنڈے موسم کے باوجود اس کی پیشانی پسینہ سے عرق آلود تھی

جب یکدم ایک سسکی اس کے لبوں سے نکلی

سگریٹ جل جل کر خاک کی صورت زمین پر بکھری تھی

جبکہ اس کی انگلیاں سرخ ہو رہی تھی

دل کی آواز کو فراموش کرتے وہ ضدی لہجے میں پھنکارا بس چند گھنٹے اور پھر تم کہیں نہیں جاسکوں گی میں تمہیں ہر صورت حاصل کروں گا

"by hook or by crook"

فقرہ مکمل کرتے اس نے ایک گہری سانس لی لب کے کنارے بے ساختہ پھیلے۔۔

ادیں وہ گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی جب یکدم رُقیہ نے اس کو کندھے سے جھنجھوڑا بی بی جی کن سوچوں میں گم ہے آپ؟؟؟ کب سے پکار رہی ہوں میں جی آپ کو... اہ نہیں بس ویسے ہی ادیں وہ نے نظر چڑھاتے ہوئے کہس ہنسم تو پھر چلے جی...

بی بی جی بڑی بیگم صاحبہ آپ کو اپنے کمرے میں بلارہی ہیں

مجھے؟ پروہ مجھے کیوں بلارہی ہیں؟ ادیں وہ نے جو کچھ دیر پہلے ان کا رویہ اپنے ساتھ دیکھا تھا اس کے زیر اثر وہ اب بھی تھی جب اپنے لئے ان کا بلا وائس وہ سمجھا گئی  
جی جی چھوٹی بی بی جی وہ آپ کو بھی بلارہی ہیں....

مجھے بھی!...

مطلب کوئی اور بھی ہے وہاں کیا؟

جی وہ زیان بابا ان کے ساتھ ہی ہیں

زیان کی موجودگی کا سُن اس کو ایک آسرا سا ہوا

ہاتھ میں موجود چادر کے پلو کو انگلیوں میں مڑوڑتے وہ فرزانہ خاتون کے کمرے میں آئی

وہ بیٹھ کے کراؤن سے ٹیک لگائے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی تھی

جبکہ ان کے مقابل سمت زیان لب دانتوں تلے دبائے گہری سوچ میں گم تھا

ادیں وہ کو دیکھ فرزانہ خاتون نے گلا کھنکارا.... زیان نے ادیں وہ کی جانب دیکھا پھر ایک نظر فرزانہ خاتون کو دیکھا

ادیں وہ کا ہاتھ تھام کر آرام گاہ پر فرزانہ خاتون کے مقابل بٹھاتے خود بھی وہی بیٹھ گیا

آدھی کہانی تو زیان تمہیں بتا ہی چکا ہے زیان میرا سگا ہوتا ہے

خانہ دان کا خون دوڑتا ہے اس کی رگوں میں

ادیں وہ نے ایک چور نظر زیان پر ڈالی جس کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات نمایاں تھے پھر دوبارہ وہ فرزانہ خاتون کی

جانب متوجہ ہوئی

کیا میں کچھ پوچھ سکتی ہوں؟؟

Page 92 of 216

# بانر مسکان کنگول

ادیں وہ کے سوال پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں

کہ ہمارا تعلق کیا ہے؟

میں آخری بار گاؤں موم کی تدفین پر آئی تھی

شاید دور وز کے لئے.....

اور اس وقت تم ساتھ کی تھی

فرزانہ خاتون نے ادیں وہ کی بات ادھوری کاٹتے کہا

تمہارا باپ یعنی عارف بد قسمتی سے ہمارا منہ بولا بیٹا تھا

جس کو کم عمر میں ہم نے اور ہمارے مرحوم شوہر فردوس خان نے گود لیا تھا...

تب تک فخر خان کی پیدائش نہیں ہوئی تھی یوں آٹھ سال کی عمر تک وہ اکلوتا ہی رہا عارف نو سال کا ہوا تو ہمارے

گھر  
READERS CHOICE

فخر خان (زیان کے والد) کی پیدائش ہوئی فخر خان کی پیدائش پر پورا خان خاندان خوش تھا سوائے تمہارے باپ

عارف کے



## بانر مسکان کھول

اُس کچی عمر میں بھی وہ غرور پرور انا کا مالک تھا

نوسال کی عمر تک اس کی ہر خواہش پر پیسہ پانی کی طرح بہایا جاتا تھا اور آگے بھی ایسا ہی تھا یہاں تک کہ فخر کی پیدائش کے بعد بھی نہ تو ہماری محبتوں میں کمی آئی

اور نہ ہی خلوص میں

عارف اور فخر دونوں کو فردوس صاحب کے وارثوں جیسی عزت دی جاتی تھی لیکن اس نے ہماری محبتوں کا یہ صلہ دیا ان کے ہاتھ کا اشارہ ادا کیا وہ کی جانب تھا جبکہ نظروں میں موجود جو کہ لیے نہ پسندیدگی دیکھ ادا کیا وہ کی نظریں بے ساختہ جھک گئی..... اس کے چہرے پر چھائی افسردگی دیکھ زیاں نے پہلو بدلا دادی جان پلینز آپ اب یہ پرانی باتیں نہ دہرائیں

میں ہر گز برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی بھی ادا کیا وہ کو تکلیف دے

اُس کے دو ٹوک انداز پر فرزانہ خاتون نے ضبط سے لب بھینچے...

تم ایک بار پھر غلطی کر رہے ہو زیاں فخر.... کرخت لہجہ استعمال کیا گیا تھا ہنہنم جملے میں درستگی کی ضرورت ہے دادی جان....

معذرت کے ساتھ لیکن اب میں غلطی سدھار رہا ہوں

## بانر مسکان کھول

زیان کے توہین آمیز لہجے پر اُن کے خون میں شدت در آئی

اگر غلطی سدھار رہے ہو تو کیوں نہیں بتاتے اپنی منکوحہ کو کہ اس کے باپ نے لالچ کی خاطر یہ رشتہ قائم کیا تھا....  
دادی بس کر دے اب کی بار وہ اپنی جگہ چھوڑتا ان کے مقابل آیا جب کہ ادیں وہ آنسوؤں سے تر چہرہ لیے وہاں سے  
برق رفتاری سے نکل گئی

وہ زیان کی دھار بخوبی سن سکتی تھی پھر بھی قدم نہ روکے  
وہ آرام گاہ کو عبور کر گئی

جیسی ہی وہ عقبی حصے میں آئی

تورضیہ (کام والی) دونوں ہاتھ منہ پر دھرے حیرانی سے کھڑی تھی  
ادیں وہ اس کو یوں کھڑا دیکھ لکھوں کے لیے ٹھٹکی پر بنا کوئی ردِ عمل ظاہر کیے تاثرات سے برعکس سوال کر بیٹھی  
اے کوئی کمرہ ہے میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں

اس سے پہلے رضیہ کچھ کہتی ادیں وہ کی پشت سے زیان کی آواز گونجی  
رضیہ بوابی بی جی کو میرے کمرے میں لے جائیں

جج جی صاحب جی

Page 95 of 216

# بانر مسکان کھول

چلے بی بی جی

ادیں وہ نے ایک سرسری نگاہ زیاں پر ڈالی جو چہرے پر سرد تاثرات لئے بغور اس ہی کو دیکھ رہا تھا  
نظریں واپس پلٹتے وہ رضیہ کے پیچھے قدم بڑھانے لگی

.....

وہ مصروف انداز میں انگلیاں موبائل میں چلانے میں مصروف تھا جب محافظ نے اس کو راستہ کھل جانے کی اطلاع دی....

ورزشی سینے پر بلیک سیفلیس شرٹ، سلم فیٹیڈ ہم رنگ جینز، دائیں ہاتھ میں آرمانی کا سلاخیں دار سلور برسلیٹ،  
وجیہہ چہرے پر ہلکی بھوری شیو، بے تاثر سرد سرمئی غضب ڈھاتی آنکھیں، مغرور ناک، عنابی لب، بازو پر ابھرتی  
گہری نسیم، مردانگی کی اعلیٰ مثال رکھنے والا وہ

"معاذ حیدر خان" جو اپنی بارو عب شخصیت کے بدولت زیر کرنے کا ہنر بخوبی جانتا تھا

جو توں کے تسمے باندھتے اس نے جیکٹ اٹھا کر کندھوں پر ڈالیں

چہرے پر نامحسوس ہونے والی مسکراہٹ شاید وجہ وہی تھی

وہ اکیس سالہ لڑکی وہ ادیں وہ درانی...

# بانر مسکان کھول



سر پر حجاب کی صورت دوپٹہ لپیٹے وہ مصلحہ پر ہاتھ پھیلائے اپنے رب کی بارگاہ میں بیٹھی تھی

"جانتے ہو جب کوئی نہیں ہوتا تو تم سے سب سے قریب تمہارا رب ہوتا ہے

جب دل درد کی شدت سے پھٹنے لگتا ہے نہ تو لب بے ساختہ اس کا نام پکارتے ہیں

کہو (اللہ)

تخل سے محبت سے

کہو (اللہ)

تمہارے لب ابھی اسے مکمل پکار بھی نہ سکیں گے کہ عرش سے صدا آئے گی

"میرے بندے میں ہونا

تو کیوں گھبراتا ہے"

جب درد کے آخری مرحلے پر پہنچ جاؤ تو اندھیری رات کے دوسرے پہر اس کو پکارنا خدا کی قسم وہ سکون خود میں  
اترنا محسوس کرو گے کہ اس راہ سے دوبارہ پلٹنے سے بھی خوف محسوس کرو گے...

آنسوؤں سے تر چہرے جو نہی ہاتھ چہرے سے ہٹائے نظر مقابل بیٹھے زیان پر گئی وہ بغیر اُس کو دیکھ رہا تھا

بانہ مسکان گول

زیان کو یوں اپنی جانب متوجہ دیکھ وہ بے ساختہ نظریں جھکا گئی

وہ دیکھی چال چلتا دوزانوں اس کے مقابل بیٹھا

نرمی سے شہادت کی انگلی کی مدد سے آنسوؤں سے مُتواتر چہرہ اپنے مقابل کیا تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو میرے دل پہ سیسے کی مانند گرتے ہیں ادیں وہ

نرمی سے آنسو اس کے گالوں سے پیرو تے

وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھنے لگا

[illegible]

ایک بات یو چھوں؟

زبان کا لہجہ مٹھاس میں بھگیا ہوا تھا ا دیں وہ نے اثبات میں سر ہلایا

کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟

زیان کے سوال پر ادیں وہ کے چشم بے ساختہ جھک سے گئے حیا کے رنگ چہرے کا واضح طواف کر رہے تھے

محبت کا تو نہیں یتا



مگر اپنی ساری زندگی آپ کے ساتھ

گزارنے کی خواہشمند ہوں میں....

آپ میری زندگی میں اچانک آئے تھے

مگر ان چند روز میں شاید میرا دل آپ کا اسیر ہو چکا ہے

آپ کے بغیر اب زندگی شاید ویراں ہو جائے آپ میری وہ دعا ہے جس کو میں نے لفظوں سے ادا تو نہیں کیا تھا

مگر قبولیت کا شرف آپ کی صورت میں ملا ہے

بات مکمل کر کے اُس نے نظر اٹھائی تو مقابل کی نظروں سے تصادم ہوا

اُن نظروں میں کیا کچھ نہیں تھا

محبت، اپنائیت، عزت

میں سانس تک تمہاری حفاظت کروں گا

یہ وعدہ ہے میرا زیان فخر کا وعدہ ہے تم سے.... وہ دونوں چند سکینڈ ہی بغور ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر نظر

جھٹک کر وہ گویا ہوا

## بانر مسکان کھول

اب چلو شاباش یہ مگر مجھ کے آنسو صاف کرو کیا سیلاب لانے کا ارادہ ہے محترمہ؟؟ وہ یکدم ٹریک سے اترتے شوخ انداز میں گویا ہوا

جس پر ادیں وہ نے اُسے مصنوعی گھوری سے نوازا

حد ہوتی ہے مسٹر زیان اٹلیسٹ صحیح سے فیل تو کرنے دیتے

ہا ہا ہا میری جان ضرور کیوں نہیں ابھی تو آپ کو اور بھی بہت کچھ ویل کروانا ہے جس کا عملی مظاہرہ میں آج شام کروں گا لیکن فی الحال دادی کا حکم ہے کہ آپ کا موڈ فریش کرنے کے لیے آپ کو کھیتوں کی سیر کروائی جائے تو چلو آ جاؤ شاباش

ہیں! کیا واقعی دادی نے کہا ہے ایسا؟؟؟ آدیں وہ کا منہ زیان کی بات پر حیرت کی زیادتی سے کھلا جی سویٹ وائف دادی نے کہا ہے حویلی کو عبور کرتے وہ دونوں جیپ میں بیٹھے

اے مجھے چیخ تو کرنے دیتے ادیں وہ نے منہ بسورتے شکوہ کیا

جس پر زیان نے نرمی سے اس کی ناک ڈبائی ایسے ہی محترمہ آپ دل پر غضب ڈھا رہی ہے زیان کی بات پر اس نے یکدم نیلی آنکھوں کو گھنی پلکوں کی قید میں لیا

جیپ میں اب کچی پکی سڑک پر رواں تھی

# بانر مسکان کنگول

دھندلی شام میں ایک طرف نہر بہہ رہی تھی جبکہ ایک طرف لہراتے کھیت

ہو امیں سرد پن تھا

گاڑی ایک مخصوص پوائنٹ پر روکتے اسنے ادیں وہ کو اترنے کا اشارہ کیا

ہاتھ نرمی سے تھامتے وہ اُسے لے کر کھیت کے داخلی حصے کی جانب کھڑا ہوا

وہ درخت دیکھ رہی ہو

وہ جو پلر کے ساتھ بنا ہے؟؟؟

ادیں وہ نے آنکھیں سُکیر کر دور درخت کی جانب اشارہ کر کے تصدیق چاہی

ہاں وہی..... وہاں سے ہماری زمینوں کا آغاز ہوتا ہے آؤ تمہیں آگے لے جا کر دکھاؤ

زیان ادیں وہ کو تھامتے جیسے ہی قدم بڑھانے لگا چار تیز رفتار کالی گاڑیاں ان کے گرد راستہ روکتے رُکی

ابھی وہ دونوں حالات کو سمجھ بھی نہ سکے تھے کہ ڈھراڈھری گارڈ فورس کے محافظ باقی تین گاڑیوں سے اُتر کر

دائرے کی صورت زیان اور ادیں وہ کے گرد کھڑے ہوئے

کالے یونیفارم میں ملبوس اُن دراز قد کے محافظوں کے ہاتھوں میں جدید بندوقیں تھیں

جن کا ٹارگٹ زیان اور ادیں وی ہی تھے

Page 101 of 216

## بانر مسکان کنگول

اس سے پہلے زیان کوئی رد عمل ظاہر کرتا سامنے کھڑے گا رڈز کا حصّہ تورتے

معاذ حیدر خان شوخ دُھن سیٹھی بجاتا انکے مقابل رُکا

چہرے پر رقص کرتی فاتحانہ مسکراہٹ اس کی جیت کی واضح دلیل تھی

چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ اس کی جیت کی واضح دلیل دے رہی تھی ایک سرسری نظر اس نے ادیں وہ پر ڈالیں  
گہرے نیلے رنگ میں اُس کا سراپا دیلھ معاذ حیدر خان نے ایک بیٹ مس کی اپنے منہ زور جذبات کو با مشکل قابو  
کرتے اس نے لمحہ بھر میں اپنے تاثرات خطرناک حد تک سنجیدہ کیے آنکھ کہ پہلے اشارے کو سمجھتے دو محافظوں نے  
آگے بڑھ کر برق رفتاری سے ادیں وہ کو قابو کیا

وہ ہاتھ جواب تک انہوں نے تھام رکھے تھے لمحے بھر میں جدا ہوئے

اس اچانک ہونے والی افتاد پر زیان نے جیسے ہی آگے بڑھ کر ادیں وہ کو بچانا چاہا وہی معاذ حیدر خان کے دوسرے  
اشارے پر دائرہ توڑتے اگلے چار محافظ زیان پر لپکے وہ ذہنی طور پر تیار نہ تھا جو اوندھے منہ زمین بوس ہوا

وہ چاروں اُس پر لاتعداد لاتوں اور ملکوں کی یکایک برسات کرہے تھے

جب کہ سامنے کھڑا اس کا وہ جی جان سے پیارا دوست جو کہتا تھا

میرے معاملات میں نہ بولا کر جان سے جائے گا

# بانر مسکان کنول

وہ اپنی بات سچ ہوتے دیکھ رہا تھا

زیان کو کرہاتے دیکھ ادیں وہ جو ماؤف کھڑی تھی

ہوش میں آتے اب میچنے لگی

چھوڑو... چھوڑ دو مجھے....

خدا کے لئے رحم کرو....

آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں؟؟؟

ہم نے کیا بگاڑا ہے آپ کا؟؟؟

وہ معاز کو دیکھ کے آشفۃ سری میں چلا رہی تھی مگر مقابل کھڑے نوجوان پر رتی برابر کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

بلکہ وہ بغور اس کو یوں زیان کے لیے تڑپتا دیکھ رہا تھا وہ منہ زور کو ششیں کر رہی تھی کہ کسی طرح خود کو ان محافظوں

کے شکنجے سے چھوڑا سکے مگر شاید قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا

زیان نے ایک آدھ بار پلٹ کر وار کرنا بھی چاہا مگر بے سود

وہ چاروں بہترین تربیت یافتہ تھے

جو اس کے عمل کو بھانپتے ایک محافظ نے زیان کے ہاتھوں پر بھاری بھر کم پتھر دے مارا

Page 103 of 216



## بانر مسکان کھول

ہاتھوں کی انگلیاں ٹوٹتی محسوس ہونے پر زیان کی فلک شگاف چیخ نکلی کھیتوں میں دور دور تک کوئی نہ تھا فرار کا ہر راستہ  
بند دیکھ ادیں وہ نے ایک آخری کوشش آزمائی

دائیں ہاتھ والے محافظ کی کلائی پر اس نے سختی سے دانت جڑے

لمحے بھر کے لئے اس محافظ کی گرفت ڈھیلی پڑی

جب اس نے اپنی پوری جان لگا کر دوسرے محافظ سے ہاتھ چھڑایا

اس سے پہلے کہ وہ زیان کے مکمل قریب پہنچتی معاز حیدر خان نے ادیں وہ کو گڈی سے دبوچا ایک بار پھر خود کو پہلے  
سے کہیں زیادہ سخت گرفت میں پا کر اس نے مچلنا شروع کیا

"واٹ پیپین لٹل گرل"؟

ابھی سے اتنی تڑپ اپنے نام نہاد شوہر کے چند زخم دیکھ کر تم یوں تڑپ رہی ہو یہ تو کچھ نہیں ہے ابھی تو آپ کو آپ  
کے الفاظ میں بیوہ ہونے کا بھی درد برداشت کرنا ہے

لفظوں کا سیسہ اس کے کانوں میں اُنڈیلنے لگے بھر میں اس نے ادیں وہ کا ہاتھ مروڑتے اسکی پشت اپنی سینے جڑی وہ  
مکمل معاز حیدر خان کے وجود کا حصہ بنی ہوئی تھی جب کہ اس کے دونوں ہاتھ اب بھی معاز کے ہاتھ کی گرفت میں  
تھے کہا وہ بتیس سالہ نوجوان اور کہا وہ صنفِ نازک

## بانر مسکان کھول

ادیں وہ نفرت انگیز نگاہوں سے اسے دیکھ خود کو مسلسل آزاد کروانے کی کوشش میں تھی جب کہ مقابل کھڑا ہے وہ شہزادہ اس کی حرکت سے محفوظ ہو رہا تھا

ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ قابو کرتے اس نے محافظ کو اگلا اشارہ دیا  
اس کے اشارے پر وہ محافظ جو زیان پر حملہ آور تھے  
واپس اپنی پوزیشن پر کھڑے ہوئے

جبکہ ایک محافظ نے برق رفتاری سے آگے بڑھ کر ریوالور معاز کے ہاتھوں میں تھمائی  
مقابل سے پی گارڈ فورس کے ہٹنے پر ادیں وہ کی نظر زمین پر کرہاتے زیان  
پر گئی

دل میں ایک ٹھیس سی اُٹھی

آج ہی تو اس نے اعتراف کیا تھا

آج ہی تو اس نے وعدہ کیا تھا

آج ہی تو وہ دونوں مکمل جوڑنے والے تھے

مگر قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کہ جواب اس کو عزیز تھا اس کی آنکھوں کے سامنے تڑپ رہا تھا

Page 105 of 216

## بانر مسکان کھول

ادیں وہ نے س۔ سک کر گردن موڑتے التجائی نگاہوں سے اُسے دیکھا

ادیں وہ کو اپنی جانب دیکھتا پا کر معازنے گردن جھکا کر اس کو دیکھا جو اس کے سینے تک آرہی تھی

ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھا

نیلی آنکھیں رورو کر سُرخ مائل ہو چکی تھی

وہ جلا د تو نہ تھا

جو اپنے سامنے ہی اپنی محبت کو یوں تڑپتا دیکھ کر منہ پھیر لیتا

وقت لمحہ لمحہ کر کے گزرتے جا رہا تھا

اس کی گرفت ہلکی پڑی

اس کی آہنی گرفت نرم پڑھنے پر

ایک آپ چشم آنکھوں سے ٹوٹ کر زخما سے سفر طے کرتے ہونٹوں میں جذب ہوا جبکہ اس کی آنکھوں سے یوں

زیان فخر کے لیے جھلکتی تکلیف دیکھ

اس کی نرم پڑھتی گرفت لمحے بھر میں پھر خطرناک حد تک سخت ہوئی

اس جان لیوا گرفت میں بے ساختہ ایک سسکی ادیں وہ کے منہ سے نکلی

Page 106 of 216

## بانر مسکان کھول

جبکہ اب معاذ حیدر خان کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی

زیان نے نیم وا آنکھیں کھولے کرہاتے ہوئے معاذ حیدر خان کی گرفت میں مچلتے ادیں وہ کودیکھا

بامشکل ہمت جمع کر کے اٹھنا چاہا

صیان کو اٹھتا دیکھ معاز نے ہاتھ میں موجود ریو الوور سے پہلا نشانہ اس کے پیر پڑھ لیا یہاں ٹریگر سے گولی آزاد ہوئی  
تھی وہاں دو بے بس دلوں کی فلک شگاف چیخ نکلی

یہام۔ زیان درد کی شدت سے بلند آواز میں تڑپ رہا تھا

یہاں ادیں وہ اپنی بے بسی پر معاذ حیدر خان کی گرفت میں مچل رہی تھی

ہاتھ میں موجود ریو الوور اس نے ادیں وہ کی نرم ہتھیلیوں کے درمیان پھنسا کر اپنے فولادی ہاتھوں سے اسکے ہاتھ سختی  
سے اپنی گرفت میں لیے ایک بار پھر خطرے کی گھنٹی بجتی دیکھ

ادیں وہ نفی میں سر ہلانے لگی

جب کہ زیان درد کی شدت میں تڑپے اب اپنی موت کو اپنے انتہائی قریبی دیکھ رہا تھا

اہ موت کو.... یا پھر دوست کو؟؟

میرے بھائی تو یار بھلے کام کر کے بھی لوگوں سے بددعائیں لیتا ہے

# بانر مسکان کنگول

ہاہا تیرے معاملات میں ٹانگ اڑانا تو میرا بچپن سے پسندیدہ ترین مشغلہ رہا ہے

میں تیری ٹانگ توڑ دوں گا زیان

ایک ایک لفظ زیان کی سماعتوں سے ٹکرا رہا تھا آنکھوں میں نمی ابھر آئی یہ آنسو درد کی وجہ سے نہیں تھے

بلکہ اپنے جی جان سے پیارے دوست کو اپنی موت کے روپ میں دیکھ

وہ نوجوان مرد بھی ہار سا گیا تھا

جبکہ مقابل کھڑا وہ سنگدل شہزادہ حقارت سے زیان کو دیکھ رہا تھا

بامشکل زیان نے ٹوٹے لفظ ادا کیے

مم.... میں... تت... جھ..

سے کک... کوئی سوال.. نن.. نہیں کک.... کروں گا

تت... تو کہ... ت... تا تھا.... مم..

میں... تت.... تیرے.... ہا.... ہا تھا... وں سے...

جا... جان سے.... جا.... جا.... وں گ... گا



# بانر مسکان کھول

آج۔۔۔ جج۔۔۔ تت۔۔۔ تو۔۔۔ پ۔۔۔ اپنا۔۔۔ کک۔۔۔ کہا س۔۔۔ سچ کک۔۔۔ کر رہا ہے۔۔۔  
مم۔۔۔ یرے دوست۔۔۔

مم۔۔۔ میں تت۔۔۔ تجھ پر۔۔۔

اپنا۔۔۔ ا۔۔۔ خ۔۔۔ خو۔۔۔ ن مم۔۔۔ معاف۔۔۔ کک۔۔۔ کیا

اسے پہلے زیان اور کچھ کہتا معاز چنگھاڑا بند کر اپنی بکوا \*\*\*

لمحے بھر میں اس نے ادیں وہ کی انگلی پر دباؤ ڈالا ٹریگروزن پڑھنے پر دبا

گولی سیدھی زیان کی کنپٹی پر لگی

یہاں زیان کی روح فنا ہوئی تھی

وہاں ادیں وہ کی فلک شگاف چیخ نے عرش ہلا ڈالا

زندگی اپنی آنکھوں کے سامنے اجڑتی دیکھ وہ ساکت ہو چکی تھی

ہر کوشش ہر مزاحمت اب ترک کر دی گئی تھی

اُس کے لب ہلکے ہلکے لرز رہے تھے

آنکھوں سے آنسو بہنے سے بھی انکاری تھے بادل بھی اس کی بے بسی دیکھ برسن شروع ہو گئے تھے

Page 109 of 216

## بانر مسکان کنول

ڈھلتی شام مکمل تاریک زدہ یلدا کا روپ ڈھال چکی تھی  
بس گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی روشنی ہلکی ہلکی چار سو پھیلی تھی  
معاز حیدر خان کی گرفت اب ٹوٹ چکی تھی یا پھر خود توڑ دی گئی تھی  
بے جان سے وجود پر کھڑا رہنا

ناممکن تھا

وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے زمین پر بیٹھتی چلی گئی جن ہاتھوں سے وہ زیان کی جان لے چکی تھی  
سانسیں اکھڑ رہی تھی

منظر اب ڈھنڈلا سہ تھا

زیان کا چہرہ خون سے آلودہ تھا

جائز خموں کے نشان دردناک موت کی گواہی دے رہے تھے

READERS CHOICE

وہ سسکیاں اب تھم چکی تھی

قدرت کو شاید رحم آیا

آنکھوں کے سامنے مکمل تاریکی چھا گئی

وہ ہوش خر سے بیگانہ زمیں بوس ہوئی

ہوش و خرد سے بیگانہ زمین پر بیہوش ہوئی معاذِ مافیٰ طور پر پہلے ہی اس سب کے لئے تیار تھا اس لیے کوئی حیران کن رد عمل ظاہر نہ کیا

آسودگی سے اس کا رخ بستہ وجود کو مضبوط بازوؤں میں اٹھایا

موسلا دھار بارش ڈھنڈلا منظر پیش کر رہی تھی

زمین پر گرنے کے باعث ادیں وہ کے کپڑوں پر جا بجا کیچڑ لگا تھا حسی کے بالوں میں بھی کہی کہی مٹی کے زرعات دکھائی دے رہے تھے

گاڑی میں موجود اپنی جیکٹ اس کے شانوں پر پھیلاتے ایک سرسری نگاہ اس کے چہرے پر ڈال کر اس نے ادیں وہ کو بیک سیٹ پر لٹایا کے دروازے بند کر کے

وہ واپس زیان کی ڈیڈ باڈی کے پاس آیا بارش کے پانی کے باعث چہرے سے خون بہہ کر ارد گرد جمع ہوتے سرخ رنگ پانی کی صورت اختیار کر چکا تھا

محافظوں کا حصار توڑ دے وہ دوزانوں زیان کے سرہانے بیٹھا

## بانر مسکان کنگول

ایک آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر نکلا جیسے بارش کی بوندوں نے اپنے اندر سمو لیا کچھ درد ایسے ہوتے ہیں جن کی تکلیف بیان کرنے کے لیے الفاظ کی نہیں مل پاتیں خاموش لب نم آنکھیں

خود ہی حال دل بیان کر دیتی ہیں

معاذ نے سختی سے آنکھیں میچھی خود کو نارمل کرنے کی ناکام کوشش کرتے ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا

بے شک وہ معاز حیدر خان تھا

چٹانوں جیسا مضبوط نوجوان

لیکن اس کے مقابل جو بے جان پڑا تھا

وہ اس کا جی جان سے پیارا دوست تھا اس کا واحد دوست

لاش حویلی پہنچانے کا حکم صادر کرتے

وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر سوار ہوا رش ڈرائیونگ کرتے اس نے پورے راستے خود کو ادیاں وہ کو دیکھنے سے باز رکھا

فلحال وہ کسی صورت نرم نہیں پڑنا چاہتا تھا

آخر تو کو کچھ سزا کی حقدار اس کی منکوہ بھی تھی جو بنا کسی مضبوط گواہی کے خود زیان کو اپنا شوہر تسلیم کر چکی تھی

آخر کو زیان نے اس کو ایسا بھی کیا کہا تھا جو وہ اس پر اندھا اعتماد کر چکی تھی

Page 112 of 216

## بانر مسکان کنگول

لیکن ادیں وہ کو یہ حقیقت بتانا کہ اس کا شوہر زیان نہیں بلکہ معاز ہے

یہ ایک مشکل ترین مرحلہ تھا

جس کو آسانی سے صرف اور صرف ثنان ہی سلجھا سکتا تھا

جس کے لئے اس کا جلد از جلد صحت یاب ہونا ضروری تھا

.....

چند گھنٹوں پہلے....

کچھ دیر کی مسافت طے کر کے بالآخر وہ اپنی منزل پر پہنچا

کالی گاڑیاں حویلی کے مقابل رُکی گاڑی سے ڈھرا ڈھرا پی گارڈ فورس نے اتر

کر یکے بعد دیگر فائر حویلی کے داخلی دروازے پر کیے

فرزانہ خاتون جو آرام گاہ پر آنکھیں موندے لیٹی تھی

باہر سے صدائیں طوفان سُن کر گھبرا کر باہر آئی

رضیہ اور روقیہ مارے خوف کے زور قطار قرآنی آیات کے ورد کرنے میں مصروف تھی گھر میں کوئی مرد موجود نہ

تھا تمام ملازمین جماعت کے ساتھ پاس والی مسجد میں نماز ادا کرنے گئے تھے

Page 113 of 216



بانو مسکان گبول

معاذ برق رفتاری سے رکاوٹیں ہٹاتا عقبی حصے میں داخل ہوا

جہاں فرزانہ خاتون زینوں کے آخری حصے پر کھڑی آشفتمند حال رقیہ سے معلومات جاننے کی کوشش کر رہی تھی

آپ ان سے کیا پوچھ رہی ہیں؟

میں آپ کو بتا دیتا ہوں

آپ کے پوتے کی موت آئی ہے

کاٹ دار لہجے میں چنگھاڑتے وہ ان سے کچھ قدم کے فاصلے پر رُکا جب کہ اپنے سامنے معاذ حیدر خان کو دیکھ وہ اگلی سانس لینا بھول چکی تھی

تم.... تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

نکل جاؤ میرے گھر سے فوراً

فرزانہ خاتون اپنی او ب چھپاتی معاز پر چلائی

جبکہ ان کا فقرہ سن معاز کا تمقہ بلند ہوا جس نے حویلی میں انجان شور پیدا کیا

٧٧٧٧٧٧٧٧

کیا خوب کہی

## بانر مسکان کنگول

ویسے مجھے آپ پر افسوس ہوتا ہے کیونکہ اوّل روز سے ہی آپ اس خوش فہمی کا شکار ہے کہ یہ آپ کا گھر ہے  
لیکن مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا

کہ آپ اور آپ کا پوتا اس گھر کو حاصل کرنے کے لیے اس حد تک گرجائیں گے  
اس کا لہجہ یکدم سخت ہوا تھا

اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی دیکھ  
انہیں خطرے کا الہام سا ہوا

جب موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فرزانہ خاتون نے یکدم اپنا بگڑا لہجہ درست کیا  
"دیکھو اس میں ہماری کوئی غلطی نہیں ہے"

زیان بیٹے کو لگا کے تم اس لڑکی میں دلچسپی نہیں رکھتے اور تو اور وہ تمہارے گھر بھی رہ کر گئی تھی تمہارے ساتھ  
تم نے اس کو کوئی توجہ نہیں دی

نہ کوئی اہمیت دی "READERS CHOICE

اچھا تو اس لیے آپ کے پوتے نے میری منکوحہ کو اپنی منکوحہ قرار دے دیا؟؟؟ معاذ کی زناٹے دار آواز سن بے  
ساختم رضیہ چیخ نکلی

# بانر مسکان کنگول

آپ جانتی بھی ہے فرزانہ خاتون کیا کیا ہے آپ نے؟؟؟ ہاں؟

صرف لالچ کی خاطر اپنے۔۔۔۔

اہ.... خیر....

آپ کے پوتے کو تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا

تیاری کر لیں قبر کھدوا کر رکھیے گا

معاز حیدر خان اس دھوکے باز کی میت بھیج رہا ہے

معاز نے اپنی ادھوری بات چھوڑتے ان کے سر پر دھماکا کیا

جبکہ اسکا فقرہ سُن

فرزانہ خاتون کی چیخ بلند ہوئی

چہرے پر سخت تاثرات لیے وہ انکی صدائیں نظر انداز کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا حویلی سے باہر نکلنے لگا

اس کو جاتا دیکھ رضیہ راہداری سے ہوتی ہوئی باہر معاز کے پیچھے آئی

صاحب.... صاحب جی.... سنئے...

## بانر مسکان کتول

وہ جو گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا اپنے نام کی پکار سن کر اس نے سرخ انگارہ نظروں سے رضیہ کو گھورا

مم وہ صاحب جی میں کچھ بتانا چاہتی ہوں

ہنرم کہو سن رہا ہوں

ضبط سے لفظ ادا کرتے اس نے گہری سانس لی

صاحب اتنا تو میں جان چکی ہوں کہ حویلی میں بڑی ہی کوئی سیاست چھڑی گئی ہے

لیکن اس میں اُن چھوٹی بی بی کا کوئی قصور نہیں ہے اس بات کی گواہ میں ہوں صاحب۔۔۔

رقیہ نے انھیں فرزانہ بیگم کے کمرے میں بھیجا تھا

تو جی میں تو اس گھر دانمک کھایا ہے عارف صاحب نے میری تی دی شادی کروائی تھی

بڑے احسانات ہیں جی ان کے ہم پر

اہ رضیہ بی جلدی بتاؤ

میرے پاس وقت نہیں ہے

وہ تلملا سا اٹھا

READERS CHOICE

# بانر مسکان کنگول

اس کی کہانی سن کر

جی وہ جب کمرے میں گئی تو کہانی الٹی سنائی گئی تھی

الٹ کہانی...! مطلب؟

معاذ کی پیشانی پر لب نمودار ہوئے

الٹی کہانی کا مطلب ہے صاحب

عارف صاحب کو سوتیلا بیٹا بتایا گیا

اور فخر صاحب کو سگا

فرزانہ بیگم نے ادیں وہ بی بی کو یہ نہیں بتایا کہ جی وہ فردوس صاحب کی دوسری بیوی ہے

اور فخر صاحب ان کے پہلے شوہر سے ہیں انہوں نے تو جی عارف صاحب کو ہی سوتیلا بنا ڈالا

حلانکہ سوتیلے تو فخر صاحب تھے

اور یہ تمہاری بیگم صاحبہ نے اس لیے کیا ہے کیونکہ فردوس چچا کے بعد ساری جائیداد عارف انکل کو ملی تھی

کیونکہ وہی ان کی سگی اولاد تھے



# بانر مسکان کتول

مگر انہوں نے اپنی پسند کی شادی کی جس کا ازالہ انہوں نے ادیں وہ کی صورت  
کیا.....

حد ہے کس قدر دولت پرست لوگ ہیں یہ معاز نے نفی میں سر ہلاتے افسوس سے کہا ...  
لیکن رضیہ بی آدیں وہ اتنی نا سمجھ اور بیوقوف کیسے ہو سکتی ہے؟  
اگر زیان نے کہا میں شوہر ہوں تو وہ بیوقوف لڑکی مان بھی گئی؟؟؟  
مجھے دبئی میں شک تو ہوا تھا

مگر میں معلومات نکلوا کر اس کے پاس جانا چاہتا تھا  
مگر یہاں تو محترمہ توتف.....

معاز نے الفاظ ادھورے چھوڑتے لب بھینچے  
رش ڈرائیونگ کرتے وہ اب گاؤں کو عبور کرتے ہائی وے پر گاڑی دوڑا رہا تھا

غصہ جیسے ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا

کچھ بھی تھا

READERS CHOICE

# بانر مسکان کنول

## اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

Facebook ID; <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram; <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

# بانر مسکان گول

غلط فہمی ہی سہی

مگر ادیں وہ کی آنکھوں میں زیاں کے نام کے آنسو دیکھ اس کا ضبط کرنا ممکن تھا کچھ گھنٹوں کی اور مسافت طے کرتے وہ لوگ اسلام آباد "پرل کوئین مینٹل" ہوٹل پہنچے

فحال انہیں یہیں قیام کرنا تھا

پی گارڈ فورس کی گاڑیاں بھی اس کے آگے پیچھے رکیں

معاذ نے گاڑی سے اتر کر ایک محافظ کو ویل چیئر لانے کو کہا

کچھ دیر بعد وہ ویل چیئر لیے فرنٹ سیٹ کے پاس کھڑا ہوا

معاذ نے آگے بڑھ کر ادیں وہ کو بازو میں تھاما

مگر خود کو اسے دیکھنے سے باز رکھا وہ جس حد تک خود پر قابو رکھ سکتا تھا رکھ رہا تھا

مگر کسرتی بازو پر ابھرتی نسیں اُسکے کی مثال تھی

جو پی گارڈ فورس کے تمام محافظ دیکھ ادیں وہ پر افسوس کر رہے تھے

ادیں وہ کو ویل چیئر پر بٹھا کر اس نے ایک نظر خود پر ڈالی

اس کا ح یہ کافی حد تک رف تھا

Page 121 of 216

# بانر مسکان کنول

اور خود وہ تھا معاذ حیدر خان

دی گریٹ بزنس ٹائیکون

اس حلیے میں ہوٹل جانا ممکن تھا

اس کی شان کے خلاف

نظر بھٹک کر ادیں وہ پر گئی جس کے شانوں پر اس نے جیکٹ ڈالی تھی

دماغ پر زور ڈالنے پر یاد آیا

جب اس نے پہلی نظر میں کھیت میں اسے دیکھا تھا

تو اس نے دوپٹہ اور چادر لی ہوئی تھی

چادر تو اس کے سامنے ہی زور آزمائی کرنے پر زمین پر گر گئی تھی

لیکن ڈوپٹہ اس نے اوڑھا ہوا تھا

معاذ نے مطمئن ہو کر جیکٹ اس کے شانوں سے ہٹائیں

ارد گرد پی گارڈ فورس کے محافظ اب تک نظریں جھکائے کھڑے تھے



## بانر مسکان کتول

جب کہ معاذ حیدر خان کی آمد پر ہوٹل مینیجر عملے سمیت اس کے استقبال کو کھڑا تھا

جعنی اس نے جیکٹ ہٹائی نظر بھٹک کر اس کے سراپے پر گئی بارش کے باعث جارِ جُٹ کا وہ لباس اُسکے وجود سے لگا ہوا تھا

جس کے باعث جسم کے خدو خال نمایاں تھے

یکدم اُس کی رگیں تن گئی

اس نے برق رفتاری سے واپس جیکٹ ادیں وہ پر پھیلائی

"اے یہ بیوقوف لڑکی بار بار میرا ضبط آزار ہی ہے

دل کر رہا ہے میں منہ توڑ دوں اس کا..."

معاذ ضبط سے مٹھیاں بھیجتے غرایا جس پر محافظوں نے بمشکل اپنی ہنسی روکی

مگر نظریں اٹھسنے کی گستاخی نہ کرئی

"اس محترمہ کو اوپر کمرے میں لے کر جاؤ میں کچھ کنڈیشنز دیکھ کر آتا ہوں

اور ہاں احتیاط کرنا کوئی گربڑ نہ ہو"

"یس سر"



## بانر مسکان کنگول

سختی سے محافظوں کو تاکید کرتے وہ مقابل سمت بڑھ گیا

جبکہ محافظ ویل چیئر پر اُس ہوش و خرد سے بیگانہ وجود کو روم میں لے گئے

زیان کی خون آلود لاش دیکھ حویلی میں کہرام برپا تھا اگرچہ معاذ کے جانے کے بعد فرزانہ خاتون جانتی تھی کہ وہ اپنا  
کہا سچ کرے گا  
مگر ایک امید تھی...

اہ امید مگر کس بات کی؟ اگر تم کبھی کسی کو تکلیف دو تو  
اُس کو اُس تکلیف کا حقدار مت سمجھنا بلکہ اس تکلیف کو اپنی امانت جاننا کیونکہ وہ امانت تمہیں اللہ ایک نہ ایک دن  
واپس ضرور لوٹ آئے گا  
اور یہی کچھ فرزانہ خاتون کے ساتھ ہوا زیان کی صورت....

اگرچہ زیان جس مقام پر تھا اب اس کو اپنے کیے کی سزا بہتر مل چکی تھی  
اور فرزانہ خاتون کو مل رہی تھی  
جس کی مدت کوئی نہیں جانتا تھا

# بانر مسکان کھول



ادیں وہ نے نیم وا آنکھیں کھولیں تو خود کو ہوٹل کے روم میں پایا  
ایک سنگین خاموشی تھی چاروں اطراف جیسے جیسے وہ بیدار ہو رہی تھی گزرا وقت فلم کی طرح اس کی سماعتوں پر چھا  
رہا تھا

ہاتھوں کی نازک انگلیوں سے اس نے اپنے بال بُری طرح جکڑے  
گزرا وقت ہتھوڑے کی مانند اس کی سماعتوں سے ٹکرا رہا تھا  
آنکھیں ایک بار پھر نمکین پانی سے بھر گئی  
جسم برف کی مانند تھنڈا پڑ چکا تھا  
لب ہولے ہولے لرز رہے تھے  
وہ جواب تک دیہرے دیہرے سک رہی تھی

READERS CHOICE

باقاعدہ آشفٹہ سری میں چلاتے ہوئے کمرے میں موجود ہر چیز زمین کی نظر کرنے لگی  
کمرے سے توڑ پھوڑ کی صدائیں سن ایک محافظ بھاگتا ہوا نیچے لوبی میں معاز کے پاس آیا

اس نے ساری صورت حال معاز کی نظر کی

Page 125 of 216

# بانس مسکان کنگول

وہ جمع اب تک پر سکون بیٹھا تھا

محافظ کی بات سن کر اس کی رگیں تن گئی

آخر کو وہ ایک مرد تھا

اس کی غیرت یہ ہر گز گوارا نہیں کرتی

کہ اس کے نکاح میں موجود لڑکی

کسی اور کا غم منائیں

ہاتھ میں موجود سیگرت کو پیروں تلے روندتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں داخل ہوا

جیسے ہیں اس نے کمرے میں قدم رکھا ہوا میں اُچھلتا ہوا کانچ کا گلدان عین اس کے سر کے پاس سے گزرا

اگر بروقت وہ نیچے نہ جھکتا

تو یقیناً اس کے چہرے کا حشر نہ قابل بیان ہوتا

ادیں وہ کی پشت معاز کی جانب تھی

جو اس کی موجودگی کا احساس تک نہ ہوا

## بانر مسکان کتول

اپنی کاروائی جاری رکھتے ہوئے اس نے آگے پیچھے نظر گھمائیں

اب کی بار نظر ایک قیمتی پینٹنگ پہ رکی لیکن وہ پینٹنگ اس کی پہنچ سے دور تھی

اس پینٹنگ کو نیچے اتارنے کی ترکیبیں سوچ ہی رہی تھی

جب معقر نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا

اس کا ارادہ بھانپتے لمحے بھر میں قدم بڑھا کر بازو سے دبو چتے اسے اپنی مضبوط گرفت میں لیا

وہ جو اس لمحے کے لئے تیار نہ تھی

یکدم خود کو آہنی حصّار میں پا کر

تلملا اٹھی

لیکن جب نظر اس مغرور شہزادے کی سرمئی آنکھوں سے ملی

تو ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی

جبکہ معاز جبرے سختی سے بھینچتے گویا ہوا  
READERS CHOICE

دکھا دیا آپ نے پڑھے لکھے جاہل ہونے کا ثبوت...؟

بانو مسکان گبول

پانچ

یا اب بھی کوئی کسر باقی ہے؟؟

لہجے میں واضح سختی تھی

جسے نظر انداز کرتے ہوئے

وہ دو بد و گویا ہوتی

میں نے تو پڑھے لکھے جاہل ہونے کا ثبوت دیا ہے

مگر اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا؟

اپنی اناکی تسکین کے لیے کسی بے گناہ کا قتل کر کے کتنا فخر محسوس کر رہے ہیں آپ مسٹر حیدر خان۔۔۔؟

لہجے میں صرف نفرت و حقارت تھی

ہاہاہاہاہا لٹل گرل

فقط ایک خون کر کے میری انا کو کوئی خاص تسکین نہیں پہنچی

اہاں... سوچ رہا ہوں ایک ٹریلر

تمہیں بھی دیکھا دو



# بانر مسکان کھول

" وہ بھی تھا معاز حیدر خان ڈھیٹا ابن ڈھیٹ

اسکا ڈھیٹائی سے ادا کیا فقرہ سُن ا دیں وہ نے دانتوں تلے لب دبائے....

گزر اوقت ایک بار پھر سماعتوں سے ٹکرانے لگا

جب تاثرات سے برعکس انداز میں اسکا گریبان دبوچتے وہ گویا ہوئی

آپ نے مار دیا

آپ نے انہیں مار دیا

کتنی تکلیف میں مارا ہے انہیں

وہ کتنا ٹپ رہے تھے

وہ وہ تو آپ کے دوست تھے نہ؟

آپ کو رحم نہ آیا ان پر

زمینی فرعون بن کر آپ یہ کیوں بھول گئے کہ ایک مُصَف اوپر بھی ہے

جس کی پکڑ سے کوئی نہیں بچ سکتا

## بانر مسکان کنگول

اس کی نظروں میں بے انتہا نفرت و حقارت تھی

چند سیکنڈ وہ مغرور شہزادہ تیوری پر بل سجائے

بغور سامنے کھڑی اُس کی سالہ لڑکی کو دیکھتا رہا

جو جھانسی کی رانی بنے خدا جانے اس پر کیا ثابت کرنا چاہتی تھی

مگر مقابل موجود وہ نوجوان بھی کوئی عام شخص نہ تھا

جو کسی کے ہاتھ اس کے گریبان تک پہنچ جاتے

اور وہ خاموش رہتا

ایک جھٹکے سے معاز حیدر خان نے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹا کر بیڈ پر پٹخا

"میری بات سنو لڑکی

یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی تھی

آج کے بعد ایسی حرکت کرنے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں

ورنہ تمہارے یہ ہاتھ تک کندھے سے اکھاڑ کر کتوں کے آگے ڈال دوں گا" انڈر سٹینڈ

## بانر مسکان کنگول

اُن غضبناک سرمئی آنکھوں میں واضح وارنگ تھی

نہ چارادیں وہ کواثبات میں سرہلانا پڑا

"ماضی"

فردوس خان اپنے وقت کے ایک جانے مانے سیاستدان تھے جبکہ حیدر خان ان کے چچا زاد بھائی کے بیٹے تھے

یہ خاندان "خان فیملی" کے نام سے مشہور تھا

جہاں اُن کی رحم دلی اور خوش اخلاقی کے چرچے مشہور تھے وہیں ظلم کے خلاف ان کی سفاکیت بھی اعلیٰ درجے کی تھی فردوس خان کی زوجہ نے عارف درانی کو جنم دے کر اس فانی دنیا سے منہ موڑ لیا تھا

جبھی عارف درانی کی خاطر فردوس خان نے دوسری شادی کی فرزانہ خاتون سے جو پہلے سے بیوہ اور ایک بچے کی ماں تھی جو تھے "فخر صاحب"

بظاہر فرزانہ خاتون عارف صاحب سے شفقت سے پیش آتی تھی

مگر دل ہی دل میں لالچ اور حسد پروان چڑھ رہی تھی

وقت گزرتا گیا فخر صاحب احساس کمتری کے احساس سے روندتے چلے گئے

حلانکہ فردوس صاحب نے دونوں میں کبھی فرق نہ کیا تھا

## بانر مسکان کھول

مگر شاید وہ حسد فرزانہ خاتون اور فخر صاحب کی فطرت میں شامل تھی اور فطرت وہ چیز ہے جو کبھی نہیں بدل سکتی  
بیس سال کی عمر میں عارف صاحب نے ولایت جانے کی خواہش ظاہر کی جس کو پورا کیا گیا

وقت ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسلتا گیا جوانی کا خون تھا

جو ایک غلطی عارف صاحب سے سرزد ہوئی انھوں نے مریم خاتون جو ایک غیر مذہبی عورت تھی بنا کسی کو اطلاع  
دیے ان سے شادی کی

اور یہی وہ وقت تھا جب سب ان کے خلاف ہوئے

یہاں حیدر خان رومیہ خاتون کے ساتھ پر سکون زندگی گزار رہے تھے

معاز حیدر خان کی پیدائش سے چند عرصہ قبل وہ لوگ دُبی شفٹ ہو گئے

پڑھے لکھے اور سلجھے لوگ تھے

دولت کی ٹریل پیل تو پہلے ہی تھی

عارف صاحب کے نکاح کی خبر گاؤں میں آگ کی طرح پھیلی

عارف صاحب واپس پاکستان آئے ماں باپ کی ناراضگی بُری طرح گھل رہی تھی جس کو موقعِ غنیمت جان کر

فرزانہ خاتون نے شرط رکھی کہ انکی بیٹی کی شادی زیان سے کی جائے گی

## بانر مسکان کنگول

زیان کی عمر اُس وقت تقریباً سولہ برس کے قریب تھی جبکہ ادیں وہ صرف پانچ سال کی تھی

فرزانہ خاتون جانتی تھی کہ جائیداد کے مالک اب عارف صاحب تھے

اور ان کے بعد ثنائ اور ادیں وہ

اگر ادیں وہ پر ایک رشتہ کا بند باندھ دیا جاتا تو بیٹی کے لئے عارف صاحب سب کچھ قربان کر دیتے

نافرمانی کی معافی جب زیان اور ادیں وہ کے نکاح کی صورت میں ملتی نظر آئیں تو بنا وقت ضائع کئے انہوں نے حامی بھر دی مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا مریم خاتون اس نکاح کے خلاف تھی اور یہ بھی جانتی تھی کہ یہ سب فرزانہ خاتون فقط اپنے مفاد کے لئے کر رہی ہیں

ماں کی صدا تھی عرش تک جا پہنچی عین نکاح سے دو روز قبل

رومیہ خاتون، حیدر خان، اور معاز حیدر خان واپس پاکستان پہنچے

تیا ریاں اپنے عروج پر تھی

گاؤں کا ہر ایک فرد مدعو تھا

آخر کو فردوس خان کے پوتا پوتی کا نکاح تھا

جب زیان کی ضد پر نکاح گاؤں کے قریبی شہر کے ہوٹل میں رکھا



# بانر مسکان کتول

فردوس خان فرزانہ خاتون

فخر صاحب کی اہلیہ اور زیان

ایک ہی گاڑی میں روانہ تھے

جبکہ کچھ ہی فاصلے پر باقی رشتہ داروں کی گاڑیاں تھیں

رومیہ خاتون مریم خاتون کے ساتھ پہلے ہی ہوٹل پہنچ چکی تھی

پانچ برس کی ادیں وہ کوسفید گھیردار فراک پہنائی گئی تھی

بھورے بال جن کی آخری حد کندھوں تک تھی

سر پر سفید موتی اور ہیرے سے جڑا تاج دودھیا وگلابی رنگت، نیلے موتی کی مانند چمکتی آنکھیں، کمان کی طرح اٹھی  
پلکیں... دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے آنے والے وقت سے انجان وہ چھوٹی سی گڑیا اپنی ہی گڑیا سے کھیلنے  
میں مصروف تھی...

جبکہ نیچے لوبی میں بیٹھی مریم درانی اپنی بیٹی کی قسمت پر آب چشم بہا رہی تھی  
رومیہ خاتون "معاذ کی والدہ"

مسلسل ان کو چپ کرانے میں مصروف تھی

Page 134 of 216

اے بھابھی آپ نہیں جانتی "والدہ"

یہ شادی صرف جائیداد کے لئے کر رہی ہیں

میں نے عارف کو کہا بھی تھا حتیٰ کہ میں نے ان سے یہ بھی کہا تھا جو جائیداد میرے نام ہیں آپ وہ لے لیں سب کچھ  
لے لیں مگر وہ نہیں مان رہے

ارے میں سمجھتی ہوں مریم

میں سب جانتی ہوں

مریم تم صبر رکھو

وہ ذات وہاں سے راستہ نکالتی ہے

جہاں سے ہمارا گمان بھی نہیں ہوتا

جی مجھے یقین ہے رومی صہ بھابھی

میں نے اس پاک ذات کو محمد کا واسطہ دیا ہے

میں نے اللہ کو کہا ہے

میں نے سنا تھا

# بانر مسکان کنگول

تمہارے رب کے اشارے کے بنا ایک پتہ بھی نہیں ہلتا

بھا بھی میں نے قرآن میں پڑھا تھا

کہ صبر اور نماز قائم کرو

باخدا بھابی اسلام میں شمولیت کے بعد میں نے کوئی نماز قضا نہ کی

اُس کے احکامات کو پورا کرنے کی بہت کوشش کرتی ہوں

مگر بھا بھی اہ پھر بھی آج یہ وقت آگیا میرے گناہوں کی سزا میری بیٹی

یا اللہ وہ پھوٹ پھوٹ کر الفاظ ادھورے چھوڑ کر رودی

چہرہ ہاتھوں میں چھپائے متواتر آنسو رکنے سے انکاری تھے..... تم نے یہ کیوں سوچا کہ وہ رب تم سے ناراض ہے؟

ہو سکتا ہے یہ تمہاری آزمائش ہو

تمہارے یقین کی آزمائش

اور اس ذات پر بھروسہ رکھو

جب وہ آزمائش میں ڈالتا ہے تو

# بانر مسکان کنگول

وہاں سے نکلنے کا راستہ بھی بناتا ہے

رومیہ خاتون ان کو سمجھانے میں مصروف تھی جب سولہ سالہ معاز ان کے مقابل آیا

ہیے رومی میرا بیگ نہیں مل رہا

پلیز ہیلپ می نہ

سرخ و سفید رنگت

بے تاثر سرمئی آنکھیں

ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے

وہ چہرے پر ڈھیروں بیزاری لیے کھڑا تھا

اہاں بری بات معاز میں آنٹی کے ساتھ مصروف ہوں

جائیں آپ روم نمبر تھری میں

جا کر ویٹ کریں میں کچھ دیر تک آتی ہوں رومیہ خاتون کی بات پر وہ دل جمعی سے شانے آچکاتا روم تھری کی جانب

بڑھ گیا وہ اپنی ہی دُھن میں چلتا بے نیازی سے کمرے کے اندر داخل ہوا

منظر دیکھیں یکدم ٹھٹکا

Page 137 of 216

# بانر مسکان کنول

سامنے وہ چھوٹی سی گڑیا

اڑھی تر چھی آنے والے وقت سے انجان خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی

قدرے آہستگی سے قدم اٹھاتا

وہ عین اس کے مقابل روکا

بے ساختہ نظر اس گڑیا کے گدگداز

رُخساروں پر رُکی

نظر نے بھٹک کر اس ڈزنی پرنسز کے چہرے کا طواف کیا

دل نے شور مچایا کہ اُس چھوٹی موٹی سی گڑیا سے باتیں کرے

نرمی سے جھک کر اس جمنا سٹک کے سٹوڈنٹ نے گڑیا کو جگایا

"ہیے لٹل گرل ویک آپ پلیز"

اُف تا مشلہ اے تو تھارے اوووو (READERS CHOICE)

ادیں وہ نے منہ بسورتے اس انجان لڑکے کو دیکھا چونکہ کم عمر تھی



## بانر مسکان گول

تو یاد ہی نہ تھا کہ دو سال قبل بھی اس سے مل چکی ہے

جب کہ معاز تو بخوبی اسے جانتا تھا پہلی بار جب وہ ادیں وہ سے ملا تھا تب وہ صرف آٹھ ماہ کی تھی

گول مٹول سی مگر قد تھوڑا چھوٹا تھا

تب سے وہ اسے "لٹل گرل" کہہ کر مخاطب کرتا تھا

پھر دوسری ملاقات میں لٹل گرل تین برس کے قریب تھی

قد تو اب قدرے بہتر تھا

مگر بولنا محترمہ کو اب بھی نہیں آتا تھا اب کی بار تیسری ملاقات پانچویں برس میں ہوئی

وہ جو منہ بسورتے اپنی بات مکمل کر گئی اس کا تو تلہ لہجہ سُن معاز کا قہقہہ گونجا

(ساؤنڈس فنی لٹل گرل)

با مشکل اپنا قہقہہ ضبط کرتے معاز فقط اتنا ہی کہہ سکا

("ہے تا؟ تا بول لے اووو؟")

اب کی بار پھر اس قہو قوں میں مزید شدت آئی....

# بانر مسکان کنگول

(الے بھی آپ پادلون تی طلھا تو ہش رے اوو ومیلا مجاک لارے اوتا)؟؟؟؟

معاذ کو ہنس ہنس کہ بے حال ہوتا دیکھ ادیں وہ کو خاصا غصہ آیا

اے ہاہاہاہاہاہان نہیں نہیں یار

تمہارا مذاق کیوں اڑاؤں گا میں

ہاہاہاہاہاہان نہیں نہیں پلیز

اب تم بس چپ رہنا

بالکل چپ رہنا

میرے پیٹ میں درد ہو گیا ہے ہنس ہنس کر

اگر اب تم نے منہ کھولا تو میں

"ٹولیرٹیٹ" نہیں کر پاؤں گا...

اب کی بار جب وہ چھوٹی سی لڑکی بغور اُس سُر مئی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھ رہی تھی جو مسکراتے ہوئے اسی کی جانب متوجہ تھا

ادیں وہ کو یوں ٹکلی باندھ دیکھتے وہ پہلو بدلتے گویا ہوا

Page 140 of 216

# بانس مسکان کنگول

ایسے کیا دیکھ رہی ہو لٹل گرل؟

"آپ پو لے گرے مونچر لگ لے ہیں"

چند سیکنڈ معاز خاموشی سے بغور اس کی بات کا ترجمہ سمجھنے کی کوشش کرتا رہا

پھر یکدم اس کی معصومیت پر مسکرا بیٹھا

اور تم بہت کیوٹ لگ رہی ہو لٹل گرل

کہتے ساتھ ہی اس نے نرمی سے ادیں وہ کے گدگداز گالوں کو نوچا

جس پر اس نے کیوٹ سامنہ بنایا

ابھی وہ دونوں آپس میں مصروف ہی تھے جب دروازہ کھولتے

حیدر خان، عارف دُرانی، مریم اور رومیصہ خاتون اندر داخل ہوئے

سب کے چہرے سپاٹ تھے

جبکہ رومیصہ خاتون نے آگے بڑھ کر شفقت سے معاز کو نرم آنکھیں لیے پُر امید سے دیکھا

## بانر مسکان کنگول

نکاح خواں سمیت وہ سب ہسپتال کے روم میں تھے  
جہاں فردوس خان اپنی آخری سانسیں گن رہے تھے  
ہوٹل سے کچھ ہی فاصلے پر ایک ٹرک سے گاڑیوں کا بری طرح تصادم ہوا  
فخر صاحب اور ان کی اہلیہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے تھے  
فرزانہ خاتون کی حالت قدرے بہتر تھی جبکہ زیان کے سر پر گہری چوٹ لگی تھی جس کے باعث اس کی سرجری کی  
جاری تھی  
زیادہ توقع اس کی یادداشت چلی جانے یا کسمس میں جانے کی تھی  
مگر فلوقت کچھ بھی کہنا قبل از وقت تھا..... یہاں فردوس خان کی حالت بھی تسلی بخش نہیں تھی  
کیونکہ نکاح بڑے پیمانے پر کیا جا رہا تھا تو حادثے کی خبر سن کر بچے گلیاں شروع ہو گئی تھی کہ ادیں وہ کالا سایہ بن کر  
اُن کے خاندان میں آئی ہے  
موقع کی نزاکت اور عزت و وقار کا پاس رکھنے کے لیے فردوس خان نے حیدر خان کے آگے معاذ حیدر خان کی قربانی  
مانگی تھی  
ہسپتال کے سرد روم میں تمام نفوس ساکت تھے ایک طرف رومیصہ اور مریم ادیں وہ کو بہلا رہی تھی

## بانر مسکان گول

کہ جب قاضی مخاطب کرے تو اس نے کیا کہنا ہے وہ معصوم تھی انجان  
مگر مقابل بیٹھا وہ سولہ سالہ معاز سپاٹ تاثرات لئے وہ اتنا کم عقل تو نہ تھا جو موجودہ حالات نہ سمجھتا  
وہ بس یک ٹک سرمئی آنکھیں اُس لٹل گرل پر مرکوز کئے بیٹھا تھا  
کچھ ہی دیر میں ایجاد و قبول کے مراحل طے پائے اور  
اُدیں وہ دُرانی سے

ادیں وہ معاز حیدر خان کا سفر شروع ہوا  
ادیں وہ کے مثبت ردِ عمل ظاہر کرنے پر معاز مبہم سا مسکرایا  
مگر جلد ہی خود کو ایک خول میں لپیٹا کیونکہ فی الحال وہ ادیں وہ کو کسی بھی قسم کی رعایت دینے کے موڈ میں نہ تھا ایک  
سرسری نگاہ مقابل بیٹھی اُس لڑکی پر ڈالی جو چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رونے کا شغل فرما رہی تھی  
ایک سرد سی آہ بھر کے اس نے پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر اُڑائے کو فون کیا بالکنی میں جا کر کچھ ضروری  
ہدایات اُسے سمجھا کر اس نے سگریٹ لبوں سے لگائی  
یہ جشن تھا یا پھر سوگ؟

جشن یہ کہ آج وہ اس کی پناہوں میں تھی اس کی شریک حیات اس کی لٹل گرل...



## بانر مسکان کھول

یا اُس دوست اور کزن کا سوگ جس کو وہ اپنے ہاتھوں سے جہنم رسید کر کے آیا تھا....

خود کو کمپوز کرتے وہ یہ سوچ کر کمرے میں داخل ہوا کہ اب ادیں وہ کو حقیقت بتا کر نیا سفر شروع کریں

مگر جو نہی قدم کمرے کے بیرونی حصے میں پڑے لمحوں کے لیے ٹھٹکا خالی کمرہ منہ چڑھا رہا تھا

اس نے ایک نظر واشروم دور کو دیکھا لائٹ آف تھی روم ڈور بھی اندر سے لوک تھا مطلب وہ کمرے میں ہی تھی

وہ کوئی عام شخص تو نہ تھا باز جیسی نگاہ رکھنے والا بتیس سالہ نوجوان

قدرے دھیمے قدم اٹھا کر وہ عین دروازے پر رُکا جب نظر زمین پر لہراتے سائے پر گئی

اس نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا قدم بڑھا کر ایک جست میں اس کے مقابل آیا

وہ جواب تک آنکھیں سختی سے مینچے پردے کی آڑ میں کھڑی تھی اپنے مقابل معاز کو پا کر جھٹکے سے کمر کے گرد لپیٹے

ہاتھ آگے بڑھائے

جن میں اس نے نرم ہاتھوں میں مضبوطی سے چھری تھام رکھی تھی اس کے لرزتے ہاتھوں میں کھلونا دیکھ وہ جمنا سٹک

ماسٹر مبہم سا مسکرایا  
READERS CHOICE

مگر سامنے کھڑے وجود پر ظاہر نہ ہونے دیا

"مم مجھے جانے دیں

# بانر مسکان کنگول

ورنہ میں ماردوں گی"

اس کے جملے پر معاز نے ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں پھنسائے  
کشادہ شکن آلود پیشانی،

غمناک سرمئی آنکھیں، جو زیر کرنے کا ہنر بخوبی جانتا تھی، عنابی لب دانتوں تلے دبائے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا  
"نہیں جانے دے رہا اب؟"

"میں ماردوں گی"

آواز روندیں تھی

"تو ماردو"

بے تاثر لہجہ اطمینان قابل دید تھا

"آپ ایک قاتل ہیں"

لہجے میں واضح حقارت تھی  
READERS CHOICE

"یہ تو مجھے پہلے سے ہی پتہ ہے"

# بانر مسکان کنگول

کچھ نیابتاؤ"

بے نیاز سرد لہجہ

اب ضبط کرنا مشکل مرحلہ تھا

فاسفورس جیسے نیلے سمندر کی مانند نیلی آنکھوں میں گہرا نمکین پانی واضح ہونے لگا

مقابل نے ضبط سے سرد آہ بھری

اگر تمہارا یہ لائف شوڈرامہ کمپلیٹ ہو گیا ہے تو یہ کھلونا مجھے دو

اب کی بار تاثرات سرد تھے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی لئے وہ نیلی آنکھوں کو گہری نظروں کے حصار میں لیے گویا

ہوا ...

نن نہیں میں نہیں دوں گی

پلیز مجھے جانے دیں نہ

لہجے میں التجا تھی  
READERS CHOICE

میں ابھی بہت نرمی سے پیش آرہا ہوں یہ چھری خود میرے حوالے کر دو

اگر میں نے لی تو سزا ملے گی

Page 146 of 216

# بانر مسکان کنگول

چہرہ اسپاٹ تھا

جبکہ لہجہ چٹانوں جیسا سخت

اس کے لہجہ اور سرمئی آنکھوں میں عجیب مقناطیسیت سی تھی اپنے حال پر غور کیا تو فقط حماقت کا ٹھاٹھے مارتا سمندر  
شور برپا کرتا نظر آ رہا تھا

ہاتھوں میں واضح لرزش تھی

"مم میں نہیں دوں گی مجھے جانے دیں نہ پلیز"

ایک گھٹلی سی حلو میں معدوم ہوئی

اپنے سامنے اُس اکیس سالہ لڑکی کو باضد دیکھ

معاذ نے ضبط کی شدت سے جبرے بھینچے

اس نے ایک قدم آگے بڑھایا

جبکہ ادیں وہ نے دو قدم پیچھے لیے  
READERS CHOICE

خا... خب.. خبردار جو آپ میرے قریب آئے میں سچ میں مار دوں گی

تمہارے خبردار کی تو ایسی کی تیسری.....

Page 147 of 216

## بانر مسکان کنگول

دانت پیستے فقرہ ادا کر کے وہ لمحے بھر میں فاصلہ مٹاتا اس کے دونوں ہاتھ قابو کر گیا

اس کی پکڑ میں شدت تھی

ادیں وہ کو اپنی کلائیاں ٹوٹی محسوس ہوئی

بے ساختہ منہ سے سسکی نکلی

جس کو نظر انداز کرتے معاز نے سختی سے اس کے جبرے کو گرفت میں لیا

پاگل ہو؟

یا مجھے پاگل سمجھتی ہو؟

وہ جس کے لیے کلائی پر موجود شدت کو ضبط کرنا مشکل ترین مرحلہ تھا

اپنے منہ پر فولادی گرفت محسوس کرتے جی جان سے لرزا اٹھی

سسکنا با آواز بلند رونے میں بدل گیا تھا ایک طرف اپنی حماقت پر ماتھل پیٹنے کو دل کر رہا تھا

تو دوسری طرف اس جلاد کو اپنے قریب پا کر بے بسی کے احساس نے لرزادیا وہ جو مسلسل رونے کا شغل فرما رہی تھی

اُسے دیکھ معاز تلملا کر گویا ہوا

ہیے بند کرو یہ اپنا (سوسو سو)

Page 148 of 216



# بانر مسکان کتول

" جھانسی کی رانی "

آخری جملے میں ہمکلامی کی گئی تھی فاصلہ قائم کرتے

اُس نے چھری ایک نشانے سے کھڑکی کے پار کی

جوا دیں عہ کی پشت سے ہو کر گزری

وہ بدک کر دو قدم دائیں جانب اچھلی

اُس کی حرکت کو بظاہر وہ نظر انداز کر رہا تھا

در حقیقت جب کہ اُس کی ہر حرکت سے معاز حیدر خان محفوظ ہو رہا تھا

میری بات سنو لڑکی

اب سے لے کر دبئی جانے تک اگر تم نے اپنی بیوقوفیوں کا سرٹیفکٹ شو کیا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا

تمہارا وہ حشر کروں گا

کہ تمہارے فرشتے بھی تمہیں پہچان نہیں سکیں گے

اپنی بات مکمل کر کے وہ آگے بڑھنے لگا جب کسی خیال کے تحت ایڑیوں کے بل واپس گھوم کر اس کے مقابل آیا

# بانر مسکان کھول

اور ہاں ایک بات اور

کچھ دیر میں اُڑائے آئے گی تمہیں کچھ انسٹرکشنز سمجھانے انسان ہوں انسانوں جیسا ہی مظاہرہ کرنا گٹ ایٹ! ....  
وہ رُکا نہیں لگے لمبے ڈگ بھرتا کمرہ عبور کر گیا

جبکہ کھڑکی کے پاس کھڑی وہ لڑکی اپنی بے بسی کی انتہا پر چہرہ ہاتھوں میں چھپائے روانگی سے روتی چلی گئی  
کچھ دیر اپنا نہ ختم ہونے والا درد آنسوؤں کی صورت ہلکا کر کے اس نے آنسوؤں سے متواتر چہرہ بے دردی سے رگڑا  
خود سے ایک وعدہ کر کے اپنے لرزتے قدموں پر کھڑی ہوئی

اور وہ وعدہ تھا

معاذ حیدر خان کو تباہ و برباد کرنے کا  
اُس کا غرور اُس کی انا کو مٹی تلے دبانے کا  
اس کو بے بسی کی انتہا پر لانے کا

جہاں سے چاہ کر بھی آزادی ممکن نہ ہو  
وہ معاذ حیدر خان جسکی تصویر دیکھ پہلے کبھی اُس کے دل میں دیدار سے سیر ہو کر ٹھنڈی پھوار برستی تھی

## بانر مسکان کتول

مگر آج وہ دل انتقام کی بھٹی میں سُلگ رہا تھا.....

اگر معاذ حیدر خان کو ضد تھی اُسے ہرانے کی تو

ادیں وہ درانی کو بھی ضد تھی

اُس کی ضد کو آزمانے کی

.....

باتھ روم کا رخ کیا حلیہ قدرے درست کر کے باہر آئی

نظر بھٹک کر قد آور شیشے میں واضح ہوتے اپنے عکس پر گئی

وہ اب تک اُس ہی نیلے لباس میں ملبوس تھی

کچھ وقت پہلے اپنے ہی ادا کیے گئے لفظ کانوں میں گونجے

"محبت کا تو نہیں پتا مگر

اپنی ساری زندگی آپ کے ساتھ گزارنے کی خواہش مند ہوں میں

آپ میری زندگی میں آئے تو اچانک تھے مگر ان چند روز میں شاید میرا دل آپ کا اسیر بن گیا ہے

بانو مسکان گبول

آپ کے بغیر اب زندگی شاید ویران سی ہو جائے

آپ میری وہ دعا ہے جس کو میں نے لفظوں سے ادا تو نہیں کیا تھا

مگر قبولیت کا شرف آپ کی صورت ملا ہے"

الفاظ تھے یا خنجر کانوں میں گونجتے ایک حشر برپا کر رہے تھے

درد کی شدت سے دل پھٹنا کسے کہتے ہیں فحال ادیبوں وہ درانی سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا

"میم ادیں وہ"

اپنے نام کی پکار سن کر اسنے دائیں جانب دیکھا

## بلیک کوٹ پینٹ

سفید انر شرٹ زیب تن کیے اپنے مخصوص انداز میں اُوزائے ایک سرونٹ کے ساتھ کھڑی تھی جس نے ہاتھوں

میں مختلف قسم کے بیگز تھام رکھے تھے

READERS

سرلوبی میں آپ کا ویٹ کر رہے ہیں

# بانر مسکان کتول

وہ اپنی بھرپور وجاہت لیے پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے ادیں وہ کا انتظار کر رہا تھا

وہ معاز حیدر خان تھا

جس کی ایک جھلک کے لیے لوگوں کو اپوائنٹ لینے پڑتے تھے

مگر آج وہ اپنی بیوی کے ہاتھوں گھنٹوں خوار ہو رہا تھا

جبکہ پی گارڈ فورس اسکے ارد گرد حصار کی صورت میں کھڑے تھے.... ہیل کی نوک سے سب کی نظر اٹھی مگر یکدم جھکالی گئی جبکہ اُس بتیس سالہ دی گریٹ بزنس مانیکن معاز حیدر خان کی نظر پلٹنا بھول گئی تھی

وہ گرے انر شرٹ

بیلیو سلم فیٹیڈ جینز

بیلیو جینز کی جیکٹ پر بھورے بالوں میں لوز کرلز ڈالے ایک اداسے مقابل رُکی....

وہ نک سک سے تیار ہو کر ایک اداسے معاز حیدر خان کے مقابل رُکی ادیں وی کا حسین سراپا معاز حیدر خان کے دل

پر حشر برپا کر رہا تھا

وہ جو بے نیازی سے ٹانگ پر ٹانگ سجائے مغرور انداز میں بیٹھا تھا اسے دیکھ کر ایک آبرو اچکائی جبکہ معاز کے یوں

دیکھنے پر ادیں وہ نے تنفر سے آنکھیں گھمائیں



## بانر مسکان کھول

"اگر آپ کا مجھے گھورنے کا شغل مکمل ہو چکا ہے تو کیا اب ہم چلے مسٹر حیدر خان؟"

ادیں وہ کے انداز پر اس بتیس سالہ نوجوان کے لبوں کے کنارے پھیلے

ایک جست میں اُٹھ کر کوٹ کے بٹن لگاتے ایک بھرپور نظر سرتا پیر تھا اس پر ڈال کر وہ مرکزی گیٹ کی جانب بڑھا

جبکہ اس کی اکڑ دیکھ ادیں وہ منہ کھلے تن فن کرتی اس کے پیچھے ہولی

جبکہ ہٹے کٹے دراز محافظوں کی فوج اپنے ارد گرد دیکھ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے سارا راستہ گاڑی میں مائے خیر خاموشی کا راج رہا ادیں وہ پہلو بدلتے انگلیاں چٹختی رہی جبکہ معاذ مسلسل بظاہر لیپ ٹاپ میں مصروف رہا گاڑی اپنی مقررہ منزل پر پہنچی

ادیں وہ کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلی کیونکہ یہ وہی ہو اسپتال تھا جہاں شان زیر علاج تھا تو کیا اب معاذ شان کو بھی مارنے آیا تھا ادیں وہ کا دل معمول سے تیز رفتار پر دھڑکنے لگا

اس پر ایک نگاہ غلط ڈالے بغیر جو ہی معاذ گاڑی سے اترنے لگا

ادیں وہ نے جھپٹ کر مضبوطی سے اس کا بازو دبوچا

حیرت کا شدید جھٹکا اس کو لگا

## بانر مسکان کنول

کیونکہ پہلی بار آج وہ نرم لمس اس نے اپنے بازو پر محسوس کیا

معقز نے سوالیہ نظروں سے خود کو کمپوز کرتے اسے دیکھا

جو آنکھوں میں دریائے سندھ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"جی فرمائے"؟

سر دسپاٹ لہجہ

آپ پلیز مجھے ماریں

لیکن نشان بھائی کو بخش دے

کچھ تو رحم کرے

اتنے سفاک تو نہ بنے

کہ معافی کی پھر کوئی گنجائش باقی نہ رہے

آپ یہ سب کر کے کیوں....

اوووووو ہیلو میڈم ذرا بریک لگاؤ

READERS CHOICE

کیا یادہ گوئی کاریکار ڈ قائم کر رکھا ہے؟

یا پھر مجھے جلاد سمجھتی ہو؟

جو جہاں جائے صرف لاشیں ہی گرتا پھیرے؟

اور بھی ضروری کام ہے میرے پاس

صرف یہی سب نہیں

تم پاکستان سے جا رہی ہو

اس لئے میں ملوانے لایا ہوں

اپنا یہ چھوٹا سادماغ اتنا ہی استعمال کرو جتنی اس کی ریخ ہے سمجھیں.....

معاذ کہ اس کے منہ سے بھلائی کا ارادہ سن ادیں وہ پر جیسے گرو ہوں پانی گرا

دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگی

یہ توازل سے ہی ہوتا آیا تھا

مس ادیں وہ درانی کے ساتھ

READERS CHOICE

# بانر مسکان کنگول

برے وقت پر بری طرح زبان پھسل جانا اب ایسا ہی کچھ ہوا

جھٹ سے اس کا بازو چھوڑ کے خود کو کمپوز کیا

تت تو کیا آپ یہاں مجھے بھائی سے ملوانے لائے ہیں؟

جی بالکل دیر آئی درست آئی

تمہیں یہاں ہمدردی کرنے کے غرض سے ہی لایا ہوں

مگر لگتا ہے تم تو پاکستان واپس صرف میاں بیوی کا گیم کھیلنے آئی تھی

آخری الفاظ اُس نے دانت پیستے ادا کیے تھے

جس پر ادیں وہ نے گھور کر اُسے دیکھا

مجھے گھورنا بعد میں

فوراً گاڑی سے اترو

زیادہ وقت نہیں ہے فلائٹ میں اندر جا کر اپنے بھائی سے ملو میں نیچے ریسپشن پر ہوں کوئی فضول حرکت نہیں کرنا  
سمجھیں۔۔۔

اپنی بات مکمل کر کے وہ رُکا نہیں

Page 157 of 216

## بانر مسکان کنگول

جب کہ ادیں وہ برق رفتاری سے طویل راہداری سے ہوتی ہوئی

مخصوص کمرے میں داخل ہوئی

ایک ملگجاسا اندھیرا چار سو چھایا تھا ایک آخری رشتہ اسٹریچر میں لیٹے کئی سال سے زندگی و موت کی جنگ لڑ رہا تھا وہ  
شکست خوردہ قدم اٹھاتی اس کے سرہانے رُکی

آنکھوں سے متواتر آنسو گرتے اندرونی کرب بیان کر رہے تھے

بہت کچھ تھا کہنے کو مگر

کچھ تھا ہی نہیں.....

سامنے لیٹا وجود کوئی رد عمل یہ حرکت تو نہیں کر سکتا تھا مگر

ہاں سُن ضرور سکتا تھا

اپنے کمزور بازو پر اپنی چھوٹی سی بہن کے لرزتے ہاتھوں کا لمس ضرور محسوس کر سکتا تھا

مگر اس سب سے سامنے کھڑی وہ لڑکی انجان تھی

بب بھائی میں جو کرنے جا رہی ہوں اس کا انجام میں خود بھی نہیں جانتی لیکن میں بزدلوں کی طرح خاموش نہیں رہ  
سکتی



# بانر مسکان کتول

اُس درندے صفت انسان کو یوں آزاد نہیں چھوڑ سکتی

بھائی اس نے میرے شوہر کو مار دیا

اس نے زیان کا قتل میری آنکھوں کے سامنے کر دیا

لفظ "زیان" جیسے ہی شان کی سماعتوں سے ٹکرایا اسکے ہاتھوں میں ہلکی ہلکی سی جنبش ہوئی

مگر ابھی وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی جو تبدیلی محسوس نہیں کر سکی

بھائی میں فی الحال یہاں سے جارہی ہو کیونکہ معاذ حیدر خان کا گھٹیا چہرہ دکھانے کے لئے مجھے خود پہلے کسی محفوظ

جگہ جانا ہوگا

میں آپ سے جلد ملونگی

اپنا خیال رکھیں

اس نے نرمی سے شان کی پیشانی پر لب رکھے آہستگی سے قدم اٹھا کر اس نے روم سے باہر جھانکا

معاذ ریسپشن کے پاس کھڑا سینئر ڈاکٹرز سے کچھ ڈسکس کر رہا تھا

جبکہ ایک طرف اوزائے کوئی فارم فل کر رہی تھی

مرکزی گیٹ پر پی گارڈ فور سس چاق چوبند کھڑے تھے

Page 159 of 216

# بانر مسکان کنول

خطرہ واضح تھا

ادیں وہ راہداری سے ہوتی ہوئی مقابل سمٹھ گئی  
جہاں کچھ میل وارڈن بڑے بڑے کاٹن ٹرالی پر رکھ رکھ رہے تھے چہروں پر تھکاوٹ کے آثار واضح تھے  
وہ دماغ تیزی سے چلاتی اس وارڈن کے مقابل گئی  
بھائی وہ ڈاکٹر سیمہ آپ کو بلا رہی ہیں (راہداری سے ہوتے ہوئے  
اس کی نظر ایک ڈاکٹر کے بیچ پر گئی تھی  
ایک سرسری نگاہ ڈالنے پر وہ اتنا ہی نام پڑھ سکی تھی  
اس لئے وارڈن کے سامنے ہوا میں تیر چلایا  
باجی آپ کا مطلب ہے ڈاکٹر سیمہ بلا رہی ہے؟؟  
وہ بھی مجھے؟؟

اس نے جیسے یقین کرنا چاہا!...  
READERS CHOICE

اے ہاں ہاں وہی ڈاکٹر سیمہ

## بانر مسکان کتول

یا اللہ یقیناً شکیل نے اُن سے کچھ کہا ہو گا وہ آدمی منہ بسورتے آگے بڑھ گیا

ادیں وہ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رینگی

جلدی جلدی ڈبوں کی تلاشی کی

قسمت اچھی تھی (شاید کچھ دیر کے لئے) جو مختلف قسم کے ڈاکٹر کورٹس اور ماسک تھیلیو میں بند تھے

برق رفتاری سے بالوں میں بل ڈال کر چوٹی کی شکل دی

ایک کوٹ نکال کر بٹن لگا کر جلدی جلدی پہنا ماسک چہرے پر لگا کر

قرآنی آیات کا ورد کرتے وہ ہاسپٹل بالآخر عبور کر گئی

ہسپتال سے نکل کر ایک فاتحانہ مسکراہٹ نے چہرے کا طواف کیا

سب سے پہلے اس نے رکشے میں بیٹھ کر گھر کا رخ کیا

وہ جانتی تھی کہ چھپ کر بھاگنے والا کبھی بھی اسی جگہ نہیں جاتا جس کا ٹھکانہ دشمن جانتا ہوں

اور معاذ بھی پہلی فرصت اس کے گھر نہیں آئے گا

یہ سوچ کر کے ادیں وہ یہ بیوقوفی نہیں کر سکتی

# بانر مسکان کتول

گھر پہنچ کر کچھ ضروری سامان اور ضروری کاغذات لے کر بیگ میں ٹھونسے وہ اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئی

.....

معاذ ڈاکٹر سے بات کر کے جیسے ہی مڑا

اُوزائے بوکھلائی ہوئی اس کے مقابل آئی

ساتھ اصغر کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی

زیان اور احمر کے بعد اصغر کو خاص ٹریننگ کر کے معاز کے لیے رکھا گیا تھا

ان کے فق پڑھتے چہرے دیکھ

معاذ نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

سس۔۔۔۔۔سر۔۔۔۔۔اب۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔مس ادیں وہ

کمرے میں نہیں ہیں۔۔ وہ بھاگ گئی۔

سر وہ مس ادیں وہ اپنے کمرے میں نہیں ہے

سس سر وہ بھاگ گئی

READERS CHOICE

## بانر مسکان کنول

یہاں نظر جھکاتے اوزائے نے اپنی بات مکمل کی تھی وہاں اگلے ہی لمحے

معاذ حیدر خان نے ہسپتال کی اینٹ سے اینٹ بجا ڈالی

ڈاکٹرز سمیت باقی دیگر عملے کی جان بھی لبوں پر آئی تھی

سی سی ٹی وی فوٹیج میں ادیں وہ کو با آسانی رکشے میں بیٹھتے دیکھا جاسکتا تھا

وہ اشتعال کے عالم میں اپنی کنپٹیاں سہلارہا تھا

جب اصغر اس کے مقابل ہاتھ باندھے کھڑا ہوا

اے سراگلا حکم...

اُس کی بات پر وہ چنگھاڑا...

آگ لگالوں خود سمیت سب کو....

تم لوگوں سے چھٹانک بھر کی لڑکی نہ سنبھالی گئی....؟

اور میرے سامنے آگئے ہو پھر ضائع ہونے.... وہ سرخ انگارا آنکھوں سے اصغر کو گھورتے ایک ایک لفظ پیستے بھرکا

سر غلطی ہو گئی...



# بانس مسکان کنول

اب یہاں کھڑے میرے درشن کیا کر رہے ہو؟؟؟

جاؤ ڈھونڈو اُس بے وقوف کو

میں اپنی ڈیل دیکھو آج سعودی عرب میں شکر ملز کا افتتاح تھا

اور ادھر اس پاگل لڑکی کے پیچھے میں خوار ہو رہا ہوں

جو پاگل پن کا مظاہرہ کرنے سے باز نہیں آرہی

سس پھر ہم ان کے گھر جا کر دیکھیں؟

Uhh stupid

وہ اب اتنی بھی پاگل نہیں ہے کہ یہاں سے بھاگ کر اپنے گھر جائے گی

تو پھر سر؟؟

اب یہ کہ کمشنر کو فون کرو

تمام ہائی وے سے آنے جانے والی گاڑیوں کی مکمل تلاشی لو

وہ اتنی جلدی ملک سے باہر تو بھاگ نہیں سکتی

بانو مسکان گبول

پانچ

تو تمام ڈومیسٹک فلائٹس کی بھی چیک کرو

اور ہو سکے تو تمام داخلی اور خارجی راستوں پر پھیرے لگاؤ

I want her back...

او کے سر.....



کراچی سے اسلام آباد کی ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت طے کر کے بالآخر وہ اپنی منزل پر پہنچی

یہ ایک فارم ہاؤس تھا عارف صاحب کا ذاتی فارم ہاؤس

وہ لوگ اکثر گرمیوں کی چھٹیوں میں یہاں آیا کرتے تھے

اس جگہ کے بارے میں کسی کو خاص علم نہ تھا

کیونکہ یہ ان کا مستقل ٹھکانہ تو نہیں تھا فارم ہاؤس کافی عرصے سے بند ہونے کے باعث کھنڈر سا سا منظر پیش کر رہا تھا

ایک گہری سانس لے کر اس نے چار سو نظر دورائی

حد نظر تک فقط دھول مٹی اور جا بجا بے لگے دکھائی دیے

بہت سی یادیں تھیں یہاں

Page 165 of 216

## بانر مسکان کتول

ابھی تو بہت سی خوشیاں ادھوری تھی جواب تاحیات ادھوری ہی رہ گئی تھی خود کو کمپوز کرتے اس نے اپنے رہنے کے لیے جگہ صاف کرنی شروع کی

کئی گھنٹوں کی منہ زور محنت و مشقت کر کے بالآخر وہ فارم ہاؤس چمکانے میں کامیاب رہیں  
تو اب بھوک ستانے لگی

شاہر لے کر اس نے ڈسکی سکین فاؤنڈیشن سے چہرے کا رنگ بدلا  
آنکھوں پر کالے لینس لگائے

جب ایک بھولی بھٹکی یاد نے دستک دی  
"مس ادیں وہ اگلی بار لینس ریمو کر کے آئیگا"  
معاز حیدر خان کا فقرہ جو نہی سماعتوں سے ٹکرایا

ایک جھر جھری سی لے کر اس نے اپنی سوچ کو بُری طرح جھٹکا

READERS CHOICE

اب اس کا رخ بازار کی جانب تھا  
کیونکہ پیٹ پوجا کر کے وکیل سے بھی تو ملنا تھا

ملزم کو کیف و کردار تک پہنچانے کے لیے۔۔۔

Page 166 of 216



## بانر مسکان کھول

ہم نے اسلام آباد میں کونا کونا چھان لیا ہے مگر ان کا کہیں کوئی پتہ نہیں چل سکا

وہ اطمینان سے اصغر کی بات سنتا رہا

مگر کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا

دوا نگلیوں کی مدد سے اُسے واپس جانے کا اشارہ دیا

ایک گہری سانس بھر کر اصغر باہر نکلتا چلا گیا

اُسہی موقع پر معاز کے موبائل کی اسکرین جگمگائی

نیم واسرخ آنکھیں کھول کر اسنے ایک

اسکرین پر ڈالی فون نمبر لینڈ لائن تھا پیشانی پر چند بل نمودار ہوئے

فون لیس کر کے کان سے لگایا

اب سرمئی آنکھیں سپاٹ تھی بے تاثر

READERS CHOICE "مسٹر حیدر خان"

امید کرتی ہوں آپ نے مجھے پہچان لیا ہوگا



# بانر مسکان کنگول

چند سیکنڈوں اور اطراف فسون خیز خاموشی چھائی رہی

جب ایک بار پھر سے آواز گونجی

لگتا ہے مسٹر حیدر خان آپ نے مجھے پہچانا نہیں

چلے تو پھر میں خود ہی اپنا تعارف کرا دیتی ہوں

میں ہوں "ادیں وہ زیان"

اس شخص کی بیوہ جس کا آپ نے

بے دردی سے فقط اپنی انا کی تسکین کے لیے قتل کر دیا

اب کی بار آواز روندیں تھی

لیکن لفظوں میں بلا کی حقارت تھی

مقابل کے لئے فقط نفرت

جبکہ ادیں وہ کا ایک ایک لفظ معاز کی رگیں تن رہا تھا

شدت ضبط سے بازو میں لرزش پیدا ہوئی

# بانر مسکان کنگول

فقط ایک لفظ لبوں سے ادا ہوا

"تم غلط کر رہی ہو ادیں وہ"

اُس کی آواز کسی گہرائی سے آتی سنائی دیں

ایک التجاسی تھی اُن چند لفظوں میں وہاں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔۔۔

اے ایک قاتل بھی بھلا صحیح اور غلط کے بارے میں جانتا ہے؟؟؟

حیرت ہوئی مجھے

لہجے میں واضح استہزیہ طنز تھا

ہنرمند.... نہیں میں واقعی کچھ نہیں جانتا بس چاہتا ہوں تم میرے پاس آ جاؤ

کیونکہ یہ خواہش دل میں ہے

میں یہ بھی نہیں جانتا یہ خواہش ہے کیوں.....

اووو وولیز مسٹر حیدر خان

آپ یہ سب اس کو کہیے گا

READERS CHOICE

## بانر مسکان کھول

جو آپ سے اور آپ کی فطرت سے واقف نہ ہو اور جہاں تک بات رہی واپس آپ کے پاس آنے کی تو

دی گریٹ بزنس ٹائیکون معاز حیدر خان اب خود چل کر میرے پاس آئے گا

اے یا نہیں نہیں چل کر نہیں

آپ جیسے خود کہا اپنا گناہ قبول کرتے ہیں

جو صرف پاور کے زور پر لوگوں کو ڈرانادھمکانا جانتے ہیں سرعام آنکھوں کے سامنے ان کے عزیزوں کی جان لینا جانتے ہیں

اب آپ کو میرے مقابل قانون لائے گا گھسیٹتا ہوا

اب وقت ہے مسٹر حیدر خان لگائیں

جتنی مرضی پاور اسلحہ کا زور لگانا ہے لگائیں

اور آپ جانتے ہیں میں نے دستک دی ہے قانون کے دروازے کے ساتھ ساتھ اس کے دروازے پر اس کے دربار میں

جہاں سے آپ جیسے فرعون بچ نہیں سکتے قدرت الہی جب قہر بن کر اُن پر نازل ہوتا ہے نہ....

تو آپ جیسوں کی انا، غرور، طاقت سب ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے

# بانر مسکان کتول

اب فیصلہ وہاں سے ہوگا

اور یہاں بھی ہوگا

اگر بچ سکتے ہیں

روک سکتے ہیں

توروک لیں....

اپنی بات مکمل کر کے وہ خاموش ہوئی

جب مقابل معاز حیدر خان کے لبوں پر سحر انگیز اطمینان سے بھرپور مسکراہٹ نے رقص کیا

اہ اچھا تو اب فیصلہ ہوگا

پھر تو واقعی بہت مزا آئے گا

ہنہمم دنیا کا قانون تو واقعی معاز حیدر خان کا ایک بال بھی باکا نہیں کر سکتا جانتی ہو کیوں؟.....

وہ خاموش رہی دودھیارنگت پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگی

نیلی آنکھوں میں ایک بے چینی سی تھی

بانہ مسکان گول

چلو تم تو خاموش ہو....

میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔۔

## کیونکہ جس دربار میں

جس دروازے پر تم خود دستک دے کر جہاں اپنی عرضی پہنچا کر آئی ہونا

جہاں سے تمہیں فیصلے کا انتظار ہے نا!

وہاں سے فیصلہ معاز حیدر خان کے حق میں آئے گا۔

کیونکہ جس دربار میں تم دستک دیں کر آئی ہونہ جہاں اپنی عرضی پہنچا کر آئی ہونہ وہاں سے فیصلہ معاز حیدر خان کے

حق میں آئے گا اطمینان قابل دید تھا

لہجے میں واضح پختہ یقین تھا

وہ یقین جو بظاہر حق پر ہونے والی ادیں وہ کا وجود سدا گراہا تھا

خود کو کمپوز کرتے وہ گویا ہوتی

اہ موت کے ڈر سے لگتا ہے آپ کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے

بابا بابا بابا ہاساؤنڈز انٹر سٹینگ لٹل گرل تو آپ مجھے پھانسی کے چھندے تک پہنچانے کا فل پلان بنا چکی ہے



# بانر مسکان کنگول

سو سوئیٹ "

مگر کیا ہی اچھا ہوا اگر ایک کے بجائے میں تین قتل کے الزام میں پھانسی کے پھندے پر پہنچ جاؤ!

بات مکمل کر کے بعد اپنی ہنسی کو روکنے کے لیے معاذ نے لب دانتوں تلے دبائے

جبکہ اُس کے فقرے پر ادیں وہ کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلی

کک کیا مم مطلب آپ پہلے بھی ددو قتل کر چکے ہیں؟؟؟؟

ادیں وہ کے منہ سے بمشکل ٹوٹے لفظ ادا ہوئے جس کو سمجھ وہ شوخ انداز میں گویا ہوا

ہاں ایک تو تمہارے مرحوم شوہر کے خاص و خاص وفادار "احمر" اور دوسرا تمہارے نام نہاد شوہر کا

اور اب سوچ رہا ہوں آپ نے "بے غیرت" دوست کی بیوہ کو بھی اُسہی کے پاس پہنچا دوں

تو پھر کیا خیال ہے مسز ملنا چاہوں گی جہنم میں اپنے شوہر سے؟؟؟

ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں معاذ کا چہرہ سرخ تر ہوتا گیا

جبکہ اس کے جملے پر  
READERS CHOICE

ادیں وہ سپٹائی حتیٰ کہ یہ غور بھی نہ کر سکی کہ معاذ نے اُسے کیا کہہ کر مخاطب کیا ہے

# بانر مسکان کتول

آپ مجھے دھمکس رہے ہیں؟

آپ کو کیا لگتا ہے آپ مجھ تک اتنی آسانی سے پہنچ جائیں گے؟

اھ سوچ ہے آپ کی

کوشش کر بھی لے دل کی تسلی کے لئے بیکار جائے گی

کیونکہ میں ایک پی سی او سے کال کر رہی ہوں اور یہ میرا ٹھکانہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ تو اس بار افسوس کے ساتھ معاز  
حیدر خان آپ کو شکست ہوگی

کہتے ساتھ ادیں وہ نے کھٹاک سے فون رکھا پیشانی پسینے سے عرق آلود تھی  
نیلی آنکھوں میں سرخ نسیں واضح اندرونی کرب بیان کرنے لگیں

بازار کو عبور کرتے وہ اب وہ فارم ہاؤس جانے والی سڑک پر جلدی جلدی قدم بڑھانے لگی سانس قدرے پھولنے  
لگا

وہ آنسو ضبط کرنے کی آخری انتہا میں تھی  
انتقام کی آگ میں سلگتی وہ ادیں وہ دُرانی  
اُس شخص سے نفرت نہ کرتی تو کیا کرتی؟

Page 175 of 216

# بانر مسکان کھول

سڑک سنسان تھی

کالے بادلوں کے سائے سر پر آن کھڑے تھے موسلا دھار بارش نے برسنا شروع کیا

اور شاید یہی ادیں وہ درانی کی ہمت نے جواب دیا تھا

سڑک کے کنارے گہرے درختوں کے سائے وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی

بے جان ہارے، بے بس وجود میں اور سکت نہیں تھی شاید

آنکھوں سے آنسو متواتر لڑیوں کی صورت بننے لگے۔۔۔ وہ بے آواز رو رہی تھی مہبوت سی مٹی لگے سرخ سفید ہاتھوں کی لکیریں دیکھنے لگی

یوں کہ جیسے کوئی بھٹکا منزل کی تلاش کر رہا ہوں  
کیوں.... کیوں آخر.....؟

میں ہی کیوں....؟

ابھی تو میں نے اُن رشتوں کی خوشیوں کو محسوس بھی نہیں کیا تھا  
میرا کیا قصور تھا؟

میری آنکھوں کے سامنے میرے ہاتھوں سے میرا سب کچھ چھین لیا گیا

Page 176 of 216

# بانر مسکان کھول

کیوں؟؟؟

وہ ایک ظالم و سفاک انسان میں تو اس وحشی حیوان کے پاس ایک جاب کی غرض سے گئی تھی  
وہ میری ذات کی ہر بات ذلیل کرتا تھا میرے لئے میری عزت نفس سے زیادہ قیمتی نہیں تھا  
اگر میں نے جاب کرنے سے انکار کر دیا تو اس نے کیا۔۔۔ کیا؟

اس نے!.....

اہ میں نہیں چھوڑوں گی

میں نہیں چھوڑوں گی تمہیں

میں تباہ کر دوں گی

تم بھی تڑپو گے

تم تڑپو گے معاذ حیدر خان

READERS CHOICE

تم بھی تڑپو گے

ہر رشتے کے لئے مگر

## بانر مسکان کھول

یوں ہی میری طرح خالی ہاتھ رہو گے

وہ اکیس سالہ لڑکی درد کی ایسی انتہا پر تھی کہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بلکتی اس ستمگر کو تباہ و برباد ہو جانے کی بددعائیں دے رہی تھی

~~~~~

فون بند ہوتے ہی معاز میں سرداہ بھری میں چاہوں تو اب تمہیں پاتال سے بھی نکال لاؤں
مگر میں یہ چاہتا ہوں تم جس نفرت کی بھٹی میں سُلگ رہی ہو وہاں دور رہ کر اس ہی بھٹی میں تم اپنے دل میں موجود
میرے لئے نفرت بھی سُلگا کر خاک کر دو اور جب میرے پاس آؤ تو تمہارے دل میں معاذ حیدر خان کے لیے فقط
ایک جذبہ ہو اور وہ ہو محبت صرف محبت

~~~~~

وقت ریت کی مانند کے ہاتھوں سے پھسلتا گیا

ادیں وہ نے اپنے فیملی وکیل سے بات کر کے تمام صورت حال بتائیں  
جو جو گاؤں میں فرزانہ خاتون کے "جھوٹے" بیان سمیت دیگر شواہد انہیں ملے وہ سب معاز حیدر خان کے خلاف  
تھے اسلام آباد کے تھانے میں اس کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کی گئی





# بانر مسکان کنول

## اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

Facebook ID; <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram; <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

## بانر مسکان کھول

اور پی این ایل کوٹ کے مطابق دفعہ 302 کے تحت بیالیں گھنٹے کے اندر گرفتاری عمل میں لانے کے لئے  
کلیر کٹ آرڈر دیے گئے

ادیں وہ ایڈوکیٹ اشفاق جیلانی کے کیسین میں بیٹھی تھی چہرے پر اطمینان اس بات کی واضح نشاندہی کر رہا تھا  
کہ وہ انتقام کی پہلی سیڑھی پار کر چکی ہے

ادیں وہ بیٹا اطمینان رکھیے اب وہ سیریل کریمینل قانون کے ہاتھوں سے بچ نہیں پائے گا

~~~~~

وہ مصروف سا اپنے لیپ ٹاپ میں انگلیاں چلا رہا تھا
سر می آنکھوں میں سپاٹ تاثرات تھے جب باہر ایک غیر معمولی سی ہلچل محسوس ہوئی تیوری پر بے شمار بل ابھرے
جب اپنے نام کی صدا میں سنائی دیں

اصغر اور دیگر پی گارڈ فورس کے محافظ لان میں پولیس کو گھیرے کھڑے تھے

ہمیں اپنا کام کرنے دیجئے ہمارے پاس معاز حیدر خان کے خلاف سرچ وارنٹ ہے

آپ براہ مہربانی سامنے سے ہٹ جائیں

ہم زبردستی کریں گے تو پھر آپ لوگوں نے پولیس کو ہی بدنام کرنا ہے

بانر مسکان کتول

دیکھیں آپ لوگ جانتے نہیں ہیں شیر کے پنجرے میں ہاتھ ڈال رہے ہیں

سر کو اگر بھک بھی پڑ گئی کے آپ لوگ کس ارادے سے آئے ہیں

تو سب کو سسپینڈ کروادیں گے

سجھے میری بات

اصغر نے صلاح جو انداز میں مدعا بیان کیا

جب ان میں سے ایک پولیس والا بھڑکا

اوووووو سر کے چچے بہت سن لی تیری اب بولا اپنے صاحب کو ہم بھی دیکھیں کون سی توپ چیز ہے

جو قتل کرنے کے بعد بھی یوں دہشت پھیلا رکھی ہے

بولا معاز حیدر خان کو

وہ جو پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا آسودگی سے سارا تماشا دیکھ رہا تھا اب کی بار کرخت انداز میں با آواز گویا

READERS CHOICE

ہوا

ادھر ہے "معاذ حیدر خان"

وہ بڑے انہماک سے ٹانگ پر ٹانگ سجائے کھڑکی کے پار کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا

Page 182 of 216

بانر مسکان کھول

چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے پاک سپاٹ تھا سرمی آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی

شاید وہ آنکھیں اُس دشمن جاں کے دیدار کی پیاسی تھی

جن کو شاید آج تاحیات سیراب ہونا تھا یا پھر تا عمر ہجر کی آگ میں سلگنا تھا

ایک ارد گرد "ڈی ایس پی" اور نیچے عہدوں کے سپاہی مختلف تاثرات لئے کھڑے تھے

جبکہ ملک کا نامور وکیل اور ان کے سیکریٹریز "ڈی ایس پی" کے ساتھ سر جوڑے بیٹھے حساس گفتگو میں محو تھے یہ

منظر اسلام آباد کے تھانے کا تھا

جب وہ اکیس سالہ نیلی آنکھوں والی ادیں وہ دُرانی مکمل کالا لباس زیب تن کیے سر پر نفاست سے ٹکا دوپٹہ

شانوں کے گرد لپٹی شال

ہاتھوں کی مٹھی میں سختی سے جکڑے ساتھ ہی ایک سیاہ فام فائل ہاتھ میں تھامے ایڈوکیٹ اشفاق جیلانی بھی اندر

داخل ہوئے

سب کی نظریں اب جیسے اس باہمت اکیس سالہ لڑکی پر تھیں

جبکہ اس کی خود کی نگاہیں سامنے بیٹھے اس شخص پر رُکی تھی

جو اپنی مکمل وجاہت سمیٹے پورے وثوق کے ساتھ آنکھیں تر چھی کیے ان نیلی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

بانر مسکان کھول

جب کہ وہ سراپا غیض و غضب بنی بھسم کر دینے والے انداز میں اس کے برابر کرسی پر بیٹھی

مقابل "ڈی ایس پی" ادیں وہ کی جانب متوجہ تھے

دونوں ہاتھوں کی کمینیاں ٹیبل پر ٹکا کر ہتھیلیوں کو مٹھی کی شکل دے

تھوڑی کے نیچے ٹکایا

چہرہ ضبط کی شدت سے سرخ تر ہو رہا تھا

اُس کا یہ تپا روپ دو آنکھیں بغور دیکھ رہی تھی

جب دانت پیستے وہ قدرے دھیمے لہجے میں گویا ہوئی

کیا میں جان سکتی ہوں سر کس لاء کے تحت ایک قاتل کو اتنی پروٹوکول کے ساتھ یہاں کے نظارے کرنے کے لیے
بٹھایا گیا ہے جبکہ درحقیقت ان کی جگہ یہاں نہیں جہنم میں ہے

لیکن وقتی طور پر اگر یہ سلاخوں کے پیچھے جائیں گے تو ان کی سوکالڈ شان میں کمی نہیں آئے گی

آخری جملہ اس نے وزن ڈالتے دانت پیستے ادا کیا تھا.... جس پر وہ جو کرسی سے پشت ٹکائے بیٹھا تھا

ذرا سا آگے کو اس کی جانب جھکا لیکن وہ بھپڑی شیرنی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی مجھے جہنم میں جھونکنے کے

لئے آپ جتنی بے تاب ہے اس کی کوئی خاص وجہ "مس ادیں وہ"؟

بانر مسکان کھول

تف ہے آپ پر مسٹر حیدر خان

لہجے میں بلا کی نفرت و حقارت جس کو معاذ نے بخوبی گہرائی تک محسوس کیا تھا

ادیں وہ کے ایک ایک انداز سے یہ واضح تھا کہ گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلنے والا بالآخر نتیجہ وہی نکلا معاذ حیدر خان واپس اپنی ڈیول سائیڈ پر آیا

کتنی نفرت ہے نہ تمہیں مجھ سے

تمہاری آنکھوں میں مجھے انجام تک پہنچانے کا یہ جنون میں دیکھ سکتا ہوں لیکن تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا یہ ایڈوکیٹ معاذ حیدر خان کو ہر ادے گا؟

انگلی کا اشارہ ادیں وہ کی پشت پر کھڑے اشفاق جیلانی پر تھا ادیں وہ کی نگاہیں اب بھی اس شخص کی آنکھوں سے ٹس سے مس نہ ہوئی جسکی تپش برداشت کرنا ناممکن تھا

اس سے پہلے کے جواب میں اشفاق جیلانی کچھ کہنے کے لئے لب واکرتا صغر اور دیگر محافظوں نے بجلی سی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ کر سختی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور گھسیٹ کر باہر کی جانب لے گئے

پولیس خاموش تماشائی بنی رہی جبکہ ادیں وہ کے فرشتے بھی نہیں جانتے تھے کہ اس کے عقب سے بندہ غائب کر دیا گیا ہے

بانر مسکان کنول

تمہارا وہ وکیل کیا

تم خود بھی

بلکہ دنیا کی کوئی طاقت بھی

معاذ حیدر خان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

عجب داستان تھی یہ عشق کی لکھتے بھی خود

مٹاتے بھی خود



اور ماتم بھی مناتے خود

وہ جو کچھ اُس کی جانب دہشت برہانے کو جھکا تھا

وہ مضبوط اعصاب والی اکیس سالہ لڑکی کہیں زیادہ اس کی جانب جھکتے وہ چنگھاری

میں نہیں بگاڑ سکتی

READERS CHOICE

کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا

تم جیسے غرور پرور انا کے مالک کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا

بانر مسکان کنول

تم جیسی طاقت رکھنے والوں کا ایک وقت ہوتا ہے

ایک محدود مدت

تمہاری رسی دراز کی جاتی ہے

تاکہ تم گناہ کرو

اور تم وہی کرتے ہو

تمہیں اور ڈھیل دی جاتی ہے

کیونکہ عنقریب تم جیسوں کا دردناک انجام کھڑا ہوتا ہے

تمہاری آس لگائے

کیا کرو گے تم؟

ہاں! آخری حد کیا ہے تمہاری؟

معاذ حیدر خان کیا کر سکتے ہو تم؟

بتاؤ مجھے۔۔۔

READERS CHOICE

بانس مسکان کنگول

انسانی جان لے کر تم سمجھتے ہو تم سے زیادہ طاقتور اور کوئی ہے ہی نہیں

بھول گئے کیا؟

فرعون اور یزید جیسے ظالموں کو؟

ان کے عبرتناک انجام کو؟

یہ جو تمہیں چھوٹ دی گئی ہے نا

یہ جو تمہیں ڈھیل ملی ہوئی ہے نا

جانتے ہو جب تمہاری لگامے

تمہاری رسی کس دی جائے گی نا

پھر تم تڑپو گے

ماہی بے آب کی طرح

جیسے کوئی دیوانہ صحرا میں مارا مارا پھرتا ہے نہ

اُس سے بدتر حال میں تم جاؤ گے

READERS CHOICE

بانر مسکان کنگول

"میں ادیں وہ دُرانی

تمہیں بددعایتی ہوں

تم درد کی ایسی انتہا پر پہنچو

کہ موت کی بھیک مانگوں

پر تمہیں موت نصیب نہ ہو"

دل میں موجود بھڑاس نکال کر ادیں وہ نے آنکھیں موندیں

شاید وہ کمزور نہیں پڑھنا چاہتی تھی

اپنی آنکھوں کی نمی اُن سر می آنکھوں سے جھپکانا چاہتی تھی

جن کی تپش ہنوز برقرار تھی

اپنی نشست چھوڑتی وہ ایک ہی جست میں کھڑی ہو کر دو قدم دور ہٹی

READERS CHOICE

سر

"ڈی ایس پی کو مخاطب کیا گیا تھا"

بانر مسکان کتول

میں امید کرتی ہوں کہ اب آپ کے سوئے ہوئے ضمیر شاید جاگے ہوں گے

اور آپ ایک قاتل کو اسی جگہ پہنچائیں گے جہاں رہنا وہ ڈیزرو کرتا ہے

اپنی بات مکمل کرتے ایک نگاہ غلط معاذ حیدر خان پر ڈالے بغیر

وہ برق رفتاری سے اسٹیشن عبور کر گئی جبکہ دو آنکھوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا تھا

پھولتی سانسوں کو قدرے قابو کرتے اس نے رخ فارم ہاؤس کی جانب کیا

یہ سوچے بغیر کہ اشفاق جیلانی اچانک موقع سے کہاں غائب ہو گئے

~~~~~

ادیں وہ کے جاتے ہی

ڈی ایس پی معاذ کی جانب متوجہ ہوئے سراب آگے کیا کرنا ہے؟

آپ کی مسسز تو ہمارے جاگے ضمیر کو جگانا چاہتی ہیں

READERS CHOICE

یہ بھلا کیسے ممکن ہے

وہ ادھیر عمر ڈی ایس پی انتہائی

# بانر مسکان کنول

مؤدب و شائستہ انداز میں معاذ حیدر خان سے مخاطب تھا

جب عقب سے اصغر نے مداخلت کی

سر میں نے میم کے وکیل کو ساری حقیقت بتائی ہے

اور سختی سے تاکید بھی کی ہے

کہ وہ فی الحال میم کو کچھ نہ بتائے

اب ہم آگے آپ کے آرڈرز کے انتظار میں ہیں اس سارے عرصے میں اس نے اب کی بار ایک سرد آہ بھری

ابھی ادیں وہ کو حقیقت بتا کر بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا

اس کی آنکھوں میں معاذ حیدر خان کے لئے نفرت ہے فقط نفرت

اس کو ابھی چیخڑنے کا مطلب

سوئے شیر کو جگانے کے مترادف ہے

READERS CHOICE

نشان کو امریکہ پہنچاؤ

تاکہ وہ جلد ہوش میں آئے

## بانر مسکان کھول

باقی ادیں وہ کے لیے معاذ حیدر خان کو وقتی طور پر زیان فخر بننا ہوگا

فارم ہاؤس میں داخل ہوتے ہی اس نے چادر شانوں سے جھٹکے سے اتارتے زمین پر پٹخی پارہ سوانیزے پر تھا

لمبے لمبے ڈگ بھرتی وہ آرام گاہ پر آکر اوندھے منہ لیٹی

نیلی آنکھوں میں سرخ نظر کے واضح تھی اس سے پہلے کہ نیند کی دیوی اُس پر مہربان ہوتی دروازے پر یکے بعد دیگر  
دستکے ہوئی

نیم وا آنکھیں کھول کر اس نے ارد گرد نظریں گھمائیں جب یکدم پھر ڈھرا ڈھرا دروازہ پیٹا جانے لگا

جان جیسے لبوں پر آئی

دستک دینے والے کے انداز سے واضح تھا

کہ وہ کوئی اور نہیں معاذ حیدر خان ہے پیشانی پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگی سوکھے لبوں کو دانتوں تلے دباتے وہ مرکزی  
دروازے پر رُکی

دستکے ہنوز برقرار تھی  
READERS CHOICE

خود کو کمپوز کرتے اس نے ایک جست سے دروازہ کھلا

نظریں اُن سرمئی تپش زدہ آنکھوں سے ٹکرائیں

## بانر مسکان کھول

لمحوں کا کھیل تھا وہ آندھی طوفان بنا اس کے مقابل آیا

جب کہ وہ ساکت کھڑی اُس بتیس سالہ وجیہہ نوجوان کو سپاٹ تاثرات لیے دیکھ رہی تھی  
"کیا لگا تھا؟ تمہاری تقریر کا اثر لئے میں خاموشی سے سلاخوں کے پیچھے چلا جاؤں گا؟

یہ دنیا ہے ادیں وہ بی بی یہاں حقیقت میں جینا سیکھو

تمہارے پاس دماغ و عقل نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں؟"

وہ جواب تک سکتے کی حالت میں ہنوز خاموش کھڑی تھی آسودگی سے گویا ہوئی ہننم واقعی ٹھیک کہا آپ نے عقل  
کی کمی ہے مجھ میں

تبھی تو آپ جیسے سفاک انسان کو دنیا کے قانون کے ذریعہ انجام تک پہنچانے چلی تھی

بھول گئی تھی یہاں آپ جیسے ظالم مظلوم ہوتے ہیں اور ہم جیسے انصاف کی تلاش میں عمر بھر پیاسے رہتے ہیں

ہیے چپ بہت بولتی ہوں تم بہت

اور صرف بولتی ہو  
READERS CHOICE

اپنے اس دماغ "معاذ نے شہادت کی انگلی اُس کی کینٹی پر رکھی"

اور اس چھوٹے دماغ کا استعمال بہت کم کرتی ہو

Page 193 of 216



# بانر مسکان کنگول

اُسکا ہاتھ جھٹکتے وہ یکدم غرائی

یہ کیا آپ ہر وقت میری عقل پر چوٹ کرتے رہتے ہیں؟؟؟

میں ذہین ہو یا کم عقل ہوں

بے وقوف یا جو بھی ہوں

اس سے کم از کم آپ کو کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے

دراز قد بتیس سالہ نوجوان چند سکینڈ خاموشی سے اس لڑکی کو دیکھتا رہا

جو بمشکل اُس کے کندھوں تک آرہی تھی مگر آکڑا سی تھی کہ پوری آنکھیں اوپر اٹھا کر اسکی آنکھوں سے ملائی تھی

ایک مبہم سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا طواف کیا جب وہ آگے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کرتے گویا

ہوا

"ویسے تو اب آپ کے سارے مطلب مجھ سے ہی نکلتے ہیں مسسز"

اس سے پہلے ادیں وہ کچھ کہنے کے لئے لب واکرتی معازنے تیزی سے ہاتھ میں بندہ رومال اس کے منہ پر رکھا وہ زیادہ

مزاحمت بھی نہ کر سکی گرفت سخت تھی

لمحوں میں وہ ہوش و خرد سے بیگانہ اس کے آہنی سینے سے ٹکرائی

## بانر مسکان کتول

نرمی سے اس کے بے ہوش وجود کو بازو میں بھرتے ایک سرسری نگاہ اس نے معصوم چہرے پر ڈالی

وہ محبت تھی یا نہیں

یہ تو شاید وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

مگر چاہت، خواہش ضروری تھی

اُس کو پاس رکھنے کی خواہش

اُس کو سننے کی خواہش

اُس کو محسوس کرنے کی خواہش

اُس کے ساتھ زندگی گزارنے کی خواہش

قدم بڑھاتے وہ فارم ہاؤس عبور کر گیا کچھ ضروری ہدایات

اشفاق جیلانی کو دے کر انہوں نے پاکستان کو خیر باد کہا

ادیں وہ کو ہیوئی ڈوز دئی گئی تھی جواب تک ہوش میں نہ آسکی

دبئی کے ایئر پورٹ پر پیٹر رکھنے کی دیر تھی کہ پی گارڈ فورس گولی کی رفتار سے اُس کے ارد گرد حصار بناتے چلنے لگے

جبکہ ادیں وہ کو ویل چیئر کے ذریعے گاڑی تک لایا گیا

Page 195 of 216

## بانر مسکان کھول

بلیک فور پیس میں ملبوس وہ پوری شان سے چلتا گاڑی تک آیا

جب اوزائے ہاتھ میں فائل تھامے اس کے مقابل آئی.... "گڈ ایوننگ سر "

اگر آپ کفر ٹیبل ہے تو اس گاڑی میں آجائیں کچھ امپورٹنٹ پوائنٹس ڈسکس کرنے ہیں آج سعودی میٹنگ سے ریلیٹڈ .....

نہیں تم مجھے میل کر دینا میں خود دیکھ لوں گا باقی تمہیں اصغر فائل دے دیگا تم احتیاط سے ریڈ کر کے ادیں وہ کے ساتھ جانا میٹنگ کے بعد خود بھی وہاں پہنچ جاؤں گا

.....

وہ جیسے جیسے بیدار ہو رہی تھی خطرے کی واضح گھنٹی بجتی سنائی دے رہی تھی مگر حیرت کا شدید جھٹکاتب لگا جب خود میں بے شمار تبدیلیاں محسوس ہوئی شاید اس کا لباس تبدیل کیا گیا تھا وہ صرف سن سکتی تھی اپنے ارد گرد تیز میوزک، قدموں کی چانپ، فلور پر بار بار پڑھتا وزن،

ہاتھ حصار کی صورت کمر کے گرد لپیٹ کر پلر سے باندھے تھے، آنکھوں پر سیاہ فام پٹی بندھی تھی

وہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔۔۔

جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو آشفستہ سری میں زور قطار چلانا شروع کیا

# بانر مسکان کنگول

مگر بے سود

کوئی فائدہ نہ ہوا

وہ پوری جی جان سے لرزا ٹھی جب ایک مردانہ ہاتھ گردن سے سفر طے کرتے کندھوں تک گیا  
آنے والے وقت کے خوف نے اس کی آواز کا گلا گھونٹ دالہ وہ چاہ کر بھی کوئی حرکت نہیں کر پار ہی تھی  
لبوں پر لرزش واضح تھی

جب ایک نسوانی آواز سماعتوں سے ٹکرائی

"ینگ مین کافی دنوں بعد نظر آئے ہو!"

ہنرم کام ہی کچھ ایسا تھا

بلکہ بہت خاص تھا

آواز زیان کی تھی

اب کی بار ادیں وہ کی پوری توجہ ان کی جانب تھی  
READERS CHOICE

جب جھٹکے سے کسی نے اس کی آنکھوں سے پٹی نکالی

# بانر مسکان کنگول

ہاتھ ہنوز بندھے تھے

وہ ایک تاریک زدہ ہال نما کمرہ تھا

چہرہ پسینے سے عرق آلود

آبِ چشم متواتر بہہ رہے تھے

جب یکدم مقابل دیوار چمکی وہاں ایک بڑی اسکرین نصب کی گئی تھی

اسکرین پر زیان اور برٹن لو سیفر ایک ساتھ تھے.... برٹن کے ہاتھ میں چند تصویریں تھیں جو وہ چہرے پر خباثت

سجائے بغور دیکھ رہا تھا

جبکہ زیان گھونٹ گھونٹ حرام مشروب حلق میں ڈال رہا تھا

تم اس لڑکی کو کیسے جانتے ہو؟

سوال سمتھ کی جانب سے کیا گیا تھا جب وہ تمسخر سے ہنستے گویا ہوا

یہ میرے سوتیلے تایا کی بیٹی اور میری نہ ہونے والی بیوی ادیں وہ درانی ہے

جواب زرینے بن کر میری بیوی کے روپ میں میرے ساتھ رہے گی

ہنرم امپریسیو تم جانتے ہو زیان اگر ایک بار تم نے اس کا سودا کر دیا

Page 198 of 216



# بانر مسکان کنگول

تویہ واپس نہیں ملے گی

اے مجھے کوئی فرق نہیں پڑھتا بس ایک بار اس کا اعتماد جیت کر اپنے بستر کی زینت بنالو پھر اسکو تم لوگوں تک خود لاو گا  
لیکن ایک کروڑ سے ایک ٹکا کام نہیں لوں گا

کیا یہ اکیلی ہے؟

سوال برٹن کی طرف سے آیا

اکیلی ہیں بہت آسانی سے بے وقوف بنالوں گا

ٹھیک کہہ رہے ہو یہ ایشین گرلز ہوتی ہی بیوقوف ہیں شکل سے ویسے کافی انوسنٹ لگ رہی ہے  
تم اس جہنم میں جھونک کیوں رہے ہو اپنی فیملی لیڈی کو؟

سمتھ کے چہرے پر تشویش تھی

بدلہ..... بدلہ لینا چاہتا ہوں میں

اس کے بھائی کو تو میں نے کومہ میں پہنچا دیا

اب اس بچہ کی باری ہے

میں آج ہی پاکستان کے لیے نکل رہا ہوں

Page 199 of 216

# بانر مسکان کھول

اس کے نام خاص جائیداد ہے

لگے ہاتھ وہ بھی نکال کے بہت جلد یہاں لاتا ہوں....

زیان کے الفاظ تھے یا کھولتا سیسہ اپنے کانوں میں گرتا محسوس ہو رہا تھا

متواتر بہنے والے آبِ چشم اب تھم چکے تھے مگر سوکھے نشانات رخسار پر واضح تھے

دھوکہ، جھوٹ، فریب، کھیل تماشہ کیا کچھ نہیں ہوا تھا اس کے ساتھ

وہ جو اس کا لباس تھا اس کا شوہر

وہ یوں اس کو بے لباس کر رہا تھا

سکتے کی حالت کچھ ایسی تھی کہ محسوس ہی نہ کر سکی

اس کے بندے ہاتھ پیچھے کھڑے شخص نے کھول دیے ہیں

بے جان سے وجود پر کھڑے رہنا ناممکن تھا وہ زمین پر ڈھے سی گئی نظریں ہنوز اسکرین پر جمی ہوئی تھیں

جہاں ویڈیو کو پوز کر دیا گیا تھا

آہٹ سی محسوس ہوئی معاز نے آگے بڑھ کر اسکرین سے "یو ایس بی" نکالیں

کمرے میں ایک بار پھر ملگجاسا اندھیرا تھا

"اؤزائے" معاز کی گھمبیر آواز کمرے میں گونجی

جب پہلی ہی صدا پروی ہاتھ میں ایک لمبا کائی رنگ کوٹ تھا مے برق رفتاری سے گرتی پڑتی ادیں وہ تک پہنچی

کیونکہ کمرے پر ہر سوکالی چھایا چھائی تھی

ادیں وہ محسوس کر سکتی تھی

اس کو کچھ پہنایا گیا تھا

اؤزائے نے بمشکل ادیں وہ کوشانوں سے تھامتے ایک کرسی پر بٹھایا

کمرے میں اب دھیمی روشنی تھی

وہ نظریں زمین پر مرکوز کیے اپنے ہر سوال کے جواب کی منتظر تھی

جب دھیمی چال چلتا معاذ پینٹ کی پوکٹوں سے ہاتھ نکال کر اس کے مقابل کرسی پر بیٹھا

اُس کا مر جھایا ہوا چہرہ دیکھ ایک ٹیس سی دل میں اٹھتی تھی

دونوں ہاتھوں کی کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائے وہ ادیں وہ کی جانب جھکا

## بانر مسکان کتول

جو ہنوز زمین کو گھور رہی تھی

"ادیں وہ" میری طرف دیکھو

گھمبیر لہجے میں نرمی واضح تھی

سامنے وجود میں جب کوئی حرکت نہیں ہوئی تو اس نے ایک سرد سی آہ بھر کر دونوں ہاتھ کشادہ سینے پر باندھے  
میں جانتا ہوں اس وقت تمہارے ذہن میں بہت سے سوال جنم لے رہے ہوں گے جن کا آسان جواب یہ ہے کہ  
زیان فخر نے تمہیں صرف اس لیے ٹریپ کیا کیونکہ اس کی فطرت میں ہی لالچ کا عنصر شامل تھا  
وہ تمہارا شوہر نہیں تھا کوئی تعلق نہیں تھا تم دونوں کا  
ہاں بننے والا تھا مگر بنا نہیں  
اور شاید یہی وجہ تھی

اس سے پہلے معاذ کچھ اور کہتا موبائل کی اسکرین جگمگائیں

اس نے ایک نظر ادیں وہ کو دیکھ کر فون کان سے لگایا

توقع کے عین مطابق ثنائی کی صحت میں بہتری آرہی تھی

ٹھیک ہے تم کڑی نظر رکھو کوئی غلطی نہ ہو

میں پھر بات کرتا ہوں

دو لفظی بات کہہ کر اس نے فون جیب میں ڈالا

مقابل وہ اب بھی خاموش تھی

نرمی سے اپنی جگہ چھوڑتے

وہ ادیں وہ کے مقابل دوزانوں بیٹھا

ادیں وہ کی جھکی نظریں خاموشی،۔

معاز کے دل پر حشر برپا کر رہی تھی

میری بات سنو ادیں وہ

بھول جاؤ

READERS CHOICE

وہ سب ایک بُرا اور ادھورا خواب سمجھ کر

دیکھو ادیں وہ جو کچھ دیر پہلے تمہیں احساس دلایا گیا یہ درحقیقت زیان کرنا چاہتا تھا



# بانر مسکان گول

اس کا قتل نہیں ہوا

وہ ایک مجرم تھا

اور جس لاء کے تحت میں نے اسے مارا ہے وہ سیلف ڈفینس کے زمرے میں آتا ہے

میں نے قتل نہیں سزا دی ہے اس کو

میرے پاس سپر ز موجود ہیں

وہ جو کب سے قدرے دھیمے انداز میں اس کو حقیقت بیان کر رہا تھا

خاموشی سے اس کا مر جھایا چہرہ دیکھنے لگا

آنسوؤں سے لباب آنکھیں سامنے بیٹھے شخص پر ڈالیں

جو خدا جانے کس مقصد کے تحت اتنی ہمدردی کر رہا تھا۔۔۔۔۔ الفاظ تھے ہی نہیں کہتی بھی تو کیا؟

جس کے لئے لڑتی آئی تھی

در حقیقت وہی مجرم نکلا

دل جیسے درد کی شدت سے پھٹنے کو تھا وہ جو اس کا مسیحا تھا

# بانر مسکان کنول

کیا کچھ نہیں کہا تھا اس نے

وحشی، سفاک، حیوان، اپنے کہے ایک ایک لفظ پتھر کی طرح اس کے وجود کو گھائل کر رہے تھے

وہ جواب تک دوزانوں مقابل بیٹھا سہی کی جانب متوجہ تھا

وہ اپنی جگہ چھوڑتی اکیس سالہ لڑکی گھٹنوں کے بل اس کے عین سامنے بیٹھی نازک ہاتھوں کی ہتھیلیاں جوڑتی وہ گھٹی  
گھٹی آواز میں گویا ہوئی

مجھے معاف کر دیں

میں انتقام کی آگ میں اندھی ہو گئی تھی جو حق اور باطل کے بیچ فرق ہی نہ کر سکیں

وہ سسکتی اپنے جرم کا اعتراف کر رہی تھی

سیے لٹل گرل یہ کیا کر رہی ہو

کھڑی ہو جاؤ پلیز

معاذ نے یکدم اس کے ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے

نہیں پلیز مجھے اعتراف کرنے دیں

میں غلطی پر تھی

Page 205 of 216

# بانر مسکان کتول

اسلام علیکم!

آج کل ڈیجیٹل کا دور ہے جس سے ہر کوئی مستفید ہو بھی رہا ہے اور اپنی ضرورت کے مطابق زیر استعمال لا رہا ہے۔ اسی کے پیش نظر ریڈرز چوائس آپ کے لیے لائے ہیں ایک نیپلیٹ فارم ای بک کی صورت میں۔

اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو ای بک کی صورت میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجئے۔ ہم آپ کی تحریر کو ای بک کی صورت میں شائع کریں گے تاکہ آپ اپنی اس ڈیجیٹل دنیا میں اپنی ایک لائبریری بنا سکیں لہذا ہم سے ابھی رابطہ کریں۔

ہم آپ کی تحریر کو ایک ہفتے کے اندر اندر نوک پلک سنوار کر انتہائی مناسب قیمت میں ای بک بنا کر آپ کو مہیا کریں گے مزید یہ کہ آپ کی تحریر کی سٹیک بنا کر بھی دیں گے (جو کہ پیکیج کا حصہ ہوگا) اور اس کو فروغ (پروموٹ) کرنے میں آپ کی مدد بھی کریں گے۔ مزید تفصیلات کے لیے ہم سے رابطہ کریں

Email : [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

/Facebook ID <https://www.facebook.com/mubarra1>

میں نے بددعا دی تھی نہ آپ کو!

کہ آپ درد کی انتہا کو پہنچے

اہ دیکھے آج اُس انتہا پر

ادیں وہ درانی کھڑی ہے

میں نے کہا تھا اس کی لاٹھی بے آواز ہے ہاں دیکھیں

اس کی بے آواز لاٹھی مجھ پر پڑی

میں نے بنا کسی ثبوت کے کسی بے گناہ کو رسوا کرنا چاہتا تھا نا

دیکھئے ذرا آج

ادیں وہ درانی خود بے حال ہے

وہ نازک لڑکی ٹوٹی حالت میں اعترافِ جرم کر رہی تھی

READERS CHOICE

# بانر مسکان کنگول

اس کاہر آنسو اس چٹانوں جیسے مضبوط انسان کو بھی کمزور کر رہا تھا

جانتے ہو! جہاں سچی محبت ہوتی ہے نہ

وہاں اپنے اس عزیز کا آنسو دل پر گرم لوہے کی مانند گرتا ہے

محبت میں تکلیف نہیں دی جاتی

بلکہ اپنے محبوب کو

ہر تکلیف، ہر بلا، ہر پریشانی، سے بچا کر اپنی آغوش میں چھپا لیا جاتا ہے

جہاں ہوا کی تیزی دھوپ کی سختی بھی اس تک نہیں پہنچ پاتی

تو پھر وہ تو ادیں وہ تھی

اس کی شریک حیات

ادیں وہ معاز حیدر خان

READERS CHOICE

اس کی عزت، جو خود اتنے اونچے مرتبے پر فائز تھا

جس کی شہرت و عزت کے چرچے تھے وہ اپنے ہی نام سے جڑی عزت کو یہاں سسکتا کیسے دیکھ سکتا تھا؟



# بانر مسکان کتول

آپ مجھے معاف کر دیں

آپ مجھے معاف کر دیں گے نہ

تو اللہ بھی مجھے مجھ سے راضی ہو جائے گا

ہم اللہ سے معافی تو مانگ لیتے ہیں

لیکن پھر بھی بے سکون رہتے ہیں

اور میں بھی سکون رہوں گی

کیونکہ جب تک آپ مجھے معاف نہیں کریں گے تا تب تک مجھے اللہ بھی معاف نہیں کرے گا اور نہ ہی مجھے سکون ملے گا

اس سے پہلے وہ پھر اس سے کوئی فریاد کرتی معاذ نے جھٹکے سے اسے اپنے کسرتی سینے میں بھی بھینجا

آہنی بازو اس کے گرد لپیٹ کر وہ اس کے بکھرے وجود کو خود میں چھپالینا چاہتا تھا

جانتے ہو ادیں وہ درانی ایک سچی لڑکی تھی

اور جو سچے ہوتے ہیں نہ!

انہیں کہا گوارہ ہوتا کہ ان کی ذات سے کسی کو ذرہ برابر بھی تکلیف ہو

Page 209 of 216

# بانر مسکان کنگول

پھر تو ادیں وہ درانی نے نہ سمجھیں میں ہی سہی کسی کی ذات پر حرف اٹھایا تھا

سیے لٹل گرل اب بس کردو یار

اب چپ کر جاؤ بہت بولتی ہوں تم

بہت زیادہ اور وہ بھی فضول

ایک لفظ اور نہیں کہنا

ورنہ میری ڈیول سائڈ تم سے برداشت نہیں ہوگی

میں نے معاف کیا

میں سب کچھ بھول چکا ہوں

مجھے تو کچھ بھی یاد نہیں

میں وہ سب بالکل نہیں سوچ رہا جو محسوس کر کے تم احساسِ ندامت کا شکار ہو

بعض اوقات ہمیں جن سے چڑ، اکتاہٹ نفرت محسوس ہوتی ہے نہ

جو ہماری ہیٹ لسٹ میں صفِ اول ہوتے ہیں

## بانر مسکان کنگول

جن کا نام تک سننا ہمیں گوارہ نہیں ہوتا انہیں کے حصار میں ہمیں دنیا جہاں کا سکون ملتا محسوس ہوتا ہے

اور آج وہی سکون ادیں وہ درانی کو معاذ حیدر خان کی آغوش میں ملا تھا

بے ساختہ اس نے اپنے ہاتھ معاز کے چٹائی سینے سے لپٹے

فسوں خیز لمے میں وہ دونوں گم تھے جب اگلی سیڑھی پار کرنے کے غرض سے معاز نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا

ادیں وہ میری بات غور سے سنو

وہ نکاح جو بچپن میں کیا جا رہا تھا

اور جو کہانی زیان نے تمہیں سنائیں

وہ کافی حد تک سچی ہے

بس فرق اتنا ہے کہ درمیان میں تمہارا دل ہلکا ہوا

آخری جملہ اس نے اپنی ہنسی ضبط کرتے شریر انداز میں ادا کیا

جبکہ ادیں وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

ہنسنے چلو باقی کی حقیقت تمہیں وہ شخص بتائے گا جس پر تم آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتی ہو

Page 211 of 216

## بانر مسکان کھول

کپڑے تبدیل کر کے وہ اس کے ساتھ ایک بار پھر ڈاؤنز ٹاؤن مینشن پہنچی

وہ لوگ سوشل ایریا میں بیٹھے تھے ادیں وہ مستقل انگلیاں چٹخا رہی تھی

جبو معاز بغور نوٹ کر رہا تھا

معاز نے لیپ ٹاپ اس کے مقابل رکھا

جس پر ویڈیو کال ملائی جا رہی تھی ادیں وہ کن اکھیوں سے کبھی معاز کو دیکھتی تو کبھی لیپ ٹاپ پر

اب کی بار جب نظر دوبارہ لیپ ٹاپ پر گئی

تو پلٹنا بھول گئی

وہ سانس روکے اسکرین پر چلنے والا منظر دیکھ رہی تھی

جہاں نشان اسٹریچر پر سہارا لئے لیٹا مسکرا رہا تھا

جبکہ اس کے دائیں ہاتھ کی جانب اصغر کھڑا تھا

جبکہ معاز اب ہاتھوں کی مٹھی بنائے ہوئے پر رکھے ادیں وہ کاہر تاثر بغور دیکھ رہا تھا

نشان نے پہلے اُس حادثے کی حقیقت بتائیں کس طرح زیاں نے معاز کے روپ میں اس پر حملہ کیا تھا

## بانر مسکان کنگول

شاید زیان کی حقیقت میرے سامنے کبھی نہ آتی

مگر احمر کو جب اسنے مجھے ہسپتال پہنچانے کو کہا تھا تب میں بے ہوش نہیں تھا غوندگی میں تھا  
احمر کسی کو ساری حقیقت فون پر بتا رہا تھا

شان سے ایک اور خبر سن کر ایک بار پھر وہ شدت سے شرمندہ ہوتی چلی گئی

معاز اور شان اپنے طور پر کافی دیر تک اس کو سمجھاتے رہے

پھر معاز کے اشارہ دینے پر شان نے نرمی سے ادیں وہ کو مخاطب کیا

عادی میری گڑیا تم مجھ پر کتنا بھروسہ کرتی ہو..... میں اگر کچھ کہوں تو کیا اس پر بھروسہ کرو گی؟؟؟

شان کی بات پر ادیں وہ تڑپ کر گویا ہوئی.....

بھائی میں خود سے زیادہ آپ پر بھروسہ کرتی ہوں

اس کے بس میں نہ تھا وہ لیپ ٹاپ میں جا کر شان کے گلے لگ جاتی

میری گڑیا یہ سچ ہے کہ تمہارا نکاح ابو اپنی رضامندی سے زیان سے کر رہے تھے لیکن اس روز جو حادثہ پیش آیا

تو عزت اور نام و وقار محفوظ کرنے کی خاطر فردوس دادا نے تمہارا نکاح اسی روز معاز حیدر خان سے کروادیا



## بانر مسکان کتول

میری پیاری گڑیا تم اس کو میرا حکم سمجھو یا گزارش میں چاہتا ہوں جو رشتہ ہمارے بڑوں نے جس مقصد کے تحت بھی جوڑا لیکن اب تم میری گڑیا اس کو دل سے آخری سانس تک نبھاؤ  
ادیں وہ نے ایک نظر معاز کی جانب دیکھا پھر سر تھامے خاموش رہ گئی  
تین ماہ بعد۔۔۔۔

وہ ڈریسر کے سامنے مکمل بروکٹ کی کالی میکسی زیب تن کیے کھڑی تھی  
جب کہ وہ ڈنر سوٹ میں ملبوس مصروف سے انداز میں کف لگاتا آرام گاہ میں داخل ہوا  
مگر نظر جو ہی اس پر گئی پلٹنا بھول گئی  
وہ مبہوت سے کھڑا اس لڑکی کو دیکھتا رہا جو ہر بار کی طرح آج بھی اس کا ضبط آزمایا تھی  
اس نے ایک گہری نگاہ اس کے سر پر ڈالی شوخ چال چلتا اسکی جانب برہا  
ہیے لیٹل... ہنمم تو آپ کیا چاہتی ہیں آج ایونٹ پر نہ جایا جائے؟

اووف میں نے کب ایسے کہا؟

وہ اپنے اوپر لگنے والے الزام پر یکدم منہ بسورتے اسکی جانب مڑتی گویا ہوئی

جب کہ وہ بتیس سالہ نوجوان گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیتے

# بانر مسکان کھول

بے شمار کے پیغام دے رہا تھا

جس کو سمجھتے ادیں وہ ایک ادا سے اس کے قریب آئی

اسکے کوٹ کے بٹن کو چھیڑتے شوخ انداز میں گویا ہوئی

ہنم تو مسٹر حیدر خان آپ اگر ایسے ہی مجھے گھورتے رہیں گے تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤنگی ادیں وہ نے نظریں جھکاتے لب کاٹے

نراض کیوں؟ معاز کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے

اُممہم بھی آپ پتہ نہیں کیسے گھورتے ہیں مجھے اپنا آپ جھلستا محسوس ہوتا ہے آپ کس نام معاز نہیں باز ہونا چاہیے تھا ادیں وہ کے فقرے پر معاز نے بلند جاندار قمقہ لگایا

میری جان میں لٹل لیڈی

معار نے نرمی سے جھک کر اسکی شفاف پیشانی پر مہر ثبت کی اس سے پہلے وہ کوئی اور گستاخی کرتا

شان کے گلا کھنکارنے پر وہ دونوں چونکے

اہم، اہم، اہم یار تم دونوں کیوں بھول جاتے ہو کہ اس گھر میں ایک عدد کنوارہ بندہ بھی رہتا ہے

میرے جذبات کا بھی کچھ خیال کرو

Page 215 of 216

مسکان کنول

بانر

رائٹر صاحبہ نے ناول تو ختم کر دیا

مگر مجھ معصوم کا کچھ نہ کیا

شان کے شوشے پروی تینوں ہی قبہ لگا بیٹھے

ختم شد۔۔۔

